www.KitaboSunnat.com

معجم
اصطلاحات حدیث

ڈاکٹر سہیل حسن

ادارہ تحقیقات اسلامی
اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجم

اصطلاحاتِ حدیث

سہیل حسن

ادارہ تحقیقات اسلامی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد

جملہ حقوق بحق ادارہ تحقیقاتِ اسلامی - اسلام آباد محفوظ ہیں (۲۰۰۳ء)۔

13001

کوائف فہرست سازی دورانِ طباعت

سہیل حسن (۱۹۵۱ء —)

معجم اصطلاحات حدیث / سہیل حسن

(ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد)

۱۔ حدیث، اصول ۲۔ حدیث، مصطلحات ۳۔ حدیث، لغات

الف - عنوان

297.124003 dc 21　　اشاعت اول ۲۰۰۳ء

ISBN 969-408-229-3

طابع وناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد

مطبع : مطبع ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

والد محترم مولانا عبدالغفار حسن کے نام جن کی کتاب وسنت سے والہانہ لگن، اتحاد ملت کی تڑپ اور اعتدال پسندی میرے لیے مشعل راہ ہے۔

سہیل حسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ	ظفر اسحاق انصاری	۳۱
مقدمہ	مرتب	۳۵
رموز واختصارات		۴۷

الف

الآباء الرواة عن الأبناء ۴۹
الآحاد ۴۹
الآخر: اصل السند
آداب طالب علم حدیث ۵۰
آداب محدث ۵۱
الائمة الخمسة ۵۲
الائمة الستة ۵۳
ابتداء السند ۵۳
الابدال : البدل
الأبناء الرواة عن الآباء ۵۳
ابن ماجه ۵۴
الابهام : المبهم
الاتباع : تابع التابعي
اتباع التابعين : تابع التابعي
الاتصال ۵۵
اتفقا عليه: متفق عليه
الاتهام بالكذب ۵۶
الأثبات ۵۶
اثبت الأسانيد: اصح الأسانيد
اثبت البلاد في الحديث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصحیح ۵۷
اثبت الناس ۵۷
الأثر ۵۸
اثناء السند ۵۸
الإجازة ۵۸
الأجزاء ۶۰
اجود الأسانید: اصح الأسانید
احادیث الأحکام (فقہ حدیث) ۶۰
الأحادیث المنتقدة علی الصحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اعتراض شدہ احادیث) ۶۱
الاحتجاج ۶۱
الأحرف، رواہ فلان بهذه الأحرف ۶۲
أحسن شئ في الباب كذا: أصح شئ في الباب كذا
احوال الرواة (راویانِ حدیث کے حالاتِ زندگی) ۶۲
الإخبار ۶۳
الأخبار، الأخباری : خبر
اخبرنا، اخبرنی ۶۳
اختصار الحدیث ۶۳
الاختلاط ۶۴
اخذ الأجرة علی التحدیث (روایتِ حدیث پر اجرت لینا) ۶۵
الأخذو التحمل : تحمل الحدیث
الإخراج : تخریج الحدیث
اخرج عنه، اخرج له، اخرجه ۶۵
اختلاف الحدیث : مختلف الحدیث
الاخوة والأخوات (بھائی اور بہن راوی) ۶۶
الأداء ۶۶
الأدب ۶۷
الإدراج : المدرج
الأربعه : السنن الأربعه
الأربعون، الأربعینیات ۶۷
ارجح الأسانید: اصح الأسانید
الأرسال: المرسل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارسله فلان ۶۸

إرو هذا عنى ۶۸

اسباب الجرح ۶۹

اسباب الحديث : اسباب ورودالحديث

اسباب ورودالحديث ۷۰

اسباب الوضع ۷۱

الاستخراج : المستخرج

الاستدراک : المستدرک

الاسرائیلیات ۷۱

الاستشهاد ۷۲

الاستفاضه : مستفیض

الاستقراء ۷۳

الاستملاء ۷۳

الاستنباط: استنباط الأحکام ۷۴

الأسد ۷۴

اسماء رجال الکتب الستة (کتبِ ستہ کے راویوں کے حالات زندگی) ۷۴

الأسماء المفردة (منفرد اسماء وصفات کے حامل راوی) ۷۷

الإسماع : السماع

الإسناد ۷۷

أصح شيْ فی الباب کذا ۷۸

اصح الأحادیث ۷۸

اصح الأسانید ۷۸

اصح الکتب ۸۰

الأصحاب

اصحاب الألف ۸۱

اصحاب الألوف ۸۱

اصحاب البدعه

اصحاب الحدیث : اهل الحدیث

اصحاب السنن الأربعه ۸۱

اصحاب صفه ۸۲

اصحاب العشرات ۸۲

اصحاب المائة ۸۳

اصحاب المئتین ۸۴

اصحاب المئین ۸۴

الاصطلاح، الاصطلاحات الحدیثیه ۸۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأصل ۸۵

الأصلان ۸۶

اصل السند ۸۶

اصولِ حدیث ۸۶

الأصول الخمسه ۸۶

الاضطراب : المضطرب

اضعف الأسانید:اوهی الأسانید

الأطراف ۸۷

الاعتبار ۸۸

الاعتضاض ۸۸

الاعجام ۸۹

الاعضال: المعضل

اعراب الحدیث ۸۹

الاعلال ۹۰

الاعلام ۹۰

اعلام الشیخ: الاعلام

اغرب به فلان ۹۰

الأفراد : الفرد

افراد البدان ۹۱

الأقران (ہم عصر راوی) ۹۱

اقسام الصحیح (صحیح حدیث کی اقسام) ۹۲

اقلال الحدیث :أصحاب العشرات

اقوی الأسانید: اصح الأسانید

اکثار الحدیث : اصحاب الألوف

اکثر الصحابه حدیثا : اصحاب الألوف

اکثر الصحابه فتوی ۹۲

الالحاق : اللحق

الالزامات ۹۳

الفاظ الأداء ، صیغ الأداء (حدیث کی روایت کرتے ہوئے مستعمل الفاظ) ۹۳

الألفاظ الجازمه : الفاظ الجرح والتعدیل

الفاظ الجرح والتعدیل ۹۵

الألفیه ۹۵

القاب المحدثین ۹۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی الصدق ماهو	۹۸
اليه المنتهى في التثبت	۹۸
اليه المنتهى في الوضع	۹۸
الأم	۹۸
الأمالي	۹۹
امثال الحديث	۹۹
امرنا بكذا	۱۰۰
الإملاء : الأمالي	
اميرالمؤمنين في الحديث	۱۰۰
أنبأنا	۱۰۱
أنبأني	۱۰۱
الانتقاء	۱۰۱
الانتقاد: نقد الحديث	
الانتهاء :اصل السند	
انتهاء اللحق : اللحق	
الأنساب	۱۰۲
ان صح الخبر (اگر خبر صحیح ہو)	۱۰۲
أن : مؤنن	
أن فلانا اخبره : مؤنن	
أن فلانا حدثه : مؤنن	
أن فلانا قال : مؤنن	
الانفراد : تفرد	
الانقطاع : المنقطع	
انكرمارواه فلان (فلاں راوی نے منکر ترین روایت نقل کی ہے)	۱۰۳
انواع تحمل الحديث	۱۰۳
الأوائل	۱۰۴
اوثق الناس	۱۰۵
اوطان الرواة (راویوں کے آبائی وطن اورشہر)	۱۰۵
اوشبهه، اوقريبا منه ، او كما قال ، او نحوه	۱۰۶
اول السند	۱۰۶
اول من دوّن الصحيح (سب سے پہلے صحیح احادیث کی تدوین کرنے والا)	۱۰۶
اولادالصحابه	۱۰۷
اوهام : وهم	
اوهي الأسانيد	۱۰۷
اهل البدعة : البدعه	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل الحديث	۱۰۸	اهل الهوىٰ : البدعه	
اهل السنة	۱۰۹	آية	۱۱۰
اهل الصفة : اصحاب صفه			

— ب —

الباب	۱۱۱	البلاغ: البلاغات ، بلغه ، بلغنى ،	
الباطل	۱۱۱	بلغنا	۱۱۴
البخارى	۱۱۲	بلدان الرواية : اوطان الرواة	
البدعه	۱۱۲	البلدانيه	۱۱۴
البدل	۱۱۳	بندار	۱۱۴

— ت —

التابعى	۱۱۵	التجريح : الجرح	
تابع التابع	۱۱۶	التجويد: مدلس	
التأريخ	۱۱۶	التحديث	۱۱۹
تاريخ مولد العلماء و وفياتهم (اہلِ		التحريف	۱۱۹
علم کی ولادت اوروفات کی تاریخ کے		التحسين	۱۱۹
بارے میں تصنیفات)	۱۱۷	تحمل الحديث	۱۲۰
التتبع	۱۱۸	التحويق	۱۲۱
التثبت	۱۱۸	التحويل	۱۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التخريج (نسخ کی اصلاح کے لیے) ۱۲۳
التخريج ۱۲۳
التدليس ۱۲۸
تدليس التسويه : مدلس
تدوين حديث ۱۲۸
التراجم: ترجمة الباب ۱۳۶
الترجيح ۱۳۶
الترضيه (رضی اللہ عنہ کہنا) ۱۳۷
الترمذی ۱۳۷
التساعيات ۱۳۸
التشيع ۱۳۸
التصحيح ۱۳۹
تصحيح الحديث فی الأزمنة المتاخرة (کیا متأخر محدثین حدیث کو صحیح قرار دے سکتے ہیں؟) ۱۳۹
التصحيف ۱۳۹
التصليه (صلی اللہ علیہ وسلم کہنا) ۱۴۰
تصنيف الحديث ۱۴۱
التضبيب ۱۴۲
التضعيف ۱۴۲
تعارض الروايات ۱۴۲
التعديل
تعرف وتنكر ۱۴۳
تعريف علوم الحديث ۱۴۳
التعليق ۱۴۴
التعليل ۱۴۴
تغير بآخره ۱۴۴
تفرد الصحابی اوغيره من الثقات لايضر صحة الحديث (صحابی یا ثقہ راوی کا منفرد ہونا صحت حدیث کے لیے مانع نہیں ہے۔) ۱۴۵
التفريق ۱۴۵
تفسير ۱۴۵
تفسير الصحابی ۱۴۶
تقدم السماع ۱۴۶
تقدم وفاة الراوی ۱۴۷
التقرير ۱۴۷
تقطيع الحديث ۱۴۷
التقوىٰ ۱۴۸
التلقين ۱۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

التمریض : صیغ التمریض
تہمۃ الکذب ۱۴۹

ث

الثابت ۱۵۰
الثبت ۱۵۰
الثقة ۱۵۰
الثقات الذين ضعفوا (ثقہ راوی جو ضعیف قرار دیے گئے۔) ۱۵۱
ثقة ثقه ۱۵۲
الثلاثيات ۱۵۲
الثنائيات ۱۵۳
الثمانيات ۱۵۳
ثنا، ثنى ۱۵۴

ج

الجامع ۱۵۵
جامع الأصول من احاديث الرسول ۱۵۵
الجادة ۱۵۶
الجبل ۱۵۶
جبل العلم ۱۵۷
جبل من جبل البصرة، من جبال الكوفه ۱۵۷
جبل نفخ فيه علم ۱۵۷
الجرح ۱۵۷
الجرح لايقبل الامفسرا (بغیر سبب بتائے جرح قابل قبول نہیں ہے۔) ۱۵۸
الجزء : الأجزاء
الجزم : صيغ الجزم
الجمع ۱۵۹
الجماعة ۱۵۹
جوامع الكلم ۱۶۰
الجهالة : المجهول
جوّده فلان ۱۶۰
الجيد ۱۶۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح

ح : التحويل ۱۶۲
الحافظ ۱۶۲
الحاكم ۱۶۲
الحجة ۱۶۳
حدثنا ۱۶۳
حدثني ۱۶۳
الحديث ۱۶۴
حديث حسن الاسناد ۱۶۴
الحديث القدسی ۱۶۴
الحسن (لذاته) ۱۶۶
الحسن (لغيره) ۱۶۷
حسن صحيح ۱۶۷
حسن صحيح غريب ۱۶۸
حسن غريب ۱۶۸
الحك ۱۶۹
الحواشی ۱۶۹
حية الوادی ۱۷۰

خ

الخبر ۱۷۱
خبر الواحد : الأحاد
الخصائص ۱۷۱
الخلعيات ۱۷۲
الخماسيات ۱۷۲

د

الدائرة ۱۷۳
دارالحديث ۱۷۳
الدارمی ۱۷۴
الدرايه ۱۷۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجات الصحيح : مراتب الصحيح

دلائل النبوة ۱۷۵

الديباج الخسرواني ۱۷۵

ذ

ذكر ، ذكر لنا فلان ، ذكر لي فلان ۱۷۵

ر

الراوی ۱۷۷

الرباعيات ۱۷۷

رجال الصحيح ۱۷۸

رجاله رجال الشيخين ۱۷۸

الرحلة في طلب الحديث ۱۷۸

رضی ۱۷۹

ركن من اركان الكذب ۱۷۹

الرقاق: الرقائق ۱۷۹

الرموز ۱۸۰

رواية الآباء عن الأبناء

الآباء الرواة عن الابناء

رواية الأكابر عن الأصاغر ۱۸۱

رواية الحديث بالمعنىٰ ۱۸۲

الرواية والدراية ۱۸۲

رواية الضرير (نابینا راوی کی روایت کا حکم) ۱۸۳

ز

الزندقة: زنديق ۱۸۴

الزوائد ۱۸۴

زيادات الثقات ۱۸۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س

السابق واللاحق ۱۹۱
سارق الحديث ۱۹۲
ساقط ۱۹۲
السباعی ، السباعیات ۱۹۲
سبب ورود الحديث : اسباب ورود الحديث
السداسی : السداسیات ۱۹۳
السقیم : الضعیف
سلسلة الذهب: اصحّ الأسانيد
السلفيات ۱۹۳
السماع ۱۹۳
سمع ، سمعت ، سمعنا : السماع
السند : الاسناد
السنة ۱۹۴
السنن ۱۹۵
سنن ابن ماجه ۱۹۵
سنن ابی داؤد ۱۹۷
سنن الترمذی ۱۹۸
سنن الدار قطنی ۲۰۰
سنن الدارمی ۲۰۰
السنن الکبریٰ (امام نسائی) ۲۰۱
سنن النسائی ۲۰۲
سوء الحفظ ۲۰۳
سوّی : تدلیس التسویة
سید المحدثین ۲۰۳

ش

الشاذ ۲۰۴
شافهنی ۲۰۵
الشاهد: الشواهد ۲۰۵
شبه الريح ۲۰۶
الشذوذ : الشاذ
الشرط ، الشروط ۲۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط البخاری ۲۰۷
شرط مسلم ۲۰۷
شروط الروایة ۲۰۸
شروط الصحة ۲۰۹
شروط المتواتر ۲۰۹
الشق ۲۱۰
شک فلان ، شک من الراوی ۲۱۰
الشمائل ۲۱۱
الشهادة ۲۱۱
الشیخ ۲۱۳
شیخ ۲۱۳
شیخ الاسلام ۲۱۳
الشیخان ۲۱۴
شیخ وسط ۲۱۴

ص

ص ۲۱۵
الصالح ۲۱۵
صالح للاحتجاج ۲۱۵
صالح للاعتبار ۲۱۵
صالح الحدیث ۲۱۶
صح ۲۱۶
الصحابی ، الصحابه ۲۱۶
صحاح سته ۲۱۷
الصحف ، صحائف ۲۱۸
الصحیح (لذاته) ۲۱۸
الصحیح (لغیره) ۲۱۸
صحیح ابن حبان ۲۱۹
صحیح ابن خزیمه ۲۱۹
صحیح الاسناد ۲۲۰
صحیح البخاری ۲۲۰
صحیح غریب ۲۲۲
الصحیح لایعل بالضعیف ۲۲۲
صحیح مسلم ۲۲۲
الصحیفة الصادقة ۲۲۴
صحیفه همام بن منبه ۲۲۴
صدر الحدیث ۲۲۴
صفة روایة الحدیث ۲۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفة من تقبل رواية ومن ترد ٢٢٥
صلعم ٢٢٦
صيغ الأداء (حدیث کی روایت کرنے کے صیغے) ٢٢٦
صيغ التمريض ٢٢٧

ض

الضابط ٢٢٨
الضبط ٢٢٨
ضبط المشكل ٢٢٩
الضبة : التضبيب
الضخم عن الضخام ٢٢٩
الضرب ٢٢٩
الضرير : رواية الضرير
ضعف ٢٣٠
الضعفاء (ضعیف راویوں کے بارے میں تصانیف) ٢٣٠
الضعيف ٢٣٠
ضعيف الاسناد لايقتضى ضعف المتن ٢٣١
ضعيف بهذا السند ٢٣١
ضعيف جدا ٢٣٢
ضعيف الحديث ٢٣٢

ط

طبقة ، طبقات ٢٣٣
طبقات الرواة ٢٣٣
طبقات الصحابة ٢٣٣
الطبقات عندالمحدثين ٢٣٤
طبقات النقاد ٢٣٦
الطب النبوى ٢٣٦
الطريق ، الطرق ٢٣٦
الطعن ٢٣٧
طلب الحديث ٢٣٧
الطيوريات ٢٣٨

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع

العادل ، عدول: العدالة

العاضد ۲۳۹

العاقل ۲۳۹

العالي والنازل ۲۳۹

العبادلة ۲۴۲

العدالة ۲۴۳

عددالأحاديث (تعداداحاديث) ۲۴۳

عدد الأحاديث التي رواها الصحابه (صحابہ کرام کی روایت کردہ احادیث کی تعداد) ۲۴۴

العرض ۲۴۵

عرض الحديث على اصل آخر ۲۴۶

العزو ۲۴۶

العزيز ۲۴۷

عسى الغويرابؤسا ۲۴۸

العشاريات ۲۴۸

عشره مبشره ۲۴۸

عصر الروايه (زمانہ روایت) ۲۴۹

العقائد ۲۴۹

علامات الوضع ۲۵۰

علامة الاسلام سيدالمحدثين ۲۵۱

علامة الضرب ۲۵۱

العلة ، العلل : المعلول

علم الحديث دراية : رواية ودراية

علم الحديث روايه : رواية و دراية

العلم الصحيح ۲۵۲

العلم الضرورى ۲۵۲

العلم النظرى ۲۵۲

علوم الحديث ۲۵۲

على الأبواب ۲۵۳

على الأحرف ۲۵۴

على الأطراف ۲۵۵

على الرجال ۲۵۵

على المسانيد ۲۵۶

عن ۲۵۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غ

الغامض ۲۵۷
الغرابه : الغريب
الغريب ۲۵۷
غريب الحديث ۲۶۰
غريب من هذا الوجه ۲۶۰
الغريبين ۲۶۱
الغفلة ۲۶۱
الغلط ۲۶۲
غلطات المحدثين ۲۶۲
الغيلانيات ۲۶۲

ف

فاحش الغلط ۲۶۴
فارس في الحديث ۲۶۴
الفتن ۲۶۴
الفتن واشراط الساعة ۲۶۵
الفتن والملاحم ۲۶۵
فحش الغلط : فاحش الغلط
فحش الغفله ۲۶۵
فحل الحديث ۲۶۵
الفرد ۲۶۶
الفسق ۲۶۶
الفقهاء السبعة ۲۶۷
فقه الحديث ۲۶۸
فقه الراوى ۲۶۸
فلان تعرف وتنكر – يعرف وينكر ۲۶۸
الفوائد ۲۶۹
الفوائد المنتقاة والأفراد والغرائب والحسان ۲۶۹
الفهرس ۲۷۰
فيه نظر ۲۷۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ ق ـــــ

القارى ۲۷۱

القاص ، القصاص ۲۷۱

قال ۲۷۱

قبان المحدثين ۲۷۲

القدح ، القادح ، القادحه ۲۷۲

قرأت على فلان ۲۷۲

قرى على فلان اخبرک فلان ۲۷۲

القرين : الأقران

القصة ۲۷۳

القلب : مقلوب

قليل التحديث ۲۷۳

قول العبادلة : العبادلة

القوى ۲۷۳

ـــــ ک ـــــ

كان بحرا لاتكدره الدلاء ۲۷۴

كتاب الغريبين ۲۷۴

الكتابه ۲۷۴

كتابة الحديث : تدوین حدیث

الكتب الأربعه ۲۷۵

كتب الي ۲۷۵

كتب التخريج ۲۷۵

الكتب الثلاثة ۲۷۷

كتب الجرح و التعديل ۲۷۷

الكتب السبعة ۲۷۸

الكتب الستة ۲۷۸

الكتب الستة لم تغا در من الأحاديث الصحيحة الاالنزراليسير ۲۷۸

كتب السنة ۲۷۹

كتب عمن دب و درج ۲۸۰

كتب الموضوعات : الموضوع

الكذب ۲۸۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکشط ۲۸۰
الکنی ۲۸۱
کنانری ، کنا نفعل کذا ۲۸۲
کیفیة سماع الحدیث : السماع

ل

لا اصل له ۲۸۳
لا اعرف له اصلا : لااصل له
لا اعرفه ، لا اعرفه بهذا اللفظ:
لا اصل له
لا شئ ۲۸۵
لا یتابع علی حدیثه ۲۸۵
لایسأل عن مثله ، لایسأل عنه ۲۸۵
لا یساوی شیئا ۲۸۵
لا یسوّی نواة فی الحدیث ۲۸۶
لا یعتبر به ، لا یعتبر بحدیثه ۲۸۶
لا یعرف له اصل : لااصل له
لا یعلم من اخرجه ولا اسناده :
لااصل له
لایقبل الجرح فی شخص اجمعوا
علی تعدیله ۲۸۶
اللحن فی الحدیث ۲۸۷
اللحق: التخریج(لاصلاح
النسخة)
اللقاء ۲۸۸
اللقب : القاب المحدثین
لم اره بهذا اللفظ : لااصل له
لم یتابع : لایتابع علی حدیثه
لم یثبت ۲۸۹
لم یرد فیه شئ : لا اصل له
لم یروه الافلان عن فلان ۲۸۹
لم یصح ۲۸۹
لم یوجد له اصل: لااصل له
لنا ماروی لامارأی ۲۹۰
لیس بالثقه ۲۹۰
لیس بالمتین ۲۹۰
لیس بحجة ۲۹۰
لیس بعمدة ۲۹۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس بمرضی	۲۹۰	لیس بالحافظ	۲۹۰
للضعف ماھو	۲۹۰	لا ادری ماھو	۲۹۰
لیس بذاک	۲۹۰	لیس بشئ	۲۹۱
لیس بالقوی	۲۹۰	لیس ببعید عن الصواب	۲۹۱
لیس بمأمون	۲۹۰	لیس به بأس	۲۹۱
لیس یحمدونه	۲۹۰	لین	۲۹۰

م

المؤتلف والمختلف	۲۹۳	المتن	۳۰۲
المؤنن	۲۹۴	المتھم بالکذب	۳۰۲
المبتدع (حکم روایۃ)	۲۹۵	المتواتر	۳۰۲
المبھم	۲۹۵	المجھول	۳۰۴
المبھمات	۲۹۶	المحاملیات	۳۰۶
المتابعه	۲۹۷	المحتف بالقرائن	۳۰۷
المتروک	۲۹۸	المحدث	۳۰۷
المتشابه	۲۹۸	المحرف : التحریف	
المتشابة المقلوب	۲۹۹	المحفوظ	۳۰۸
المتصل	۲۹۹	محکم الحدیث	۳۰۸
متفق علیه	۳۰۰	مخالفة الثقات	۳۰۹
المتفق والمفترق	۳۰۰	المختارة	۳۰۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف الحديث	۳۰۹	المساواة	۳۳۵
المخضرم	۳۱۰	المستخرج	۳۳۶
المدبج	۳۱۲	المستدرك	۳۳۷
المدخل	۳۱۳	المستفيض	۳۳۸
المدرج	۳۱۳	المستملي	۳۳۸
المدلس	۳۱۶	المستور	۳۳۹
المذاكرة	۳۲۲	المسلسل	۳۳۹
مراتب الأصحية (صحیح روایات کی درجہ بندی)	۳۲۳	المسنَد	۳۴۰
مراتب التعديل	۳۲۴	المسنِد	۳۴۱
مراتب الجرح	۳۲۵	المشبه	۳۴۱
مراتب المدلسين : المدلس		المشتبه المقلوب	۳۴۱
المردود	۳۲۶	مشكاة المصابيح	۳۴۱
المرسل	۳۲۶	المشهور	۳۴۳
المرسل الخفي	۳۲۹	المشيخات	۳۴۴
مرسل الصحابي	۳۳۰	مصادر الحديث الصحيح (صحیح احادیث کے مآخذ)	۳۴۴
المرفوع	۳۳۱	المصافحه	۳۴۵
المرفوع حكما	۳۳۲	المصحف	۳۴۵
المزيد في متصل الأسانيد	۳۳۳	المصطلح	۳۴۶
المسانيد	۳۳۴	المصنفات	۳۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المضطرب ۳۴۹

المضعّف ۳۵۱

المطروح، مطروح الحديث ۳۵۲

المعاجم ۳۵۲

المعارضة ۳۵۲

معرفة الاخوة والأخوات : الاخوة والأخوات

المعروف ۳۵۳

المعضل ۳۵۳

المعلق ۳۵۴

المعلل ، معلول ۳۵۶

المعنعن ۳۵۸

المفردات من الأسماء والكنى والألقاب: الأسماء ، الألقاب ، الكنى

المفيد ۳۵۹

المقابله ۳۵۹

مقارب الحديث ۳۵۹

المقطوع ۳۵۹

المقلوب ۳۶۰

المكاتبه : الكتابة

من اختلط آخر عمره (بڑھاپے میں حافظے کی خرابی کا شکار ہو جانا) ۳۶۱

المناولة ۳۶۲

من حدث ونسي (روایت کرنے کے بعد بھول جانا) ۳۶۳

من ذكر بأسماء مختلفة (مختلف اسماء وصفات کے حامل راوی) ۳۶۴

من السنة كذا ۳۶۵

المنسوبون الى غير آبائهم (اپنے آباء کے بجائے دوسروں کی طرف منسوب راویان حدیث) ۳۶۵

المنسوب على خلاف الظاهر (غیر حقیقی نسبتیں) ۳۶۶

المنقطع ۳۶۷

المنكر ۳۶۸

منكر الحديث ۳۶۹

من معادن الصدق ۳۷۰

الموافقه ۳۷۰

الموالي من الرواة (راویان حدیث جو موالی کہلاتے ہیں۔) ۳۷۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسوعة الحديث	٣٧٢	الموقوف	٣٨١
الموضوع	٣٧٣	المهمل	٣٨٢
المؤطا	٣٧٩	الميزان	٣٨٣

ـــــــ ن ـــــــ

نا	٣٨٤	النسائى	٣٨٧
النازل	٣٨٤	النسخة	٣٨٨
ناسخ الحديث ومنسوخه	٣٨٤	نسخة الأصل : نسخه	
ناولني	٣٨٥	نسيج وحده	٣٨٩
نبأنا	٣٨٦	نقد الحديث	٣٨٩
نجوم الأرض	٣٨٦	نقد الرجال	٣٩٠
نحوه	٣٨٦	نقمة وعذاب	٣٩٢
نزكوه	٣٨٧	النكارة : المنكر	
النزول	٣٨٧	نهينا عن كذا	٣٩٢

ـــــــ و ـــــــ

الوجادة	٣٩٣	الوحدان	٣٩٤
وجدت عن فلان ، وجدت بخط فلان : وجادة		الوحشيات	٣٩٥
		وحى متلو ، وحى غير متلو	٣٩٥
الوجه	٣٩٣	الوصل	٣٩٦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوصية (بالكتب) ٣٩٦

الوضع : الموضوع

الوقف ٣٩٧

الوهم ٣٩٧

الوهن ٣٩٨

ه

هذا الحديث أصح شئ في هذا الباب ٣٩٩

هو شيخ ليس بذاك ٣٩٩

ی

ياقوته بين العلماء ، الياقوت الأحمر ٤٠٠

يبلغ به ٤٠٠

يحدث بأحاديث ليست مضيئة ٤٠٠

يحكى ٤٠٠

يذكر ٤٠١

يرفعه ، يرفع الحديث ٤٠١

يروى ٤٠١

يرويه ٤٠١

يستسقى به، يستسقى بحديثه وينزل القطر من السماء بذكره ٤٠٢

يعنى ٤٠٢

يقال ٤٠٣

ينميه ٤٠٣

چارٹ

(الف) اصطلاحات حدیث کی مختلف تقسیمات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱-طرق روایت کی تعداد کے لحاظ سے تقسیم حدیث	۴۰۷
۲-قبولیت اور عدم قبولیت کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم	۴۰۸
۳-سند میں سقوط کی وجہ سے ضعیف حدیث کی تقسیم	۴۱۰
۴-راوی میں عیب کی وجہ سے ضعیف حدیث کی تقسیم	۴۱۰
۵-انتہائے سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم	۴۱۱
۶-راویان حدیث کی تعداد کے لحاظ سے تقسیم	۴۱۱
۷-راویان حدیث کے اوصاف کے لحاظ سے تقسیم	۴۱۲
۸-روایت حدیث کے اوصاف کے لحاظ سے تقسیم	۴۱۲
۹-راویان حدیث کے تعارف کے حوالے سے مختلف علوم	۴۱۳
(ب) مراتب جرح وتعدیل	
۱۱-مراتب تعدیل	۴۱۴
۱۲-مراتب جرح	۴۱۶
مصادر ومراجع	۴۱۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس زمین پر تنہا وہ ہستی ہیں، جن کی طرف تا قیامت ہدایت کے لیے رجوع کیا جاتا رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ہمیں اللہ کی آخری کتاب ملی اور آپ ہی کے اسوۂ حسنہ سے یہ متعین ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو انسانوں سے کیسا طرزِ عمل مطلوب ہے۔ یہ اسوۂ حسنہ، اصطلاحی مفہوم میں سنت کہلاتا ہے، جو قرآن مجید کے ساتھ دین کا دوسرا ماخذ ہے۔

رسالت مآبِ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مرکزی حیثیت کا تقاضا ہے کہ آپ کو ہدایت کا سرچشمہ خیال کر کے جملہ امور میں آپ کی سنت سے رجوع کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی تعلق کی بناء پر حدیث کا وہ عظیم الشان علم وجود میں آیا جو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

مسلمان اہل علم اس بات سے کبھی غافل نہیں رہے کہ کسی فعل یا قول کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت میں کیا نزاکتیں ہیں، اس لیے انہوں نے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی کہ اس انتساب کو ممکنہ حد تک ہر شک وشبہ سے بالاتر بنا دیا جائے۔ ان کی انھیں کوششوں کا حاصل حدیث کے وہ علوم ہیں جن میں ایک طرف درایت کے پیمانے متعین کیے گئے تو دوسری طرف اسماء الرجال کا وہ علم وجود میں آیا، جس کے تحت ان تمام لوگوں کے احوال مرتب کیے گئے جو کسی طرح بھی روایتِ حدیث سے متعلق تھے۔ علم، دیانت، حسب ونسب، ہر زاویے سے ان خواتین و حضرات کے درجات کا تعین کیا گیا جن کی بنیاد پر روایت کی صحت یا عدمِ صحت کے بارے میں حکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگایا جا سکتا ہے۔ روایت کو پرکھنے کا یہ عمل، مسلمان محدثین کی غیر معمولی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نہایت اعلیٰ و ارفع علمی مقام تک پہنچا۔ آج ہر علم کی طرح اس کی اپنی اصطلاحیں ہیں اور اپنی زبان۔ کوئی علم، جب اس سطح پر پہنچ جاتا ہے تو فہمِ عام کے لیے، وہ شرح و وضاحت کا محتاج ہوتا ہے، اور یوں لغات اور تشریحی لٹریچر کی ضرورت پیش آتی ہے۔

عربی زبان اس اعتبار سے بڑی توانا ہے کہ اس میں علمِ حدیث کے باب میں علمی مواد کی کمی نہیں۔ اردو کا دامن بھی اگرچہ گوہر ہائے تاب دار سے خالی نہیں، لیکن اس بات کی ضرورت باقی ہے کہ حدیث کی اصطلاحات اور دوسرے فنی امور کی تشریح و توضیح پر مشتمل مزید کتب لکھی جائیں۔ زیرِ نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک سنجیدہ کاوش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت ''ادارۂ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد'' کے رفیق محترم ڈاکٹر سہیل حسن کے مقدر میں لکھی تھی کہ وہ اصطلاحاتِ حدیث پر زیرِ نظر کتاب مرتب کریں، اور واقعہ یہ ہے کہ علم حدیث کی خدمت کے لیے جس علم اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے جس تعلقِ خاطر کی ضرورت ہے، اس سے اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر سہیل حسن اور ان کے علمی خانوادے کو نوازا ہے۔ آپ کے والد گرامی مولانا عبدالغفار حسن حدیث کے ایک جید عالم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس علم کے خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ ڈاکٹر سہیل حسن اس سے قبل عربی زبان میں اس موضوع پر قابل قدر کام کر چکے ہیں۔ یقیناً وہ ان گنے چنے افراد میں شامل ہیں جو اس کارِ بلند کے اہل ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سہیل حسن تدریس و تصنیف کی دنیا میں، الحمد للہ اپنا مقام پیدا کر چکے ہیں، لیکن اس سے قبل انہوں نے اپنی علمی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے عربی زبان کو وسیلہ بنایا۔ ''معجم اصطلاحاتِ حدیث'' اگرچہ اردو میں ان کی پہلی مبسوط کاوش ہے، تاہم اس زبان میں بھی انہوں نے علمی مطالب کو بہت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اور اپنی بات کی وضاحت میں انہیں کہیں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ ''ادارۂ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد'' یہ کتاب اس توقع اور اعتماد کے ساتھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کر رہا ہے کہ جو لوگ علم حدیث کو اعلیٰ سطح پر سمجھنا چاہتے ہیں، یہ ان کے لیے مفید ثابت ہو گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس توقع کو پورا فرمائے اور یہ کتاب مصنف اور ہم سب کے لیے توشۂ آخرت ہو۔

ظفر اسحاق انصاری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وبعد:

ہمارے دین کی بنیاد قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ان دونوں بنیادوں کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، قرآن کریم کے بارے میں تو ارشاد باری تعالیٰ بالکل واضح ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون[1] (ہم ہی نے اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں)، اسی طرح نطقِ رسول کو بھی وحی قرار دیا گیا ہے، قرآن مجید میں ہے: وما ينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى (اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے)[2]۔

امام بیہقی فرماتے ہیں[3]: ''سنت اللہ تعالیٰ کے فرمان کے قائم مقام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وأنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل إليهم''[4] (یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں)۔ اس طرح سنت بھی قرآن کے ساتھ ساتھ محفوظ ہے، کیونکہ سنت بھی اس ذکر میں سے ماخوذ ذکر ہے۔

۱۔ سورۃ الحجر: ۹

۲۔ سورۃ النجم: ۲-۳

۳۔ جلال الدین سیوطی، مفتاح الجنۃ، ص ۴۷

۴۔ سورۃ النحل: ۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کی حفاظت کا سب سے اہم ہتھیار سند ہے، سند کے بغیر حدیث کی حفاظت ممکن نہیں ہے۔ امام عبداللہ بن المبارک کا فرمان ہے: **الإسناد عندی من الدین ولولا الإسناد لقال من شاء ماشاء** (میرے نزدیک سند دین کا حصہ ہے اور اگر سند نہ ہوتی تو جو چاہتا کہہ ڈالتا)[1]۔

امام ابوعبداللہ الحاکم النیشاپوری مذکورہ بالا قول نقل کرنے کے بعد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''اگر اسناد نہ ہوتیں اور محدثین کرام ان کو طلب نہ کرتے اور کثرت سے یاد نہ رکھتے تو اسلام کی علامتیں مٹ جاتیں، جھوٹی احادیث گھڑ لی جاتیں، اسنادِ حدیث کو الٹ پلٹ کر دیا جاتا اور اس طرح اہل بدعت غالب آجاتے، کیونکہ اگر احادیث کو اسناد سے بے نیاز کر دیا جائے تو وہ بالکل بے بنیاد رہ جائیں گی[2]''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو اگر پوری صحت اور دقت نظر سے منتقل کرنا ہو تو لازم ہے کہ صحیح سند کو ملحوظ رکھا جائے، اور صحت سند کے لیے ضروری ہے کہ وہ روایت ثقہ اور عادل راویوں سے منتقل ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی ہو۔

اسی مقصد کے لیے ائمہ حدیث نے حدیث کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک رکھنے کی پوری سعی کی۔ انہوں نے صحیح احادیث کے مجموعے مرتب کیے اور ہر وہ چیز جو ہمارے دین کے لیے لازمی ہے، اسے سند کے ذریعے منتقل کرنے کا التزام کیا: قرآن کریم کی تفسیر، ارشادات نبویہ، اقوال صحابہ، قاضیوں کے فیصلے، فقہاء کے فتاویٰ، عربی زبان کے قواعد، اشعار اور تاریخی واقعات وغیرہ سب سند کے ذریعے منقول ہوں تو حجت مانے جاتے ہیں۔

سند کے علم کو مزید ترقی دینے کے لیے علم رجال کا فن وجود میں آیا اور محدثین کرام نے ان ہزاروں راویان حدیث کے حالات زندگی، حصول علم اور طلب حدیث کے بارے میں تمام

۱۔ مسلم بن الحجاج القشیری، مقدمہ صحیح مسلم، دارالسلام۔ ریاض، ۱۴۱۹ھ، ص ۱۱

۲۔ ابوعبداللہ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، المکتب التجاری۔ بیروت، ن ت، ص ۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات مرتب کر دیں، نیز ثقہ اور ضعیف کا فرق بتا دیا۔ راویان حدیث کو مختلف طبقات اور درجات میں تقسیم کر کے سند کے حوالے سے کوئی رائے قائم کرنے کے لیے بنیاد فراہم کر دی اور اس کی بنیاد پر حدیث کو پرکھنے اور قبول کرنے کے معیار مقرر کر دیے گئے۔ حدیث کو قبول کرنے، یا نہ کرنے کے قواعد وضوابط وضع کرنے کا فن، اصول حدیث یا علوم حدیث یا مصطلح حدیث کہلاتا ہے۔

محدثین کرام نے علم حدیث کی تمام اقسام پر عمدہ کتابیں مرتب کرنے کی کوششیں کیں۔ جس شخص کو علم مصطلح الحدیث پر اولین مرتب کاوش پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا، وہ چوتھی صدی کے محدث قاضی ابو محمد الرامہرمزی (ف ۳۶۰ھ) ہیں۔ ان کے بعد مختلف علماء ومحدثین کرام نے اپنے اپنے انداز میں ہر زمانے میں کتابیں لکھیں۔ ڈاکٹر خالد علوی نے اپنے ایک مقالے میں ان تمام تصانیف کا جائزہ لیا ہے[1]۔

۱- المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، قاضی ابو محمد الرامہرمزی —— محمد عجاج الخطیب کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۲- معرفة علوم الحدیث

ابو عبداللہ الحاکم النیشاپوری (ف ۴۰۵ھ) —— سید معظم حسین کی تحقیق سے ۱۹۳۷ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ ادارہ ثقافت اسلامیہ-لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳- المستخرج

ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی (ف ۴۳۰ھ) نے امام حاکم کی مذکورہ بالا کتاب کی تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ مسائل بیان کیے ہیں جو امام حاکم سے رہ گئے تھے۔ اس کا ایک مخطوطہ مکتبہ کوپریلی-استانبول میں موجود ہے۔

۴- الکفایة فی علم الروایة

۵- الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع

۱- خالد علوی، "علم اصول حدیث اور اس کا ارتقاء" سہ ماہی "فکر ونظر"، اسلام آباد، جنوری ۱۹۸۳ء، صفحات ۱۰-۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں کتابیں حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (ف ۴۶۳ھ) کی تصانیف ہیں۔ اوّل الذکر ۱۳۵۷ھ میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی، ثانی الذکر پہلے محمود الطحان، اور پھر عجاج الخطیب کی تحقیق کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہے۔ خطیب بغدادی نے مختلف فنون میں تقریباً سو کے قریب کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اصول حدیث کے بارے میں ان کی تصانیف کے نام یہ ہیں:

- بيان حكم المزيد في متصل الأسانيد
- الفصل للوصل المدرج في النقل
- المسلسلات
- المكمل في بيان المهمل
- الرحلة في طلب الحديث (مطبوع)
- الأسماء المبهمه في الأنباء المحكمة (مطبوع)
- الأسماء المتواطئة والأنساب المتكافئة
- تلخيص التشابه في الرسم وحماية ما أشكل منه عن بوادر التصحيف والوهم (مطبوع)
- تالي التلخيص
- التبيين لأسماء المدلسين
- التفصيل لمبهم المراسيل
- تمييز المزيد في متصل الأسانيد
- رافع الارتياب في المقلوب من الأسماء والأنساب
- روايات الستة التابعين بعضهم عن بعض
- روايات الصحابة عن التابعين

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روايات الآباء عن الأبناء
- السابق واللاحق (مطبوع)
- غنية الملتمس وايضاح الملتبس
- المتفق والمفترق (مطبوع)
- من حدث ونسى
- من وافقت كنيته اسم أبيه ممالا يؤمن من وقوع الخطأفيه
- المؤتنف في تكملة المؤتلف والمختلف
- موضح أوهام الجمع والتفريق (مطبوع)

٦- مالا يسع المحدث جهله

ابوحفص السیانجی (ف ۵۸۱ھ) —— صبحی السامرائی کی تحقیق سے ۱۳۸۷ھ میں بغداد سے شائع ہوئی۔

٧- الإلماع في ضبط الرواية وتقييد السماع الى معرفة أصول الرواية

قاضی عیاض الیحصبی (ف ۵۴۴ھ) —— سید احمد صقر کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

٨- علوم الحديث (المعروف بہ مقدمہ ابن الصلاح)

ابوعمر وتقی الدین ابن الصلاح الشہر زوری (ف ۶۴۳ھ) کی یہ کتاب اس فن کی جامع کتاب ہے جس میں انہوں نے اس فن کے تمام بکھرے ہوئے مسائل یکجا کر دیے ہیں۔

مذکورہ امہات الکتب کے بعد آنے والوں نے صرف مقدمہ ابن الصلاح کو بنیاد بنا کر اپنی تالیفات تیار کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

٩- التقييد والايضاح لما أطلق وأغلق من كتاب ابن الصلاح

حافظ زین الدین العراقی (ف ۸۰۶ھ) کی تصنیف ہے جو علامہ محمد راغب الطباخ کی تحقیق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۰- النکت علی مقدمه ابن الصلاح

بدرالدین الزرکشی (ف ۷۹۴ھ) نے مقدمه ابن الصلاح پر کچھ اضافہ کیا ہے۔ اس کا قلمی نسخہ مکتبہ توپ کاپی سرائے۔استنبول میں محفوظ ہے۔

۱۱- النکت علی مقدمه ابن الصلاح

مقدمه ابن الصلاح پر حافظ ابن حجر العسقلانی (ف ۸۵۲ھ) کا اضافہ ہے۔ یہ کتاب ربیع ہادی مدخلی کی تحقیق سے جامعہ اسلامیہ۔مدینہ منورہ سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۲- محاسن الاصطلاح وتضمین کتاب ابن الصلاح

ابوحفص عمر بن ارسلان بن نصیر الکنانی المصری الشافعی (ف ۸۰۵ھ) کی تصنیف ہے۔ عائشہ بنت الشاطی کی تحقیق کے ساتھ مقدمه ابن الصلاح کے حاشیہ پر مصر سے شائع ہوئی ہے۔

۱۳- ارشاد طلاب الحقائق الی معرفة سنن خیر الخلائق

امام نووی (ف ۶۷۶ھ) کی تلخیص ہے جو عبدالباری فتح اللہ سلفی کی تحقیق سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۴- التقریب والتیسیر فی معرفة سنن البشیر والنذیر

امام نووی نے اپنی مذکورہ بالا کتاب کو مزید مختصر کیا ہے۔ متعدد بار چھپ چکی ہے۔

۱۵- تدریب الراوی شرح تقریب النواوی

امام سیوطی (ف ۹۱۱ھ) نے نووی کی تقریب کی شرح لکھی ہے، مصر اور مدینہ منورہ سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۶- المنهل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی

علامہ بدرالدین بن جماعۃ (ف ۷۳۳ھ) نے مقدمه ابن الصلاح کا اختصار کیا ہے۔

۱۷- اختصار علوم الحدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ) نے مقدمہ ابن الصلاح کا اختصار کیا ہے اور علامہ محمد احمد شاکر نے الباعث الحثیث کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔ جدید ترین ایڈیشن شیخ ناصر الدین البانی کی تعلیقات کے ساتھ ریاض سے شائع ہو چکا ہے۔

۱۸- نظم الدرر فی علم الأثر

علامہ زین الدین العراقی نے مقدمہ ابن الصلاح کو نظم کی شکل دی اور اس کا نام الفیة الحدیث رکھا اور اس کی دو شرحیں لکھی ہیں: ایک مختصر، دوسری متوسط۔ آخر الذکر کا نام فتح المغیث شرح الفیة الحدیث ہے۔ اسی طرح علامہ سخاوی (ف ۹۰۲ھ) نے اسی نام سے اس کی شرح تحریر کی ہے۔

۱۹- فتح الباقی فی شرح الفیة العراقی

حافظ زکریا انصاری (ف ۹۲۵ھ) نے الفیة الحدیث کی شرح لکھی ہے۔

۲۰- المقنع فی علوم الحدیث

ابو حفص سراج الدین ابن الملقن (ف ۸۰۴ھ) کی تصنیف ہے جو شیخ عبداللہ یوسف الجدیع کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۱- نخبة الفکر وشرحها نزهة النظر

حافظ ابن حجر العسقلانی کی مشہور زمانہ مختصر کتاب، جس میں انہوں نے اس فن کو مہارت سے سمو دیا ہے اور پھر خود ہی اس کی شرح لکھی ہے۔ اس شرح کی بھی کئی حضرات نے شرحیں لکھی ہیں جن میں عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ)، ملا علی سلطان القاری (ف ۱۰۴۱ھ) اور ابراہیم اللقانی المصری (ف ۱۰۴۰ھ) کی شرحیں معروف ہیں۔

ان کتابوں کے علاوہ بھی بے شمار مختصر اور مطول کتابیں ہیں جو اس فن کی باریکیاں اور جزئیات واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔

جہاں تک برصغیر میں علم حدیث کی خدمت کا تعلق ہے تو یہ کام تین جہتوں میں ہوا ہے۔ ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ بنیادی کام ہے جو یہاں کے محدثین کرام نے صحاح ستہ کی شروح اور تراجم کی صورت میں کیا۔اس کے نتیجے میں عربی اور اردو میں نہایت وقیع اور مستند کتابیں وجود میں آئیں۔

دوسرا اہم کام تدوین، حجیت اور حفاظت حدیث کے حوالے سے ہوا اور اس ضمن میں اردو اور عربی میں بے شمار مختصر اور ضخیم کتابیں لکھی گئیں اور اس کی بنیادی وجہ اس خطے میں انکار حدیث کے فتنہ کا جنم لینا تھا۔

تیسرا کام اصول حدیث کے حوالے سے ہے، تاہم اس موضوع پر مستقل کتابیں بہت کم لکھی گئیں۔اکثر مصنفین نے تدوین حدیث کے ضمن میں اصول حدیث پر بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ اردو میں لکھی گئی مستقل کتابوں میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱- خیر الأصول في أحادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم —— مولانا خیر محمد جالندھری۔

۲- رسالہ اصول حدیث —— مولانا ابوبکر بن محمد شیث جون پوری (ف ۱۳۵۹ھ)

۳- تحفة الدرر شرح نخبة الفكر —— مولانا سعید احمد پالن پوری، مطبوعہ، مکتبہ بحرالعلوم -کراچی

۴- سلعة القربة في توضیح شرح النخبة —— مولانا عبدالحی، خطیب جامع رنگون، مطبوعہ افضل المطابع -دہلی

۵- علوم الحدیث، ترجمہ الحدیث ومصطلحه —— صبحی الصالح، مترجم غلام احمد حریری، ملک برادرز-فیصل آباد

۶- علم الحدیث (شیعہ نقطہ نظر) —— علی حسنین شیفتہ، پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ-کراچی

۷- معارف حدیث، ترجمہ معرفة علوم الحدیث —— حاکم نیشاپوری، مترجم مولانا محمد

۱۔ دیکھیے: خالد ظفر اللہ رندھاوا، ''برصغیر میں حجیت حدیث پر تجزیاتی لٹریچر''، سہ ماہی ''فکر ونظر'' (اسلام آباد)، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، صفحات ۱۲۳-۱۵۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر شاہ پھلواروی، ادارہ ثقافت اسلامیہ-لاہور

۸- علوم حدیث اور چند اہم محدثین ـــــ سالم قدوائی، کراچی

۹- اصطلاحات المحدثین ـــــ سلطان محمود، ملتان

۱۰- مطالعہ حدیث ـــــ محمد حنیف ندوی، علم وعرفان پبلشرز-لاہور

۱۱- اصول الحدیث (جلد اول وجلد دوم) ـــــ خالد علوی، جلد اول میں علوم حدیث اور مصطلحات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، جلد دوم (زیر اشاعت) میں جرح وتعدیل کے مباحث پر تفصیلی تحقیق پیش کی گئی ہے۔

۱۲- حدیث کی اہمیت اور ضرورت ـــــ خلیل الرحمٰن چشتی، اِس کتاب میں حدیث کی اہمیت بیان کرنے کے ساتھ علم حدیث کی بنیادی اصطلاحات اور دیگر متعلقہ مباحث بھی جمع کر دیے گئے ہیں۔

اصول حدیث کی ایک جدید کتاب تیسیر مصطلح الحدیث نے، جس کے مصنف استاد محترم محمود احمد الطحان ہیں، پاکستان میں خوب رواج پایا اور اکثر مدارس کے نصاب میں شامل ہے، جس کی وجہ غالباً اس کتاب کی عمدہ ترتیب وتدوین اور جامعیت ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر کئی حضرات نے اسے اردو میں منتقل کیا ہے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

- اصطلاحات حدیث، مترجم مظفر حسین ندوی، ادارہ معارف اسلامی-لاہور
- اصطلاحات حدیث، مترجم محمد سعد صدیقی، قائد اعظم لائبریری-لاہور
- تیسیر مصطلح الحدیث، مترجم ابوعمار عمر فاروق السعیدی، فاروقی کتب خانہ-لاہور
- تحفہ اهل النظر فی مصطلح أهل الخبر مترجم ابومعاذ عبدالجلیل اثری، ندوۃ المحدثین-گوجرانوالہ
- ترجمہ محمود احمد غضنفر، مکتبہ قدوسیہ-لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال یہ سنت نبویہ کا اعجاز ہے کہ ہر دور میں اس پر کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جاتی رہیں گی، اور مسلمان اسی طرح اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار، اپنے دین کی نشر و اشاعت میں مگن، پوری لگن اور تن دہی سے یہ کام سرانجام دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق جزا دیں گے۔ **ان اللہ لایضیع أجر المحسنین**[۱]

مصطلحات حدیث کی زیر نظر معجم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس فن کی تمام اصطلاحات جمع کر دی جائیں۔ اس سلسلے میں دو کتابوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے۔ پہلی کتاب ترکی زبان میں ڈاکٹر مجتبیٰ اوگور کا حدیث انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کتاب سے صرف منتخب اصطلاحات اخذ کی گئی ہیں۔ دوسری کتاب ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کی **معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الأسانید** (عربی) ہے۔ اس میں شامل تمام اصطلاحات مع تفصیل، ترجمہ کرنے کے بعد زیر نظر معجم میں شامل کر دی گئی ہیں اور جہاں بھی اس میں تشنگی محسوس ہوئی، اسے مصادر کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے۔ بعض جزئی تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے اصل مقصود بیان کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اس کتاب میں چند بہت اہم مباحث پر تفصیل ملتی ہے، مثلاً تخریج، تدوین اور کتب رجال وغیرہ۔ مرتب دونوں حضرات کا انتہائی شکرگزار ہے۔ **جزاهما الله خيرا لجزاء**۔

اس کے علاوہ اس معجم میں بعض ایسے مباحث شامل کیے گئے ہیں جو شاید اور کسی کتاب میں یکجا نہ مل سکیں، مثلاً تحویل کی صورت میں اسناد پڑھنے کا طریقہ، مختلف صحابہ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد، محدثین کرام اور ان کی مؤلفات کا تعارف وغیرہ۔

میں ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد کے مدیر عام محترم ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تیاری اور طباعت کے لیے حوصلہ افزائی فرمائی۔ وہ ہمیشہ اس بارے میں استفسار کرتے رہے۔ یہ امر اس علم سے اُن کی محبت اور دلچسپی کا غماز ہے۔

۱۔ التوبہ: ۱۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے معاونین قاری منیر احمد اور سید معراج الحسن کا بھی شکر گزار ہوں کہ اوّل الذکر نے پروف ریڈنگ اور آخر الذکر نے اس کی کمپوزنگ کے ذریعے اس خدمت میں حصہ لیا، اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

اسی طرح میرے سابق رفیقِ شعبہ ڈاکٹر محمد ادریس زبیر اور برادر خورشید احمد ندیم بھی شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور مفید مشورے دیے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو دنیا میں علم و تحقیق کے اضافے کا باعث اور آخرت میں راقم الحروف کی نجات کا سبب بنائے، آمین۔

قارئین کرام سے دعاؤں کے ساتھ یہ بھی درخواست ہے کہ اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی، خلل، سہو یا کمی نظر آئے تو اِس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے بہتر بنایا جا سکے۔

سہیل حسن

صدر شعبہ علوم القرآن والحدیث

ادارہ تحقیقات اسلامی - اسلام آباد

یکم رجب ۱۴۲۳ھ

۹ ستمبر ۲۰۰۲ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رموز واختصارات

التدریب	: تدریب الراوی، تالیف: علامہ سیوطی
التعریف	: التعریف بکتب الحدیث الستة، تالیف: ڈاکٹر محمد محمد ابوشہبہ
تیسیر	: تیسیر مصطلح الحدیث، تالیف: ڈاکٹر محمود احمد الطحان ترجمہ: عمر فاروق السعیدی
دراسات	: دراسات فی الجرح والتعدیل، تالیف: ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی
الرسالة	: الرسالة المستطرفة، تالیف: محمد بن جعفر الکتانی
شرح الفاظ التوثیق	: شرح الفاظ التوثیق والتعدیل النادرة او قلیلة الاستعمال تالیف: ڈاکٹر سعدی ہاشمی
ف	: سن وفات
معجم	: معجم مصطلحات الحدیث، تالیف: ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی
مقدمہ	: مقدمہ ابن الصلاح
منہج النقد	: منہج النقد فی علوم الحدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— الف ——

الآباء الرواۃ عن الأبناء (باپ کی روایت بیٹے سے)

تعریف: سند حدیث میں کوئی ایسی صورت واقع ہو کہ والد اپنے بیٹے سے روایت کرے۔

مثال: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اپنے صاحبزادے فضلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی تھیں۔ اسی طرح تابعین میں وائل نے اپنے صاحبزادے بکر بن وائل سے آٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ اس طرح سب سے زیادہ روایت کرنے والے ابو عمر حفص بن عمر الدوری ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے ابو جعفر محمد بن حفص سے سولہ احادیث روایت کیں۔ (مقدمہ، ۵۳۷)

فائدہ: اس معرفت کا اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ وہم باقی نہیں رہتا کہ سند کی ترتیب الٹ گئی ہے، یا کوئی غلطی واقع ہوگئی ہے، کیونکہ عموماً بیٹا ہی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔

اس موضوع پر خطیب بغدادی کی کتاب روایۃ الآباء عن الأبناء اہم تصنیف ہے۔

الآحاد

خبر متواتر کے سوا باقی تمام روایات کو اخبار آحاد کہا جاتا ہے۔ اسے خبر واحد بھی کہتے ہیں۔

لغوی طور پر اس کا معنی ہے: ”جسے ایک شخص روایت کرے“ اور اصطلاح میں ”وہ خبر ہے جس میں متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں۔“ (شرح نخبۃ الفکر، ۱۱)

خبر واحد کی تین اقسام ہیں: خبر مشہور، خبر عزیز، خبر غریب۔

خبر واحد کے قبول کرنے کے حوالے سے اہل علم کے دو موقف ہیں۔

۱- خبر واحد افادہ علم دیتی ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جمہور محدثین کرام، امام شافعی، امام احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام ابن حزم کا یہی موقف ہے۔

۲- خبر واحد افادہ علم نہیں دیتی، بلکہ اس سے ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس موقف کی تائید میں فقہاء حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، معتزلہ اور خوارج کی رائے ملتی ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: • ابن القیم، مختصر الصواعق المرسلة ۱: ۴۷۴ • امام شوکانی، ارشاد الفحول ۱: ۱۶۹ • خالد علوی، اصول الحدیث ۶۷

الآخر دیکھیے: اصل السند

آداب طالب علم حدیث

۱- نیت کا صحیح اور خالص ہونا، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہنا۔

۲- دنیاوی اغراض کا حصول مقصد نہ ہو، بلکہ طلب حدیث کو عبادت سمجھے۔

۳- جو احادیث سنے اور پڑھے، ان پر عمل پیرا ہو۔

۴- ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لیے دعا گو رہے اور اس مبارک علم کو حاصل کرنے کی توفیق مانگتا رہے۔

۵- اپنے آپ کو کلی طور پر اس علم کے لیے وقف کر دے۔

۶- سماع حدیث کے لیے ابتداء اپنے شہر کے ان مشائخ سے کرے جو علم و تقویٰ میں افضل ہوں۔

۷- اپنے استاد کا پورا احترام کرے، اس میں علم کی تعظیم بھی شامل ہے۔ اپنے اساتذہ کی خوشنودی کو پیش نظر رکھے، اگر کوئی بات بری محسوس ہو تو برداشت اور تحمل سے کام لے۔

۸- جن علمی فوائد سے خود مطلع ہو چکا ہو، ان سے اپنے دیگر طالب علم ساتھیوں کو بھی آگاہ کرے۔

۹- سماع حدیث اور تحصیل علم میں شرم و حیا کو مانع نہ بنائے، اور عمر میں بڑے ہونے کو رکاوٹ نہ سمجھے۔ اسی طرح علم حاصل کرنے میں کبھی تکبر کا مظاہرہ نہ کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰-احادیث محض پڑھنے اور سننے پر اکتفا نہ کرے، بلکہ ان کا مذاکرہ بھی جاری رکھے۔

۱۱-کتب حدیث کے سماع اور ضبط وفہم میں صحیحین کو ترجیح دے۔ بعدازاں سنن ابی داؤد، ترمذی اور نسائی کا مرتبہ ہے، ان کے بعد بیہقی کی سنن کبریٰ اور پھر دیگر مسانید اور جوامع ہیں، مثلاً مسند احمد، مؤطا مالک۔ کتب علل میں علل دارقطنی، اسماء الرجال میں امام بخاری کی التاریخ الکبیر، ابن ابی حاتم کی الجرح و التعدیل، اور ضبط اسماء میں ابن ماکولا کی کتاب الإکمال اور غریب الحدیث میں ابن الأثیر کی النہایہ کی طرف رجوع کرے۔

(معجم،۲۴)

اس موضوع پر اہم کتب: • ابن خلاد رامہرمزی (ف ۳۶۰ھ)، المحدث الفاصل • خطیب بغدادی، الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع • ابن جماعۃ (ف ۷۳۳ھ)، تذکرۃ السامع والمتکلم

آداب محدث

۱-اپنی نیت کو صحیح اور خالص بنائے، دنیاوی اغراض، حصول شہرت ومنصب سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

۲-اس کا مقصد صرف فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت ہو۔

۳-اگر کوئی بڑی عمر کا یا اس سے فائق تر عالم موجود ہو تو اس کی موجودگی میں حدیث بیان نہ کرے۔

۴-اگر کوئی طالب علم احادیث کے متعلق دریافت کرے اور اسے معلوم ہو کہ کسی دوسرے بڑے عالم کے پاس مطلوبہ احادیث موجود ہیں تو طالب علم کو اس کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دے۔

۵-حدیث بیان کرنے میں جلدی نہ کرے تاکہ سننے اور لکھنے والے آسانی سے سن اور لکھ سکیں۔

۶-ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے اس کا حکم ضرور بیان کرے۔

۷-کسی بھی شخص کو حدیث لکھنے سے منع نہ کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- حدیث بیان کرتے ہوئے حاضرین کی ذہنی استعداد کا خیال رکھے، ایسی چیز بیان نہ کرے جسے وہ سمجھنے یا جس کا ادراک کرنے سے قاصر ہوں۔

۹- صرف بیان حدیث پر اکتفا نہ کرے، بلکہ احادیث میں مذکورہ احکام بھی گاہے گاہے بتاتا رہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ حدیث منسوخ ہو، شاذ ہو، یا قابل عمل نہ ہو۔

۱۰- آج کل کے حالات میں کسی بھی محدث کو اسی وقت حدیث بیان کرنا چاہیے جب وہ حدیث کے اساتذہ سے اجازت حاصل کرلے اور صحیح وضعیف کے مابین امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(معجم، ۲۴-۲۶)

مجلس حدیث میں بیٹھنے کے مستحب اعمال یہ ہیں۔

- پاک صاف ہوکر، خوشبو لگا کر، داڑھی اور بالوں کو کنگھی کر کے مجلس میں بیٹھے۔
- مجلس میں باوقار اور بارعب ہوکر بیٹھے اور سنجیدگی قائم رکھے۔
- اپنی توجہ تمام حاضرینِ مجلس کی طرف رکھے، صرف چند افراد کو مرکز نگاہ نہ بنائے۔
- مجلس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صلاۃ وسلام سے کرے اور مناسب حال دعا بھی کرے اور اختتام پر بھی یہی طریقہ اختیار کرے۔

(تیسیر، ۱۶۴)

اس موضوع کے بارے میں اہم کتب: • خطیب بغدادی، الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع • حافظ ابن عبدالبر (ف ۴۶۳ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ

الائمة الخمسة

ائمہ خمسہ سے مراد پانچ امام ہیں جنھوں نے کتبِ حدیث مرتب کیں۔ ان میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی شامل ہیں، یعنی امام ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ کے بقیہ مؤلفین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مؤلفین، حدیث کی تخریج کرتے ہوئے ''ائمہ خمسہ'' کی اصطلاح کا ذکر کر کے انہی پانچ ائمہ کی تالیفات مراد لیتے ہیں۔ (التدریب،۱:۱۰۲)

الائمة الستة

ائمہ ستہ سے مراد صحاح ستہ کے چھ مؤلفین ہیں۔ان میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ شامل ہیں۔

سب سے پہلے امام ابن طاہر المقدسی نے امام ابن ماجہ کو ائمہ ستہ میں شامل کیا، ورنہ اس سے پیشتر صرف ائمہ خمسہ کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ (التدریب،۱:۱۰۲)

ابتداء السند

ابتداء سند سے مراد سند کا وہ سرا ہے جہاں سے کوئی محدث اپنی کتاب میں یا اس کے علاوہ کہیں سے سند شروع کرتا ہے، جیسا کہ امام بخاری کہتے ہے:''حدثنا القعنبی''۔ یہ ابتدائے سند ہے۔

الابدال: دیکھیے البدل

الأبناء الرواة عن الآباء (بیٹے کی روایت باپ سے)

تعریف: اس سے مراد یہ ہے کہ کسی سند میں بیٹا اپنے والد سے روایت کرے۔بعض اوقات بیٹا اپنے والد سے اور وہ دادا سے روایت کرتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱-راوی صرف اپنے والد ہی سے روایت کرے، اور یہ طریقہ کثرت سے اسانید میں پایا جاتا ہے۔ اس کی مشہور مثالوں میں سے ابوالعشراء کی روایت اپنے والد سے ہے۔

واضح رہے کہ اس راوی اور اس کے والد کے نام میں کئی اقوال وارد ہیں۔مشہور قول یہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کا نام اسامہ بن مالک ہے۔

۲- راوی اپنے والد سے اور وہ دادا سے روایت کرے، یا بعض اوقات راوی اپنے والد سے، وہ اپنے والد سے، اور پھر وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے۔ مثلاً مشہور سند ہے: عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ۔

عمرو کے دادا محمد ہیں، لیکن علمائے حدیث کی تحقیق یہ ہے کہ جده میں ھاء کی ضمیر شعیب کی طرف لوٹتی ہے، اور جده سے مراد شعیب کے دادا عبداللہؓ بن عمرو مشہور صحابی ہیں۔ عمرو کا نسب اس طرح ہے: عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہؓ بن عمرو بن العاص

اس طرز کی مزید مثالیں یہ ہیں: بهز بن حکیم عن ابیه عن جده اور طلحة بن عن ابیه عن جده (مقدمه، ۵۴۰، جامع التحصیل، ۲۳۸)

فائدہ: سند میں جب باپ یا دادا کا نام صراحۃً مذکور نہ ہو تو ان ناموں کی تحقیق ہو جاتی ہے، نیز یہ تحقیق بھی ہو جاتی ہے کہ "جدہ" سے کون مراد ہے، آیا راوی کا دادا مراد ہے یا اس کے باپ کا دادا۔

اہم تصانیف: ● ابونصر الوائلی السجزی (ف ۴۴۴ھ)، روایة الأبناء عن آبائهم ● ابن ابی خیثمہ (ف ۲۷۹)، جزء من روی عن ابیه عن جده ● حافظ العلائی (ف ۷۶۱)، وشی المعلم فی من روی عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم، یہ کتاب اس موضوع پر سب سے جامع کتاب ہے۔ ● حافظ قاسم بن قطلوبغا (ف ۸۷۹ھ)، من روی عن ابیه عن جده — باسم فیصل الجوابرہ کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

ابن ماجه (۲۰۹-۲۷۳ھ)

صحاح ستہ میں شامل سنن ابن ماجه کے مؤلف۔

نام: ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ الربعی القزوینی۔ ۲۰۹ھ میں ولادت ہوئی، رمضان ۲۷۳ھ میں وفات ہوئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی سفر: اپنے وطن سے حصول علم کے بعد عراق، حجاز، شام، مصر، کوفہ وبصرہ اور دیگر ممالک کا سفر کیا۔ امام مالک کے شاگردوں اور ساتھیوں سے روایت حاصل کی، یہاں تک کہ خود امام محدث بن گئے۔

مشہور اساتذہ: ● ابوبکر بن ابی شیبہ ● محمد بن عبداللہ بن نمیر ● ہشام بن عمار ● محمد بن رمح ● احمد بن الازھر

مشہور تلامذہ: ● محمد بن عیسیٰ الابہری ● ابوالحسین القطان ● سلیمان بن یزید القزوینی ● ابن سیبویہ ● اسحاق بن محمد

تصانیف: ● السنن ● تفسیر القرآن الکریم ● کتاب التاریخ

(الحدیث والمحدثون،۳۶۱،التعریف بکتب الحدیث الستہ،۱۱۲)

الابهام دیکھیے: المبهم

الأتباع دیکھیے: تابع التابعی

اتباع التابعین دیکھیے: تابع التابعی

الاتصال

اس سے مراد سند کا متصل ہونا ہے، یعنی سند کے ہر راوی نے روایت کو اپنے سے اوپر والے راوی سے براہ راست حاصل کیا ہو۔ اگر یہ کیفیت شروع سند سے آخر تک قائم رہے تو وہ سند متصل کہلائے گی۔ (تیسیر،۳۶)

اتفقا علیہ: اتفق علیہ الشیخان دیکھیے: متفق علیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاتہام بالکذب

اس سے مراد ہے کسی راوی پر جھوٹ کا الزام لگانا، تفصیل کے لیے دیکھیے: **المتھم بالکذب**

الأثبات

اثبات جمع ہے ثبت کی، اور اس سے مراد وہ کتاب ہے جس میں کوئی مؤلف اپنی ان روایات کی اسانید بیان کرے جو اس نے اپنے اساتذہ سے روایت کی ہیں اور وہ اسانید صاحب کتاب تک پہنچ جائیں۔

حقیقت میں یہ اثبات طالب علم کی وہ اجازات (اسناد فراغت) ہیں جو اس نے مختلف اساتذہ سے روایت کرنے کے سلسلے میں حاصل کی ہیں۔ یہ اجازات اگر ایک کتاب میں جمع کر دی جائیں تو وہ اثبات کہلاتی ہے۔

اس کے مختلف فوائد میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ معاصر علمائے کرام کے تراجم کا حصول

۲۔ علمائے کرام کے بارے میں ایسی معلومات کا حصول جو کتب تراجم میں نہیں ملتیں۔

۳۔ تحقیق تراث کے سلسلے میں اسانید کا حصول

اس فن کی مشہور کتب: • حافظ ابن حجر العسقلانی، **المجمع المؤسس للمعجم المفھرس** • شیخ ابراہیم بن حسن الکروی (ف ۱۱۰۲ھ)، **الامم لایقاظ الھمم** • شیخ احمد بن محمد النخلی (ف ۱۱۳۰ھ)، **بغیة الطالبین لبیان المشایخ المحققین** • شاہ ولی اللہ دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ)، **الارشاد الی مھمات علم الاسناد** • شیخ عبدالحی الکتانی (ف ۱۳۴۷ھ)، **فھرس الفھارس والاثبات**۔ (معجم، ۵)

أثبت الأسانید: دیکھیے اصح لأسانید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أثبت البلاد فی الحدیث الصحیح

یعنی صحیح حدیث کی روایت کے لیے سب سے صحیح اور یقینی روایت کرنے والے علاقے اور شہر۔

خطیب بغدادی کی رائے میں، احادیث کی روایت میں سب سے صحیح طرق اہل حرمین، مکہ اور مدینہ کے ہیں، کیونکہ ان کے ہاں تدلیس، جھوٹ اور وضع حدیث نادرالوجود ہیں۔ اہل یمن کی روایات بھی اچھی ہیں۔ ان کے طرق صحیح ہیں، لیکن بہت کم ہیں اور ان کی بنیاد اہل حجاز کی روایت پر ہے۔ اہل بصرہ کے ہاں بھی بہت سی واضح اور صحیح روایات ہیں جو دوسروں کے ہاں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح اہل کوفہ کے ہاں کثرت سے روایات موجود ہیں، تاہم ان کی روایات میں قیل وقال کا بہت امکان ہے اور یہ علت سے بہت کم پاک ہیں۔

اہل شام کی اکثر روایات مرسل اور مقطوع ہیں اور ان میں متصل روایات جو ثقہ راویوں سے مروی ہوں، قابل روایت ہیں جن کی اکثریت کا تعلق مواعظ سے ہے۔

(خطیب البغدادی، الجامع، ۲:۲۸۶-۲۸۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی رائے ہے: اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ صحیح روایات میں سب سے پہلے اہل مدینہ کی روایات ہیں، اس کے بعد اہل بصرہ اور پھر اہل شام کی روایات ہیں۔

(قواعد التحدیث، ۸۱)

أثبت الناس

یہ تعدیل کے الفاظ میں سے ایک لفظ ہے جو بلند ترین درجہ رکھتا ہے۔ اس لفظ کو اسی راوی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے حفظ، ضبط اور اتقان میں سب سے برتر ہو۔ تعدیل کے الفاظ میں سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ایسا وصف استعمال کیا جائے جس میں مبالغہ ہو جیسے الیه المنتهی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی التثبت، لاأعرف له نظیراً فی الدنیا ،یاافعل تفضیل کا صیغہ استعمال کیا گیا ہو جیسے اوثق الناس، اضبط الناس، أثبت الناس۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل،۱۵۵)

الأثر

لغت میں کسی چیز کے بقیہ کو اثر کہتے ہیں۔ اصطلاح میں اس کی تعریف دو طرح سے کی گئی ہے۔

۱- حدیث کا مترادف، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب امور

۲- اس کے برعکس، یعنی صحابہ وتابعین کی طرف منسوب اقوال وافعال وغیرہ

یہی سبب ہے کہ جو شخص آثار صحابہؓ کے علم میں مشغول رہتا ہے، اسے اثری کہا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''اثر'' صحابہ اور تابعین کے اقوال کے ساتھ، ''حدیث'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے ساتھ اور ''خبر'' تاریخی واقعات کے ساتھ مخصوص ہے۔

(منہج النقد،۲۸)

أثناء السند

اس سے مراد سند کا درمیان ہے، یعنی اس کے دونوں سروں (یعنی ابتداء اور انتہاء) کے درمیان کسی راوی کا ذکر کیا جائے تو اثناء سند کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

الإجازة

یہ روایت حدیث کی اجازت دینے کا ایک طریقہ ہے، جس میں مذکورہ طریقوں میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی طریقے کے ذریعے راوی کو حدیث روایت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(الف) اس سے مراد روایت حدیث کی اجازت دینا ہے، خواہ زبانی ہو یا لکھ کر۔

(ب) اس کی صورت یوں ہے کہ شیخ اپنے کسی طالب علم سے کہے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم مجھ سے صحیح بخاری روایت کر سکتے ہو۔

انواع: اجازۃ کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سے پانچ اہم انواع درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ کسی متعین کتاب کی اجازت کسی متعین طالب علم کو دے، مثال کے طور پر کہے کہ تمہیں اجازت ہے کہ صحیح بخاری روایت کر سکتے ہو۔

۲۔ شیخ کسی متعین طالب علم کو غیر متعین کتب کی اجازت دے، مثلاً یوں کہے کہ میں تمہیں اپنی سنی ہوئی تمام روایات کو بیان کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

۳۔ شیخ غیر متعین کتابوں کی عمومی اجازت دے، مثلاً یہ کہے کہ میں اپنے اہل زمانہ کو اپنی سنی ہوئی تمام روایات کو بیان کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

۴۔ شیخ کسی مجہول کتاب کی، یا کسی مجہول فرد کو اجازت دے، مثلاً یہ کہے کہ میں تمہیں کتاب سنن کی اجازت دیتا ہوں (جبکہ وہ سنن کی کئی کتابوں کی روایت رکھتا ہو)، یا یہ کہے کہ میں خالد دمشقی کو اجازت دیتا ہوں (جبکہ اس نام کے کئی افراد ہوں اور ان میں امتیاز نہ کیا جا سکتا ہو)۔

۵۔ معدوم کو اجازت دی جائے، مثلاً شیخ یہ کہے کہ میں فلاں کو اور اس کی ہونے والی اولاد کو اجازت دیتا ہوں۔

ان مذکورہ انواع میں سے پہلی قسم کی روایت جائز اور اس پر عمل صحیح ہے، جبکہ بقیہ اقسام کے جواز کے بارے میں علماء میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

(مقدمہ، ۳۳۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأجزاء

جزء کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ کتابچہ ہے جس میں کسی ایک راوی کی احادیث جمع کر دی گئی ہوں، جیسے جزء حدیث ابی بکر وجزء حدیث مالک، یا کسی خاص حدیث کی اسانید پر بحث کی گئی ہو، جیسے حافظ ابن رجب کی اختیار الاولی فی حدیث اختصام الملأ الأعلی، یا کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں، جیسے امام بخاری کی جزء القراءۃ خلف الامام اور جزء رفع الیدین فی الصلاۃ، نیز مروزی کا جزء قیام اللیل، یا احادیث سے متعلق فوائد جمع کیے گئے ہوں، جیسے الوحدانیات، الثنائیات، امام مسلم کی کتاب الوحدان اسی قسم میں شامل ہے۔ (معجم،۱۴)

اجود الاسانید دیکھیے :اصح الأسانید

احادیث الأحکام (فقه الحدیث)

احادیث الأحکام سے مراد وہ احادیث ہیں جن کا تعلق عبادات اور معاملات سے ہے، یعنی وہ احادیث جن کا تعلق مکلّف کے عمل سے ہے۔ صرف انہی احادیث کو جمع کرنے کے لیے فقہی ابواب کی ترتیب پر مختلف کتب لکھی گئی ہیں۔ ان میں مشہور کتابیں یہ ہیں: ● عبدالغنی المقدسی (ف ۶۰۰ھ)، عمدۃ الاحکام فی معالم الحلال والحرام عن خیر الانام ● ابن دقیق العید (ف۷۰۲ھ)، الالمام بأحادیث الأحکام ● عبدالسلام بن عبداللہ ابن تیمیہ، المنتقیٰ فی الاحکام، جس کی شرح امام شوکانیؒ نے نیل الاوطار کے نام سے کی ہے۔ ● حافظ ابن حجر العسقلانی، بلوغ المرام من احادیث الاحکام، جس کی شرح امام صنعانی نے سبل السلام کے نام سے کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأحادیث المنتقدة علی الصحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اعتراض شدہ احادیث)

اس سے مراد صحیحین کی وہ احادیث ہیں جن پر امام دارقطنی نے اپنی کتاب (الالزامات والتتبع) میں اعتراضات کیے ہیں۔ امام دارقطنی نے دوسودس (۲۱۰) احادیث پر تنقید کی ہے۔ ان میں سے اسی (۸۰) سے کم صحیح بخاری میں ہیں، بتیس (۳۲) احادیث دونوں کتابوں میں اور باقی احادیث صحیح مسلم میں پائی جاتی ہیں۔

صحیح بخاری کی احادیث پر اعتراضات کا تفصیلی جائزہ، حافظ ابن حجر نے اپنی مشہور کتاب فتح الباری کے مقدمہ ھدی الساری میں لیا ہے اور ان کا شافی جواب دیا ہے۔

صحیح مسلم کی احادیث کے بارے امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح اور ڈاکٹر ربیع ہادی نے اپنے تحقیقی مقالے (بین الامامین مسلم و دارقطنی) میں تمام اعتراضات کا جائزہ لے کر ان کا جواب دیا ہے۔

ان اعتراضات کے مفصل اور مدلل جواب کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحیحین کی تمام احادیث بالکل صحیح ہیں، اور ان میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

(معجم، ۱۶)

الاحتجاج

احتجاج سے مراد کسی چیز کو حجت یا دلیل ماننا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث قابل احتجاج ہے، یا یحتج به تو اس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ اس حدیث میں صحت کی تمام شرائط موجود ہیں، لہٰذا یہ حدیث قابل حجت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأحرف: رواہ فلان بھذہ الأحرف

احرف جمع ہے حرف کی، اور یہ اصطلاح اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب راوی کے بارے میں یہ بتانا مقصود ہو کہ اس نے یہ روایت انہی الفاظ میں بیان کی ہے جن میں اس نے سنی تھی، اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی، یا روایت بالمعنیٰ نہیں ہے۔

أحسن شيء في الباب كذا دیکھیے أصح شي في الباب كذا

احوال الرواۃ (راویانِ حدیث کے حالات زندگی)

اس سے مراد راوی کے بارے میں معلومات جمع کرنا ہے۔ یہ معلومات مختلف علوم اور طریقوں سے جمع کی جاسکتی ہیں:

۱- راوی کا نام، نسب، کنیت اور لقب

۲- راوی کی روایت قبول کرنے یا رد کرنے کے احکام

۳- جرح وتعدیل کے حوالے سے راوی کی قبولیت یا عدم قبولیت

۴- صحابہ کرام کے حالات زندگی

۵- ثقہ اور ضعیف راوی

۶- ذہنی اختلاط کا شکار ہونے والے راوی

۷- مجہول راوی

۸- مدلس راوی

ان احوال کے بارے میں مفصل اندراجات متعلقہ مقام پر ملاحظہ کیجیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا خبار

اخبار سے مراد ہے کسی کو خبر دینا، اطلاع کرنا۔ اصول حدیث میں جب کوئی روایت أخبرنا یا أخبرني کے صیغے سے بیان کی جائے تو وہ إخبار کہلاتی ہے۔

الأخبار ، الأخباری دیکھیے: خبر

اخبرنا، اخبرني

اخبرنا ، یعنی اس نے ہمیں خبر دی۔ یہ عبارت حدیث کے بیان، یعنی روایت کرنے میں استعمال کی جاتی ہے، جبکہ راوی نے وہ حدیث اپنے شیخ سے سنی اور اس کے ساتھ دیگر لوگ بھی ہوں۔ کتبِ حدیث میں بغرض اختصار اس لفظ کو ''نا'' لکھا جاتا ہے۔

اخبرني ، یعنی اس نے مجھے خبر دی۔ یہ عبارت بیان حدیث کے دوران میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے، جب راوی اپنے شیخ سے اکیلا روایت کر رہا ہو۔ دوسروں کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بھی، اور ''عرض'' کرتے ہوئے بھی استعمال کرنا جائز ہے۔

(معجم، ۱۸، نیز دیکھیے: صیغ الاداء)

اختصار الحدیث

اختصار حدیث سے مراد یہ ہے کہ حدیث کی روایت میں، متن حدیث سے کچھ حذف کر کے اسے مختصر کر دیا جائے۔

حافظ ابن حجر کی رائے میں ایک عالم، حدیث میں سے وہ بات حذف نہیں کر سکتا جس کا تعلق مذکورہ امر سے ہو، بخلاف ایک جاہل کے، جو ہو سکتا ہے کہ ایسی چیز حذف کر دے جس کا تعلق مذکور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہو۔ اگر حذف کرنا مقصود ہو تو وہی بات حذف کی جا سکتی ہے جس کے حذف کرنے سے نہ معنی بدلتا ہو اور نہ حکم، یعنی مذکور اور محذوف دو مختلف خبریں ہوں یا مذکور محذوف پر دلالت کرتا ہو۔ مثلاً حدیث ہے لا یباع الذهب بالذهب الا سواء بسواء۔ اس حدیث میں سے استثناء (الا سواء بسواء) حذف نہیں کیا جا سکتا، اس طرح حدیث لا تباع الثمرة حتی تزهی میں سے (حتی تزهی) حذف نہیں کیا جا سکتا۔ (شرح نخبة الفکر، ۹۴)

الاختلاط

اختلاط سے مراد حافظے کا خراب ہو جانا اور عقل میں فتور آ جانا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ راوی حدیث کی عقل میں کمزوری آ جائے، حافظہ خراب ہو جائے اور روایات کو صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکے۔ اختلاط کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں: ● بڑھاپا ● نابینا پن ● کسی حادثے کی بنا پر حافظے کا متاثر ہونا، جیسے کتابوں کا جل جانا، بیٹے کی وفات، مالی نقصان وغیرہ۔

اس قسم کے راوی (مختلط) کی روایت کا حکم یہ ہے کہ اختلاط سے پہلے کی روایات قبول کی جائیں گی اور اختلاط کے بعد کی روایات قبول نہیں کی جائیں گی، اور جن روایات کے بارے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس دور کی ہیں، وہ بھی قبول نہیں کی جائیں گی۔

اس صنف کے بارے میں حازمی (ف ۵۸۴ھ) اور علائی (ف ۷۶۱ھ) کی تصنیفات ہیں۔ ان کے علاوہ حافظ ابراہیم بن محمد سبط ابن العجمی (ف ۸۴۱) کی کتاب الاغتباط بمن رمی بالاختلاط اور حافظ ابن الکیال (ف ۹۳۹ھ) کی کتاب الکواکب النیرات فی معرفة من اختلط من الرواة الثقات بھی مشہور ہیں۔ آخر الذکر کتاب ڈاکٹر عبدالقیوم عبدرب النبی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ (مقدمہ، ۲۶۰، معجم، ۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخذ الاجرة علی التحدیث (روایتِ حدیث پر اجرت لینا)

روایت حدیث پر اجرت لینے کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے کہ روایت پر اجرت لی جا سکتی ہے یا نہیں؟ ابو اسحاق الشیرازی نے جواز کا فتویٰ دیا تھا، کیونکہ محدثین کرام کے لیے عموماً مشکل ہو جاتا تھا کہ وہ کسی اور ذریعے سے اپنے اور اپنے بچوں کے لیے روزی کما سکیں۔

(مقدمہ، ۳۰۵)

الاخذ و التحمل دیکھیے: تحمل الحدیث

الإخراج دیکھیے: تخریج الحدیث

أخرج عنه، أخرج له، أخرجه

أخرج عنه: یہ صیغہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی راوی کے ذریعے سے روایت کے بارے میں بتانا مقصود ہو، مثلاً اخرج مسلم عن عبداللہ بن عمر

أخرج له: یہ صیغہ کسی راوی کا کسی خاص کتاب میں روایت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً أخرج ابن حبان لابن عمر

أخرجه: یہ صیغہ کسی روایت یا حدیث کا ماخذ بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً أخرجه مسلم اور اسی طرح رواه مسلم، رواه البخاری وغیرہ۔

اختلاف الحدیث دیکھیے: مختلف الحدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإخوة والأخوات (بھائی اور بہن راوی)

اس سے مراد بھائیوں اور بہنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے۔اس سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کسی راوی کی ولدیت میں محض نام کا اشتراک دیکھ کر دوراویوں کے متعلق بھائی یا بہن ہونے کا وہم نہ ہو،مثلاً عبداللہ بن دینار اور عمرو بن دینار، یہ دونوں آپس میں بھائی نہیں ہیں، دونوں راویوں کے والد کا نام اتفاقی طور پر ایک ہے۔

اسی طرح صحابہ میں دو بھائیوں کی مثالیں یہ ہیں: عبداللہ بن مسعود اور عتبہ بن مسعود، زید بن ثابت اور یزید بن ثابت، عمرو بن العاص اور ہشام بن العاص۔

تین بھائیوں کی مثال علی وعقیل وجعفر رضی اللہ عنہم ہے۔ یہ تینوں ابوطالب کے فرزند ہیں۔

اس طرح تابعین میں عمرو، عمر اور شعیب تینوں شعیب بن محمد کے بیٹے ہیں اور عمرو بن شرحبیل اور ارقم بن شرحبیل، امام سیوطی نے نو بھائیوں تک مثالیں جمع کی ہیں۔

تین بھائیوں کی ایک دوسرے سے روایت کا واقعہ ایک نادر مثال ہے: محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں اپنے بھائی یحیٰی سے،اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے تیسرے بھائی انس سے۔

(تیسیر،۱۸۸)

تصانیف: ● ابوالمطرف بن فطیس الاندلسی، **كتاب الاخوة** ● ابوالعباس السراج، **كتاب الاخوة** ● علی بن المدینی، **تسمية من روى عنه من اولاد العشرة**

الأداء

ادائے حدیث سے مراد حدیث کو طالب علم تک پہنچانے کے مختلف طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ ہے۔اس میں شرط یہ ہے کہ وہ کسی ایسے صیغے کے ذریعے سے پہنچے جس سے اس کے تحملِ حدیث کا پتہ چلتا ہو۔اس کا علم یا تو راوی کی یادداشت سے ہوگا یا اس کی کتاب سے ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملے میں محدثین نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے اور وہ راوی کو اس وقت تک روایت کی اجازت نہیں دیتے، جب تک کہ وہ اس روایت کے بارے میں پوری طرح یقین نہ رکھتا ہو۔ (منهج النقد،۲۲۲)،مزید تفصیل کے لیے دیکھیے : الفاظ الأداء

الأدب

حدیث کی اکثر کتابوں میں کتاب الادب، یا کتاب الآداب کے نام سے احادیث جمع کی جاتی ہیں۔ اس تقسیم کے تحت ابواب میں مختلف حقوق اور آداب بیان کیے جاتے ہیں، جن میں خاص طور پر والدین، رشتہ داروں، احباب اور ہمسایوں کے حقوق اور انفرادی واجتماعی اخلاق کے بارے میں احادیث شامل کی جاتی ہیں۔

صحاح ستہ میں یہ باب، سنن النسائی کے علاوہ، تمام کتب میں موجود ہے۔ امام نسائی نے سنن کبریٰ میں آداب الاکل کے نام سے مستقل باب باندھا ہے، جبکہ بقیہ کتب میں کھانے، پینے، لباس اور استئذان کے بارے میں مستقل ابواب قائم کیے گئے ہیں۔

الإدراج دیکھیے :المدرج

الأربعه دیکھیے :السنن الأربعه

الأربعون، الأربعينيات

الاربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث، یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصنیفات کا اصل سبب وہ احادیث ہیں جن میں اس طرح چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی فضیلت والی تمام احادیث ضعیف، بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ (المقاصد الحسنہ، ۴۱۱)

اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولیں کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (ف ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (ف ۴۳۰ھ) اور حافظ ابوبکر آجری (ف ۳۶۰ھ) نے بھی اربعین تحریر کی ہیں۔ (معجم، ۲۷)

أرجح الأسانيد دیکھیے: أصح الأسانيد

الإرسال دیکھیے: المرسل

أرسله فلان

اس عبارت سے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اس حدیث میں ارسال کا مرتکب کون ہے، مثلاً ارسله الزهری ۔ اس مثال میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس میں راوی کو حذف کرنے والا شخص زہری ہے۔

إرو هذا عني

یہ عبارت محدث اس وقت استعمال کرتا ہے جب کسی طالب علم کو اجازت حدیث دی جائے، اور خصوصاً مناولہ کی صورت میں یہ الفاظ کہے جا سکتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أسباب الجرح

راوی کی روایت جن اسباب کی بنا پر رد کر دی جاتی ہے، وہ اسبابِ جرح کہلاتے ہیں۔ ان اسباب میں سے اہم یہ ہیں:

۱- بدعت: اس سے مراد وہ اعمال ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایجاد کیے گئے ہوں۔

۲- جہالتِ راوی: اس سے مراد وہ مجہول شخص ہے جو طلب علم کے حوالے سے معروف نہ ہو اور نہ علماء ہی اسے جانتے ہوں، یا وہ راوی جس کی روایت صرف ایک راوی سے منقول ہو۔

۳- جھوٹ: ایسے کذاب افراد جو حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کے مرتکب ہوں۔

۴- اتہام بالکذب: جھوٹ کی تہمت کا کسی شخص پر ہونا

۵- تدلیس

۶- غفلت

۷- کثرت اوہام

۸- روایت کرنے میں تساہل

۹- اختلاط

۱۰- فسق و فجور

۱۱- سوءِ حفظ

۱۲- نفسانی خواہشات (الجرح والتعدیل، ۱۰۸-۱۲۵)

أسباب الحديث دیکھیے: اسباب ورود الحدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أسباب ورود الحديث

اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ان اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی ہے۔ ان اسباب میں کوئی سوال، واقعہ یا حادثہ ہو سکتا ہے جس کی بناء پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یہ علم، علوم القرآن میں اسباب نزول کے علم کی مانند ہے۔

اقسام:

۱- وہ سبب جو حدیث ہی میں مذکور ہو، مثلاً ''حدیث جبریل'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا سبب حضرت جبریل کا آنا اور سوال کرنا تھا۔

۲- وہ سبب جو حدیث میں مذکور نہیں ہوتا، لیکن حدیث کی بعض روایات میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے اسباب خصوصی تحقیق کے مستحق ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے سے حدیث سے مسائل معلوم کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر حدیث **انما الاعمال بالنیات** میں آپ کا ارشاد **أو امرأة ینکحها** کا سبب وہ روایت ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک شخص نے اس لیے مدینہ ہجرت کی تھی کہ وہ اُم قیس نامی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔

(محاسن الاصطلاح، ۶۹۸، معجم، ۱۷۹)

تصانیف: اسباب ورود الحدیث کے بارے میں سب سے اہم کتاب ابن حمزۃ الحسینی (ف ۱۱۲۰ھ) کی **البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف** ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اس فن کی چند مزید کتابیں بھی ہیں: ● ابو حفص العکبری ابن مسلم الفقیہ (ف ۳۸۷ھ) کی کتاب ● حامد بن کوتاہ الجوباری کی تالیف ● سیوطی کی **أسباب ورود الحدیث او اللمع فی اسباب الحدیث** (مطبوعہ بتحقیق یحیٰی اسماعیل احمد، بیروت ۱۴۰۴ھ۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب الوضع

وضع حدیث کے مختلف اسباب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- دین میں فساد کے قصد سے، جیسے زنادقہ اور ملحدین نے کوششیں کیں۔

۲- اپنے مذہب کی تائید اور اسے تقویت دینے کے لیے جیسے روافض اور مبتدعہ نے کوشش کی۔

۳- مالی منفعت حاصل کرنے کے لیے، جیسے بعض لوگوں نے اسے وسیلۂ رزق سمجھا اور اسے کمائی کا ذریعہ بنالیا۔

۴- تقرب الی اللہ کی نیت سے، جیسے بعض زاہد و عابد لوگوں نے اس نیت سے احادیث وضع کیں۔

۵- قومی، صوبائی، قبائلی حمیت یا کسی زبان یا جنس کے لیے تعصب پیدا کرنے کے لیے۔

۶- ذاتی اغراض کے لیے۔ **(معجم، ۴۸۵، تیسیر ۸۲)**

الاستخراج دیکھیے: مستخرج

الاستدراک دیکھیے: مستدرک

الاسرائیلیات

اسرائیلیات سے مراد بنی اسرائیل کی طرف منسوب روایات ہیں۔ یہ جمع ہے اسرائیلیہ کی اور بنی اسرائیل کی طرف منسوب ہے۔ بنی اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

وہ تمام روایات جو یہودیوں کی ثقافت اور علوم کے ذریعے ہماری دینی کتب میں آ گئی ہیں، وہ اسرائیلیات کہلاتی ہیں۔ عموماً یہ روایات اخلاق، وعظ وارشاد، تہذیب نفس اور زہد و تقوی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا ذکر خطرے سے خالی نہیں ہے، کیونکہ پڑھنے والا فوراً ان کی طرف متوجہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔اس قسم کی روایات اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہوں تو وہ موضوعات میں شمار کی جائیں گی، جن کا ذکر کرنا حرام ہے۔

اسرائیلی روایات کی اقسام یہ ہیں:

۱- وہ روایات جن کی تصدیق قرآن یا حدیث سے ہوگئی ہو، ان روایات کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم اس صورت میں اصل مصدر قرآن وسنت ہی ہوں گے، البتہ یہ روایات بطور استشہاد پیش کی جاسکتی ہیں۔

۲- وہ روایات جن کی تکذیب قرآن وحدیث کے ذریعے ہوچکی ہے۔ان روایات کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

۳- وہ روایات جن کی تکذیب یا تصدیق نہیں ہوسکی۔ایسی روایات کی تصدیق بھی نہیں کی جاسکتی۔ ہوسکتا ہے کہ وہ باطل ہوں اور ہم تصدیق کردیں۔ان کی تکذیب اس لیے نہیں کرسکتے، مبادا وہ صحیح ہوں۔اس لیے ارشاد نبوی ہے: **لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم ، وقولوا آمنا بالله ، وما أنزل الينا وماأنزل اليكم** —(**صحيح بخاری ،كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، كتاب التفسير**)۔اس معاملے میں بہتر یہ ہے کہ اسرائیلیات سے اجتناب کیا جائے اور صرف صحیح اور حسن مرفوع احادیث پر انحصار کیا جائے۔تفصیل کے لیے دیکھیے: **الاسرائيليات والموضوعات في كتب التفسير**،۱۷

الاستشهاد

یعنی کسی روایت کے لیے شاہد تلاش کرنا، اور شاہد سے مراد وہ حدیث ہے جس کے راویوں کی کسی حدیث فرد کے راویوں کے ساتھ صرف معنیً حدیث میں مطابقت حاصل ہو، اس کو روایت کرنے والا صحابی خواہ ایک ہو یا مختلف۔

استشہاد کے فوائد یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- کسی حدیث کے بارے میں صحابہ کا تواتر ثابت کرنا۔

۲- متن میں کوئی اضافہ ثابت کرنا۔

۳- اگر کسی سند میں معمولی ضعف ہو تو اسے تقویت دینا، لیکن اگر ضعف شدید ہو تو اس حدیث کو شاہد نہیں بنایا جا سکتا۔

۴- متن کا کوئی ابہام زائل کرنا۔

۵- متن کا کوئی وقت یا جگہ بیان کرنا۔ (معجم، ۲۰۰)

الاستفاضة دیکھیے: مستفیض

الاستقراء

استقراء سے مراد تلاش کرنا، جمع کرنا اور تتبع کرنا ہے۔ محدثین کرام استقراء سے اس وقت کام لیتے ہیں جب کسی راوی کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کی طرف سے انہیں کوئی مدد نہیں ملتی۔ اس صورت میں وہ اس راوی کی روایات کو دوسروں کی روایت پر پرکھ کر اس کے بارے میں اندازہ لگاتے ہیں۔ اگر وہ ان کے مطابق ہیں تو اس کے عادل ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور اگر اس کی اکثر روایات دوسروں کی روایات سے مختلف ہیں تو اس کے ضعیف ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔

اکثر اولیں ناقدینِ کرام نے اپنے احکام کی بنیاد استقراء کو بنایا ہے۔ متاخرین میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر کے احکام کا ذریعہ یہی بنیاد ہے۔

(معجم، ۳۰)

الاستملاء

الاستملاء سے مراد محدث کی روایات کی املاء کو تلامذہ تک پہنچانا ہے۔ اس غرض کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین بعض افراد کو مقرر کرتے تھے جو محدث کی آواز کو سننے والوں تک پہنچاتے تھے، انہیں مستملی کہا جاتا تھا۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ''امالی'')

الاستنباط . استنباط الأحکام

احادیث سے فقہی مسائل اور احکام اخذ کرنے کے عمل کو استنباط کہا جاتا ہے۔

الاسد

علم جرح وتعدیل میں یہ لفظ توثیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اس کا استعمال بہت قلیل ہے۔ حافظ عثمان بن ابی شیبہ اپنے ایک استاذ کا ذکر اس وصف سے کرتے تھے: حدثنا الاسد ۔ جب ان سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ ''الفضل بن دکین'' ہیں۔ (تاریخ بغداد ۱۲: ۳۵۴، تهذیب التهذیب ۸: ۲۷۳)

أسماء رجال الکتب الستة (کتب ستہ کے راویوں کے حالات زندگی)

محدثین کرام نے صحاح ستہ کے راویوں کو خصوصی اہمیت دی ہے، اس لیے بہت سے مصنفین نے ان راویوں کے حالات زندگی مستقل کتابوں میں جمع کر دیے ہیں۔ زمانے کے تسلسل کے لحاظ سے ان کی تفصیل یہ ہے:

۱- حافظ ابوالقاسم ابن عساکر (ف ۵۷۱ھ)، المعجم المشتمل علی ذکر أسماء شیوخ الأئمة النبل ـــ اس کتاب میں ائمہ ستہ کے شیوخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۲- حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (ف ۶۰۰ھ)، الکمال فی اسماء الرجال ـــ اس کتاب میں مصنف نے صحابہ اور تابعین سے لے کر ائمہ ستہ کے شیوخ تک سب کا تذکرہ کیا ہے۔

۳- حافظ جمال الدین المزی (ف ۷۴۲ھ)، تهذیب الکمال فی اسماء الرجال ـــ یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الکمال کا صرف خلاصہ ہی نہیں ہے، بلکہ اس کی تکمیل، ترتیب اور اضافے پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے صحاح ستہ کے راویوں کے ساتھ ان ائمہ کی دیگر کتب کے راویوں کو بھی شامل کر لیا ہے۔

۴- حافظ ذہبی (۷۴۸ھ)، تذهيب تهذيب الكمال

۵- حافظ ذہبی، الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة

۶- حافظ ذہبی، المجرد من تهذيب الكمال ـــــ اس کتاب میں کتب ستہ کے رجال کو دس طبقات میں تقسیم کر کے بیان کیا گیا ہے۔

۷- حافظ ذہبی، المقتضب من تهذيب الكمال

۸- حافظ اندرشی (ف ۷۵۰ھ)، اختصار تهذيب الكمال

۹- حافظ علاء الدین مغلطائی (ف ۷۶۲ھ)، اكمال تهذيب الكمال في اسماء الرجال

۱۰- حافظ علاء الدین مغلطائی، اوهام تهذيب الكمال

۱۱- حافظ شمس الدین الحسینی (ف ۷۷۵ھ)، التذكرة في رجال العشرة ـــــ اس کتاب میں مؤلف نے تهذيب الكمال کے اختصار کے ساتھ ساتھ ان راویوں کا تذکرہ حذف کر دیا ہے جو کتب ستہ میں سے نہیں ہیں اور چار کتابوں کے رجال کا اضافہ کر دیا ہے جو یہ ہیں: موطا مالک، مسند احمد، مسند الشافعي اور مسند ابي حنيفه للحارثي

۱۲- حافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ)، التكميل في الجرح والتعديل ومعرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل ـــــ اس کتاب میں مزی کی تهذيب الكمال اور ذہبی کی ميزان الاعتدال کو جمع کیا گیا ہے۔

۱۳- ابن بردس بعلبکی (ف ۷۸۶ھ)، بغية الاريب في اختصار التهذيب

۱۴- ابن الملقن (ف ۸۰۴ھ)، اكمال تهذيب الكمال في اسماء الرجال ـــــ اس کتاب کے مؤلف نے تهذيب الكمال کے اختصار کے ساتھ ان چھ کتابوں کے رجال کا تذکرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا ہے۔مسند احمد ،صحیح ابن خزیمه ،صحیح ابن حبان ،مستدرک حاکم ،سنن دارقطنی اورسنن بیهقی۔

۱۵-عمادالدین الحنبلی (ف۸۰۴ھ)،منتخب تهذیب الکمال

۱۶-احمد بن عمر الجوهری (ف۸۰۹ھ)،الأحادیث العوالی من التهذیب

۱۷-حافظ سبط ابن العجمی (ف۸۴۱ھ)،نهایة السؤل فی روایة الستة الأصول

۱۸-ابن قاضی شهبہ (ف۸۵۱ھ)،اختصار تهذیب الکمال

۱۹-حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ)،تهذیب تهذیب الکمال —— یہ کتاب تهذیب التهذیب کے نام سے مشہور ہے۔اس کتاب میں مؤلف نے تهذیب الکمال کو ایک تہائی تک مختصر کرنے کے ساتھ استدراک بھی کیا ہے،اور حافظ ذہبی اور حافظ مغلطائی کی کتابوں سے استفادہ بھی کیا ہے۔

۲۰-حافظ ابن حجر، تقریب التهذیب —— اس کتاب میں مؤلف نے راوی کا صرف نام،کنیت، لقب،طبقہ،تاریخ وفات،اس کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کا جامع قول اور رمز جس سے یہ معلوم ہوا ہے،اس کی حدیث کن کتابوں میں ہے،بیان کیے ہیں۔

۲۱-تقی الدین ابن فہد (ف۸۷۱ھ)،نهایة التقریب وتکمیل التهذیب بالتذهیب

۲۲-حافظ صفی الدین الخزرجی الانصاری (ف۹۲۳ھ)،خلاصة تذهیب تهذیب الکمال —— یہ کتاب تقریب التهذیب پر کئی امور میں فوقیت رکھتی ہے،جس میں ہر راوی کے اہم شیوخ اور تلامذہ کا ذکر،راوی کے بارے میں الفاظ جرح وتعدیل کا ذکر،راوی کی روایت کردہ احادیث کی تعداد اور بعض اہم معلومات ملتی ہیں جن کے ذریعے سے راوی کے طبقے کا تعین کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

(بشار عواد معروف،مقدمة تهذیب الکمال،۵۱-۷۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسماء المفردة (منفرد اسماء وصفات کے حامل راوی)

اس سے مراد ان صحابہ یا دیگر علماء ائمہ حدیث کے اسمائے گرامی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے جن کے ناموں، کنیتوں یا القاب میں کوئی خاص انفرادیت ہو، اور کوئی دوسرا شخص اس نام میں شریک نہ ہو، اور عموماً یہ تفردات ایسے نادر اسماء پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا تلفظ قدرے مشکل ہوتا ہے۔

فائدہ: اس معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ طالب علم ناموں میں کسی قسم کی تصحیف اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے۔ الاسماء المفردۃ کی چند مثالیں یہ ہیں۔

۱- اسماء: صحابہ میں احمد بن عجیان بروزن سفیان یا علیان، اور سندر بروزن جعفر۔ غیر صحابہ میں اوسط بن عمرو، ضریب بن نقیر بن سمیر۔

۲- کنیتیں: صحابہ میں ابو الحمراء مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کا نام ہلال بن الحارث ہے۔ غیر صحابہ میں ابو العبیدین، جن کا نام معاویہ بن سبرہ ہے۔

۳- القاب: صحابہ میں سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مہران ہے۔ غیر صحابہ میں مندل، ان کا نام عمرو بن علی الغزی الکوفی ہے۔

اس موضوع پر ایک اہم تصنیف حافظ احمد بن ہارون البردیجی کی کتاب **الاسماء المنفردة** ہے۔ **(مقدمہ ۵۶۲، تیسیر ۲۰۰)**

الاسماع دیکھیے: السماع

الاسناد

اس کے دو معنی ہیں۔ (الف) مصدری معنی، یعنی حدیث کو اس کے بیان کرنے والے کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سند کے ساتھ منسوب کرنا، (ب) رجال حدیث اور راویوں کا تسلسل، یعنی متن تک پہنچنے کا ذریعہ۔

اس اعتبار سے سند اور اسناد دونوں ایک دوسرے کے مترادف ہوتے ہیں۔

(تیسیر، ۲۱)

أصح شي في الباب كذا

اس عبارت سے مراد ہے: ''اس باب میں صحیح ترین حدیث یہ ہے''۔ حقیقت میں اس عبارت سے حدیث کی صحت بتانا مقصود نہیں ہے، بلکہ یہ بتانا ہے کہ اس باب میں یہ روایت سب سے بہتر ہے، خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو، یعنی اس سے مراد وہ روایت ہے جو راجح ترین یا ضعف کے حوالے سے سب سے کم ضعیف ہے۔

(معجم، ۳۹)

أصح الاحاديث

یعنی تمام احادیث میں صحیح ترین حدیث۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زیر بحث حدیث دیگر تمام احادیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے اور صحت کی تمام شرائط کی حامل ہے۔

أصح الاسانيد

اصح الاسانید سے مراد وہ اسانید ہیں جو اپنے راویوں کے رتبے کے لحاظ سے برتر ہیں۔ امام حاکم نے اپنی کتاب **معرفة علوم الحديث** میں مندرجہ ذیل اسانید کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ امام بخاری کے نزدیک صحیح ترین سند یہ ہے: **مالک عن نافع عن ابن عمر**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲-حضرت ابوہریرہ کی صحیح ترین سند یہ ہے: ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة

۳-ابوبکر بن ابی شیبہ کے نزدیک صحیح ترین سند ہے: الزهری عن علی بن الحسين عن ابيه عن علی

۴-عمرو بن علی کے نزدیک: محمد بن سيرين عن عبيده عن علی

۵-سلیمان بن داؤد کے نزدیک: یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هريرة

۶-اسحاق بن ابراہیم الحنظلی کے نزدیک: الزهری عن سالم عن ابيه

۷-علی بن المدینی کی رائے میں صحیح ترین سند ہے: ابن عون عن محمد عن عبيدة عن علی

۸-احمد بن حنبل کی رائے میں صحیح ترین سند یہ ہے: الزهری عن سالم عن ابيه

۹-یحییٰ بن معین کی رائے میں صحیح ترین سند: الاعمش عن ابراهيم عن علقمه عن عبدالله بن مسعود

یہ آراء ان اہل علم کے اجتہاد کے مطابق ہیں، اس لیے کسی ایک سند کو صحیح ترین قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بعض محدثین نے صحابہ کرام کی نسبت سے صحیح ترین اسانید بیان کی ہیں مثلاً:

۱-اہل بیت کی صحیح ترین سند: جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن علی

۲-حضرت ابوبکر کی سند: اسماعيل بن ابی خالد عن قيس بن ابی حازم عن ابی بكر الصديق

۳-حضرت عمر کی سند: الزهری عن سالم عن ابيه عن جده

۴-حضرت ابوہریرۃ کی سند: الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة

۵-حضرت عبداللہ بن عمر کی سند: مالک عن نافع عن ابن عمر

۶-حضرت عائشہ کی سند: (الف) عبيدالله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن القاسم بن محمد بن ابی بكر عن عائشه (ب) محمد بن مسلم الزهری عن عروة عن عائشه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷-حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی سند: سفیان الثوری عن منصور بن المعتمر عن ابراهیم النخعی عن علقمة بن قیس عن عبدالله بن مسعود

۸-حضرت انس بن مالک کی سند: الزهری عن انس

۹-اہل مکہ کی سند: سفیان بن عینیة عن عمرو بن دینار عن جابر

۱۰-اہل یمن کی سند: معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة

۱۱-اہل مصر کی سند: اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر الجهنی

۱۲-اہل شام کی سند: عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی عن حسان بن عطیة عن الصحابة

۱۳-اہل خراسان کی سند: الحسین بن واقد عن عبدالله بن بریده عن ابیه

اس کے علاوہ اہل علم نے جس سند کو سلسلۂ ذہب کہا ہے، وہ یہ ہے: احمد عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر ـ اس سند میں تین جلیل القدر ائمہ کرام ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں، اور یہی سند صحیح ترین سند ہو سکتی ہے۔

أصح الاسانید کو أثبت الاسانید ، أجود الاسانید اور أرجح الاسانید بھی کہا جاتا ہے۔ (معجم، ۳٦)

أصح الکتب

اصح الکتب سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جن میں صحیح حدیث کی تمام شروط کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف صحیح احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو یہ درجہ دیا جاتا ہے۔

الأصحاب دیکھیے: صحابی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أصحاب الألف

وہ صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد ایک ہزار سے زائد اور دو ہزار سے کم ہے۔ ابن حزم (ف ۴۵٦ھ) کے قول کے مطابق اصحاب الالف یہ ہیں: ● حضرت عبداللہ بن عباس (تعداد احادیث ۱٦٦۰) ● حضرت جابر بن عبداللہ (تعداد احادیث ۱۵۴۰) ● حضرت ابوسعید الخدری (تعداد احادیث ۱۱۷۰) (اسماء الصحابة الرواة، ۴۰-۴۲)

أصحاب الألوف

وہ صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد ہزاروں میں پہنچتی ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب (اسماء الصحابة الرواة) میں ان صحابہ کا ذکر کیا ہے: ● حضرت ابوہریرۃ (تعداد احادیث ۵۳۷۴) ● حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب (تعداد احادیث ۲٦۳۰) ● حضرت انس بن مالک (تعداد احادیث ۲۲۸٦) ● ام المومنین حضرت عائشۃ (تعداد احادیث ۲۲۱۰)

(اسماء الصحابة الرواة، ۳۷)

أصحاب البدعة دیکھیے: البدعہ

أصحاب الحديث دیکھیے: اهل الحديث

أصحاب السنن الأربعة

یعنی سنن اربعۃ کے مصنفین کرام: ● امام ابوداؤد: سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد السجستانی (ف ۲۷٦ھ)، ● امام ترمذی: ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ السلمی البوغی الترمذی (ف ۲۷۹ھ)، ● امام نسائی: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان الخراسانی (ف ۳۰۳ھ)،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● امام ابن ماجہ: ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ (ف ۲۱ رمضان ۲۷۳ھ)

أصحاب صفه

وہ صحابہ کرام جو مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور آپ ہی ان کے قیام وطعام کی ذمہ داری ادا کرتے تھے۔ مسجد میں ایک چبوترے یعنی صفہ پر قیام کی وجہ سے انہیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں صفہ سے مراد کھلی جگہ بھی ہے۔ انہی حضرات میں سے ایک نمایاں نام حضرت ابو ہریرۃ کا ہے۔

أصحاب العشرات

وہ صحابہ کرام جن کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ۲۰ سے لے کر ۹۹ تک ہے۔ امام ابن حزم ظاہری نے اپنی کتاب (اسماء الصحابة الرواة) میں اس ضمن میں ۸۸ صحابہ کا ذکر کیا ہے جن میں سے کچھ نام یہ ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن اوفیٰ (تعداد احادیث ۹۵)

۲۔ حضرت زید بن خالد (تعداد احادیث ۸۱)

۳۔ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن (تعداد احادیث ۸۱)

۴۔ حضرت کعب بن مالک (تعداد احادیث ۸۰)

۵۔ حضرت بلال بن رباح (تعداد احادیث ۴۴)

۶۔ حضرت زبیر بن العوام (تعداد احادیث ۳۶)

۷۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ (تعداد احادیث ۳۸)

۸۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب (تعداد احادیث ۳۵)

۹۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب (تعداد احادیث ۲۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰-حضرت فضل بن عباس (تعداد احادیث، ۲۴)

۱۱-حضرت صفوان بن عسال (تعداد احادیث، ۲۰)

(اسماء الصحابة الرواة، ٦۴)

أصحاب المائة

وہ صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد دوسو سے کم اور سو یا سو سے زائد ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-حضرت سہل بن سعد (تعداد احادیث، ۱۸۸)

۲-حضرت عبادۃ بن الصامت (تعداد احادیث، ۱۸۱)

۳-حضرت عمران بن الحصین (تعداد احادیث، ۱۸۰)

۴-حضرت ابوالدرداء (تعداد احادیث، ۱۷۹)

۵-حضرت ابوقتادہ (تعداد احادیث، ۱۷۰)

٦-حضرت بریدۃ بن الحصیب (تعداد احادیث، ۱٦۷)

۷-حضرت ابی بن کعب (تعداد احادیث، ۱٦۴)

۸-حضرت معاویۃ بن ابی سفیانؓ (تعداد احادیث، ۱٦۳)

۹-حضرت معاذ بن جبل (تعداد احادیث، ۱۵۵)

۱۰-حضرت عثمان بن عفان (تعداد احادیث، ۱۴٦)

۱۱-حضرت جابر بن سمرۃ (تعداد احادیث، ۱۴٦)

۱۲-حضرت ابوبکر الصدیقؓ (تعداد احادیث، ۱۴۲)

۱۳-حضرت مغیرۃ بن شعبہ (تعداد احادیث، ۱۳٦)

۱۴-حضرت ابوبکرۃ نفیع بن الحارث (تعداد احادیث، ۱۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵-حضرت اسامۃ بن زید (تعداد احادیث،۱۲۸)

۱۶-حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تعداد احادیث،۱۲۸)

۱۷-حضرت سمرۃ بن جندب (تعداد احادیث،۱۲۳)

۱۸-حضرت نعمان بن بشیر (تعداد احادیث،۱۱۴)

۱۹-حضرت ابومسعود الانصاری (تعداد احادیث،۱۰۲)

۲۰-حضرت جریر بن عبداللہ البجلی (تعداد احادیث،۱۰۰)

(اسماء الصحابة الرواة،۵۰-۶۳)

أصحاب المئتين

وہ صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد دوسو اور تین سو کے درمیان ہے۔

۱-حضرت ابوذر غفاری (تعداد احادیث،۲۸۱)

۲-حضرت سعد بن ابی وقاص (تعداد احادیث،۲۷۱)

۳-حضرت ابوامامۃ الباھلی (تعداد احادیث،۲۵۰)

۴-حضرت حذیفۃ بن الیمان (تعداد احادیث،۲۲۰)

(اسماء الصحابة الرواة،۴۷-۴۹)

أصحاب المئين

وہ صحابہ کرام جن کی روایات کی تعداد ہزار اور سو کے درمیان ہے، دوسو روایات والے صحابہ کے لیے ملاحظہ کیجیے: اصحاب المئتین۔

۱-حضرت عبداللہ بن مسعود (تعداد احادیث،۸۴۸)

۲-حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (تعداد احادیث،۷۰۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-حضرت علی بن ابی طالب (تعداد احادیث،۵۳۶)

۴-حضرت عمر بن الخطاب (تعداد احادیث،۵۳۷)

۵-حضرت ام سلمۃ ام المومنین (تعداد احادیث،۳۷۸)

۶-حضرت ابوموسیٰ الاشعری (تعداد احادیث،۳۶۰)

۷-حضرت براء بن عازب (تعداد احادیث،۳۰۵)

(اسماء الصحابة الرواة،۴۲-۴۷)

الاصطلاح، الاصطلاحات الحديثية

کسی مخصوص چیز کی تعریف بیان کرنے کے لیے کسی خاص گروہ کا کسی عبارت پر متفق ہو جانا، اصطلاح کہلاتا ہے۔ ہر علم اور فن کے لیے اس کے علماء نے اس کی اصطلاحات وضع کی ہیں۔

محدثین کرام نے حدیث سے متعلق تمام تعریفات اور اصطلاحات کو مدون کیا ہے، اس علم کو مصطلح حدیث، اصول حدیث یا علوم حدیث کہا جاتا ہے اور اس میں بیان کردہ امور اصطلاحات حدیثیہ کہلاتی ہیں۔

(المعجم الوسيط، مادة صلح،۱:۵۲۲)

الأصل

اصل سے مراد کسی چیز کی بنیاد ہے، یا جہاں سے اس چیز کی ابتداء ہو، اسی لیے اصل السند اسے کہتے ہیں جہاں سے سند کی ابتداء ہو، یعنی صحابی کی طرف سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأصلان

محدثین کرام کے نزدیک اصلان سے مراد حدیث کی دو بنیادی کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔

أصل السند

اصل السند سے مراد سند کی بنیاد ہے، یعنی ابتداء سند، جہاں سے روایت کا سلسلہ شروع ہوا، اور وہ ہے صحابی کی جانب سے۔ اسے اول السند، منشا السند، آخر السند، انتہاء سند، منتہی السند بھی کہتے ہیں۔

اصول حدیث

اصول حدیث سے مراد ان اصول وقواعد کے مجموعے کا علم ہے جن کے ذریعے احادیث کی سند اور متن کو قبول یا مسترد کرنے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ (تیسیر،۲۰)

الاصول الخمسة

اصول خمسہ سے مراد حدیث کی پانچ اہم کتابیں ہیں: • صحیح بخاری • صحیح مسلم • سنن ابی داؤد • سنن الترمذی • سنن النسائی

محدثین کرام کے ہاں یہ پانچ کتابیں الاصول الخمسة کے نام سے اس لیے مشہور ہیں کہ یہ بنیادی کتابیں ہیں جن میں اکثر صحیح اور حسن احادیث آ گئی ہیں۔

(مقدمہ،۱۸۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاضطراب دیکھیے: المضطرب

أضعف الأسانید دیکھیے: أوھی الأسانید

الأطراف

اطراف جمع ہے طرف کی، اور طرف سے مراد حدیث کا ابتدائی ٹکڑا ہے جس کے ذریعے سے بقیہ حدیث معلوم کی جاسکتی ہے۔

یہ تصنیفِ حدیث کا ایک طریقہ ہے جس میں کسی حدیث کا ابتدائی حصہ بیان کرنے کے ساتھ اس کی تمام اسانید مجموعی طور پر یا مخصوص کتب کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں۔ یہ فن اس وقت وجود میں آیا جب چوتھی صدی ہجری کے آخر اور پانچویں صدی ہجری کے شروع میں تمام احادیث کی تدوین مکمل ہوگئی، اور اس کے بعد ان کی تلاش کا مسئلہ پیش آیا۔ اطراف کے حوالے سے متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ چند مشہور کتبِ اطراف یہ ہیں۔

- ابو مسعود دمشقی (ف ۴۰۱ھ)، أطراف الصحیحین
- ابو العباس الأزدی، اطراف الکتب الخمسة
- ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی (ف ۵۰۷ھ)، أطراف الکتب الستة
- حافظ المزی (ف ۷۴۲ھ)، تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف —— اس میں کتب ستہ کے علاوہ مراسیل ابی داؤد، ترمذی کی شمائل اور ان کی علل صغیر اور نسائی کی عمل الیوم واللیله شامل ہیں۔
- حافظ ابن حجر عسقلانی، اتحاف المهرة باطراف العشرة —— اس کتاب میں مؤطا مالک، مسند شافعی، مسند احمد، سنن دارمی، صحیح ابن خزیمه، منتقیٰ ابن الجارود، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مستخرج ابی عوانه، شرح معانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الآثار طحاوی اورسنن دار قطنی شامل ہیں۔ابن خزیمہ کی نامکمل کتاب کی وجہ سے حافظ ابن حجر نے سنن دارقطنی کا اضافہ کر دیا،اور گیارہ کتابوں کا انڈکس مرتب کر دیا۔ یہ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مرکز خدمۃ السنۃ والسیر ۃ کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

(معجم،۴۰)

الاعتبار

لغت میں یہ اعتبر فعل کا مصدر ہے،اور اس کا معنی ہے:''مختلف امور میں غور وفکر کرنا''،تا کہ کسی چیز جیسی دوسری چیزوں کی معرفت حاصل ہو سکے۔

جب کسی حدیث کی روایت میں کوئی راوی منفرد ہو تو اس کی دیگر اسانید تلاش کرنا،تا کہ معلوم ہو سکے کہ کوئی اور بھی اسے روایت کرنے میں اس کا شریک ہے یا نہیں، یہ عمل ''الاعتبار'' کہلاتا ہے۔

تلاش کرنے کے بعد اگر یہ معلوم ہو جائے کہ راوی اس روایت میں منفرد نہیں،اور دوسری روایت موجود ہے تو وہ روایت متابعۃ کہلائے گی،اور اگر وہ حدیث کسی اور صحابی کی روایت سے مروی ہے تو وہ شاہد کہلائے گی۔ نیز دیکھیے: متابع اور شاہد

(تیسیر،۱۲۸)

الاعتضاض

عض یعض سے باب افتعال کے ذریعے سے یہ کلمہ بنایا گیا ہے اور اس سے لغوی طور پر مراد ہے:''کسی چیز کو دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑنا''۔اصول حدیث میں اس سے مراد وہ روایت ہے جو کسی ضعیف حدیث کو تقویت دے کر حسن لغیرہ کے درجے تک پہنچا دیتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعجام

نقطوں کے ذریعے لفظ کے ابہام کو دور کرنے کو اعجام کہا جاتا ہے۔ محدثین کی رائے میں اعجام سے مراد حدیث کے ایسے الفاظ کو نقطوں اور شکل کے ذریعے سے واضح کرنا ہے جس میں ابہام پایا جاتا ہو اور کسی لفظ سے التباس کا خطرہ ہو۔ (التدریب، ۱:۶۸)

الاعضال دیکھیے: المعضل

اعراب الحدیث

عربی زبان میں کلمات کے آخر میں رفع، نصب، جر اور جزم کی وضاحت کرنا اعراب کہلاتا ہے، اور نحوی قواعد کے ذریعے یہ اعراب لگایا جاتا ہے۔ اعراب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ حدیث کے کلمات کی نحوی کیفیت بیان کر دی جائے اور خاص طور پر ان کلمات میں جن کے معانی میں فرق پڑ سکتا ہو۔ مثلاً حدیث: ذكاة الجنين ذكاة أمه میں لفظ ذکاۃ کو مرفوع پڑھا گیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی جانور کو ذبح کرنا اس کے پیٹ میں موجود جنین کو ذبح کرنے کے لیے کافی ہے، مگر ذکاۃ کو منصوب پڑھنے کے نتیجے میں اس کا معنی ہوگا، اسے ذبح کیا جائے جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا تھا۔

اعراب الحدیث میں مشہور تصنیفات یہ ہیں: ● ابوالبرکات عبداللہ بن الحسین العکبری (ف ۶۱۶ھ)، اعراب الحدیث النبوی ● ابن مالک النحوی (ف ۶۷۲ھ)، شواهد التوضيح والتصحيح لمشكلات الجامع الصحيح ● سیوطی، عقود الزبرجد علی مسند الامام احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإعلال

کسی حدیث میں موجود علت کی نشاندہی کرنے کو اعلال کہتے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

العلة

الإعلام (خبر دینا)

یہ استاذ حدیث سے حدیث حاصل کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ استاذ طالب علم کو اطلاع دے اور بتائے کہ اس حدیث یا کتاب کی سماعت مجھے حاصل ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ مذکور نہ ہو کہ تم اسے روایت کر سکتے ہو۔

اس صورت میں روایت حدیث کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے، ایک رائے جواز کی ہے، جو اکثر اصحاب الحدیث، فقہاء اور اصول فقہ کے ماہرین سے منقول ہے۔ دوسری صورت عدم جواز کی ہے اور کئی محدثین اور علماء کرام اسی کے قائل ہیں۔ یہی آخر الذکر قول صحیح ہے، کیونکہ اس صورت میں استاد نے محض خبر دی ہوتی ہے، اس لیے آگے روایت کی اجازت نہیں، الا یہ کہ محدث صراحۃً اجازت دے دے۔

ادائیگی کے الفاظ: اس صورت میں حدیث روایت کرتے ہوئے یوں کہنا چاہیے: اعلمنی شیخی بکذا، یعنی شیخ نے مجھے فلاں حدیث کی خبر دی۔ (معجم،۴۴)

اعلام الشیخ دیکھیے: الاعلام

أغرب به فلان

فلان راوی نے اس حدیث کو غریب بیان کیا ہے، یعنی وہ حدیث اس راوی کی روایت سے منفرد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأفراد دیکھیے :الفرد

أفراد البلدان

کسی شہر یا علاقے کی نسبت سے کوئی تفرد واقع ہو تو اسے افراد البلدان کہتے ہیں۔ یہ دو طرح سے ہوسکتا ہے:

۱-کسی علاقے یا شہر کے لوگ کوئی روایت بیان کرنے میں منفرد ہوں، یعنی اس علاقے اور شہر کے لوگوں میں اس روایت کا شہرہ ہو، اور دوسرے شہروں کے لوگ اس کے راوی نہ ہوں، مثلاً تفرد بہ اہل مکہ تفرد بہ اہل الشام

۲-کسی شہر یا علاقے والے دوسرے شہر یا علاقے والوں سے روایت کرنے میں منفرد ہوں، مثلاً تفرد به اهل البصرة عن اهل المدينة (تیسیر، ۳۳)

الأقران (ہم عصر راوی)

یہ قرین کی جمع ہے، جس کا معنی ہے: ''ساتھی اور مصاحب''۔ اصطلاح میں اس سے مراد عمر میں ایک دوسرے کے برابر ہونا ہے اور ہم عصر شیوخ سے روایت میں مشترک ساتھیوں کو اقران کہتے ہیں۔

روایت اقران: اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ساتھی دوسرے سے روایت کرے، مثلاً: سلیمان التیمی عن مسعر بن کدام ۔ یہ دونوں اپنی عمروں اور اسانید کے اعتبار سے ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، سلیمان کا مسعر سے روایت کرنا تو محدثین کے ہاں معروف ہے، مگر اس کے برعکس مسعر نے سلیمان سے کوئی روایت نہیں لی۔ اگر یہ دونوں قرین ایک دوسرے سے روایت کریں تو اسے مدبج کہتے ہیں۔ (معجم، ۵۰)

13001

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أقسام الصحيح: (صحیح حدیث کی اقسام)

صحیح احادیث کو ابن صلاح نے ان سات اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

۱- بخاری اور مسلم کی متفقہ روایت

۲- بخاری کی منفرد روایت

۳- مسلم کی منفرد روایت

۴- وہ روایت جو بخاری اور مسلم دونوں کی شرط کے مطابق ہو، مگر انہوں نے روایت نہ کی ہو۔

۵- بخاری کی شرط کے مطابق ہو اور انہوں نے روایت نہ کی ہو۔

۶- مسلم کی شرط کے مطابق ہو اور انہوں نے روایت نہ کی ہو۔

۷- ان دونوں کی شرط کے مطابق نہ ہو، کسی اور محدث کے نزدیک صحیح ہو۔

ان اقسام میں سب سے اعلیٰ پہلی قسم ہے جسے متفق علیہ کہا جاتا ہے، اور یہ بخاری و مسلم کے اتفاق کی وجہ سے پوری امت کے نزدیک قابل قبول ہے۔ (مقدمہ،۱۶۹)

اقلال الحدیث دیکھیے :اصحاب العشرات

أقوی الاسانید دیکھیے :اصح الاسانید

إکثار الحدیث دیکھیے :اصحاب الألوف

أکثر الصحابة حدیثا دیکھیے :اصحاب الألوف

أکثر الصحابة فتوی

صحابہ کرام میں سے کثیر تعداد نے فتوے دیے ہیں اور اس قسم کے مفتی صحابہ کی تعداد ایک سو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس سے زائد ہے اور کثرت سے فتویٰ دینے والے یہ سات حضرات ہیں:

• حضرت عمر بن الخطاب • حضرت علی بن ابی طالب • حضرت عبداللہ بن مسعود • ام المومنین حضرت عائشہ • حضرت زید بن ثابت • حضرت عبداللہؓ بن عباس • حضرت عبداللہؓ بن عمر

(اعلام الموقعین، ۱:۱۲)

الالحاق دیکھیے: اللحق

الإلزامات

یہ تالیف کتب کی وہ قسم ہے جس میں محدثین کسی مصنف کو، ان احادیث کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو اس نے چھوڑ دی ہیں، جبکہ وہ اس کی شرط کے مطابق ہیں۔ اس قسم کی مشہور کتاب امام دارقطنی کی الالـــزامـات ہے، جس میں انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں جو ان کی رائے میں ان دونوں کی کتب میں ہونا چاہیے تھیں، مگر انہوں نے ذکر نہیں کی ہیں۔

یہ کتاب مسانید کی طرز پر مرتب ہے، الشیخ مقبل بن ہادی کی تحقیق سے قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ (معجم، ۵۲)

الفاظ الأداء / صیغ الأداء (حدیث کی روایت کرتے ہوئے مستعمل الفاظ)

محدثین کرام نے روایت حدیث کے لیے کچھ الفاظ مقرر کیے ہیں، اور یہ الفاظ اس طریقے کے مطابق ہونے چاہییں جس طریقے سے انہوں نے روایت حاصل کی ہے۔

جس طرح حصولِ حدیث کے آٹھ طریقے ہیں، اسی طرح ادائیگی کے لیے بھی آٹھ صیغے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

۱-سمعت، حدثني، حدثنا ــــ یہ سب سے اعلیٰ صیغے شمار ہوتے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے اپنے شیخ سے براہ راست سنا ہے، جسے سماع کہا جاتا ہے۔

۲-أخبرنی و قرأت علیه، قریء علی فلان وأنا أسمع ــــ یہ صیغہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب راوی نے اپنے شیخ کو حدیث پڑھ کر سنائی ہو جسے عرض بھی کہا جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ وہ روایت کرتے ہوئے یوں کہے: حدثنا فلان قراءة علیه، اس میں انبانا، اخبرنا بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں، لیکن وہ حدثنا سے درجے میں کم تر ہیں۔

۳- قریء علیه وأنا أسمع ــــ یہ صیغہ بھی حالتِ عرض میں استعمال ہوتا ہے، اور اہل حجاز نے حدثنا، أخبرنا کو بھی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

۴-أنبانی ــــ یہ صیغہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب راوی نے روایت ''اجازۃ'' کے طریقے سے حاصل کی ہو۔ روایت کرتے ہوئے کہا جائے گا: أنبانی اجازة

۵-ناولنی ــــ یہ اجازت کی سب سے اعلیٰ قسم ہے، کیونکہ اس میں راوی اور شیخ کو متعین کیا گیا ہے۔ اجازۃ، سماع سے کم تر ہے۔

۶-شافهنی ــــ حالت اجازت میں یہ صیغہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۷-کتب الی، کتب الی فلان، قال حدثنا فلان ــــ معین فلاں نے مجھے لکھا ہے کہ فلاں نے مجھ سے روایت کی ہے۔ اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے: أخبرنی فلان مکاتبة، حدثنی فلان مکاتبة

۸-عن ــــ یہ صیغہ استعمال کرتے ہوئے احتمال ہوتا ہے کہ اجازہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہو، اور یہ احتمال بھی ہوتا ہے کہ تدلیس کے طور پر استعمال کیا گیا ہو، اس لیے ضروری ہے کہ اس صیغے کے استعمال کے بارے میں تحقیق کر لی جائے۔

بعض محدثین نے توسع کرتے ہوئے یہ صیغہ تمام طریقوں کے لیے استعمال کرنے کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی ہے۔ (مقدمہ،۳۱۲،معجم،۲۳۲)

الألفاظ الجازمة دیکھیے :الفاظ الجرح و التعدیل

ألفاظ الجرح و التعدیل

فن جرح وتعدیل بہت دقیق علم ہے اور اصل مقصد بیان کرنے کے لیے خصوصی مہارت کی ضرورت ہے، اس لیے اہل علم نے ایسے الفاظ متعین کر دیے ہیں جن کے ذریعے راوی کے ضبط، اتقان اور حفظ کے بارے میں اظہار ہو سکے۔ یہ الفاظ ایک طرح سے وہ پیمانے ہیں جن کے ذریعے رجالِ حدیث کو پرکھا جاتا ہے۔اس فن کے حامل مشہور اہل علم ابن المدینی، ابن معین، احمد بن حنبل، ابن مہدی، امام الشافعی اور امام بخاری ہیں۔

ان حضرات نے جرح وتعدیل میں مختلف الفاظ استعمال کیے ہیں، لیکن ان الفاظ کو مراتب کے حوالے سے کسی ضابطے کے تحت لایا جاسکتا ہے۔ متاخرین اہل علم مثلاً ابن الصلاح، نووی، ذہبی اور ابن حجر نے ان اقوال کی تطبیق کرنے کی کوشش کی ہے۔ نیز دیکھیے :مراتب تعدیل ، مراتب تجریح (معجم،۵۲)

الألفية

تصنیفِ کتب کی ایک قسم، جس کے ذریعے ایک ہزار بیت میں کسی بھی فن کے قواعد وضوابط مرتب کیے جاتے ہیں۔

اصول حدیث میں مقدمہ ابن الصلاح کو حافظ زین الدین العراقی نے نظم کی صورت میں ایک ہزار شعروں میں مرتب کیا اور اس کا نام الفية الحديث رکھا، اور پھر خود ہی اس کی شرح التبصرة والتذكرة کے نام سے تحریر کی۔علامہ سخاوی نے فتح المغيث کے نام سے شرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی۔اسی طرح شیخ زکریا الانصاری نے فتح الباقی علی الفیة العراقی کے نام سے اس کی شرح تحریر کی۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی الفیہ تحریر کی ہے اور خود ہی اس کی شرح البحر الذی زخر فی شرح ألفیة الاثر کے نام سے لکھی، لیکن مکمل نہیں کر سکے۔ (معجم،۴۲۶)

ألقاب المحدثین

عموماً محدثین کرام رواۃ حدیث کو مختلف القاب سے یاد کرتے ہیں، یہ القاب دو طرح کے ہیں:

۱-ایسے القاب جن میں مذمت اور غیبت کا پہلو پایا جائے، مثلاً الضال، الضعیف۔

۲-ایسے القاب جسے وہ شخص خود پسند کرتا ہو۔

پہلی قسم کے القاب کا استعمال صحیح نہیں ہے، الّا یہ کہ اس شخص کا تعارف مقصود ہو، جبکہ دوسری قسم کے لقب استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔بعض مشہور القاب یہ ہیں:

۱-ذوالیدین: ایک صحابی کا لقب ہے جن کا ذکر سجدۂ سہو کی حدیث میں ملتا ہے۔

۲-ذوالغرۃ: حضرت براء بن عازب کا لقب ہے۔

۳-ذوالشہادتین: حضرت خزیمۃ بن ثابت کا لقب ہے۔

۴-ذوالنورین: حضرت عثمان بن عفان کا لقب ہے۔

۵-ذوالأذنین: حضرت انس بن مالک کا لقب ہے۔

صحابہ کرام کے علاوہ دوسرے رجال حدیث کے مشہور القاب یہ ہیں۔

۱-الضال (گمراہ): معاویہ بن عبدالکریم کا لقب ہے جو انہیں مکہ کے راستے میں بھٹکنے کی وجہ سے ملا۔

۲-الضعیف (کمزور): عبداللہ بن محمد کا لقب ہے، اور یہ ان کی جسمانی کمزوری کی وجہ سے مشہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا۔

۳-غندر (شور مچانے والا): محمد بن جعفر البصری کا لقب ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ابن جریج بصرہ آئے اور انہوں نے حسن بصری کی سند سے کوئی حدیث بیان کی، مگر اصحابِ مجلس نے اس کا انکار کیا اور شور شرابہ ہو گیا، جس میں محمد بن جعفر پیش پیش تھے۔ اس پر ابن جریج نے انہیں مخاطب کر کے کہا: اسکت یا غندر

۴-غنجار (سرخ رخسار): محدثین کرام میں سے دو حضرات کا لقب ہے: ● عیسیٰ بن موسی ابو احمد البخاری ● ابو عبداللہ محمد بن احمد البخاری

۵-صاعقۃ (بجلی): محمد بن عبدالرحیم کا لقب ہے، جو ان کی شدتِ مذاکرہ اور قوتِ حافظہ کی وجہ سے انہیں دیا گیا۔

۶- بندار: محمد بن بشار البصری کا لقب ہے، اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو کوئی چیز کثرت سے خریدے اور پھر بیچ دے۔

۷-مشکدانہ (کستوری کی ڈبیہ): یہ عبداللہ بن عمر بن محمد الاموی کا لقب ہے۔

اس طرح دوسرے مشہور القاب میں الاعرج، الاعمش، الاعور، الاغر، البکاء وغیرہ شامل ہیں۔

فائدہ: ۱-لقب کے ذریعے سے راوی کے نام کا امتیاز ہو جاتا ہے، تاکہ کسی راوی کے نام اور لقب کو الگ الگ شخصیت نہ سمجھ لیا جائے، جبکہ وہ ایک ہی شخصیت ہو۔

۲-لقب کا سبب معلوم ہو جانے سے حقیقت معلوم ہو جاتی ہے جو لفظ کے حقیقی معنی سے مختلف ہو سکتی ہے۔

مشہور تصنیفات: ابو بکر الشیرازی، ابو الفضل الفلکی، ابو الولید الدباغ اور ابن الجوزی نے اس فن میں تصنیفات کی ہیں۔ مشہور کتاب حافظ ابن حجر کی نزهة الألباب في الألقاب ہے، اور علامہ سیوطی کی کتاب کشف النقاب عن الألقاب ہے۔ (معجم، ۵۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی الصدق ماھو

مراتب تعدیل میں سے ایک مرتبہ ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ یہ راوی ''مرتبہ صدق'' سے دور نہیں ہے۔دوسرے معانی یہ ہیں۔

۱-مرتبہ صدق سے قریب ہے۔

۲-'' ما'' کو نافیہ سمجھتے ہوئے یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ وہ صدق سے قریب نہیں ہے۔

۳-دور نہیں ہے،یعنی صدق سے قریب ہے۔

۴-''ما'' کو استفہامیہ سمجھا جائے تو مراد یہ ہوگی کہ مرتبۂ صدق سے قرب میں مقدار پوچھی جارہی ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ نہ قلیل ہے،اور نہ کثیر ہے۔

سب سے پہلا معنی قریب ترین معنی ہے۔ (معجم،۵۶)

الیه المنتهی فی التثبت

مراتب تعدیل میں سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔دیکھیے :**مراتب تعدیل**

إلیه المنتهی فی الوضع

مراتب جرح میں سب سے شدید درجہ ہے،یعنی **اکذب الناس** کے برابر ہے، بلکہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ صیغہ اس سے بھی شدید ہے۔ (معجم،۵۶)

الأم

فقہ اور حدیث کی جامع کتابوں میں سب سے مشہور کتاب ہے،امام محمد بن ادریس الشافعی (ف ۲۰۵ھ) کی تصنیف ہے۔**کتـــــاب الأم** ابو علی الحسین بن حبیب الحصائری الدمشقی (ف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۸ھ) کی روایت ہے جو انہوں نے امام شافعی کے شاگرد ربیع بن سلیمان المراوی (ف ۲۷۰ھ) سے کی ہے۔ مزنی نے ایک جلد میں اس کی تلخیص کی ہے۔ (معجم، ۵۸)

الأمالی

املاء کی جمع، تدریسِ حدیث کا ایک طریقہ ہے۔ محدثین کرام ہفتے کے کسی دن میں حدیث کی املاء کرایا کرتے تھے، خصوصاً جمعہ کے دن، اور مسجد میں املاء کرانا مستحب سمجھتے تھے۔ اس کا طریقہ یہ تھا:

املاء لینے والا سب سے پہلے یا سب سے آخر میں یہ لکھتا ہے: یہ مجلس فلاں شیخ نے فلاں مسجد میں فلاں دن اور تاریخ کو املاء کرائی، پھر املاء کرانے والا اپنی اسانید سے احادیث اور آثار لکھاتا ہے۔ مشکل الفاظ کی شرح اور اسناد سے متعلق فوائد و نکات بیان کرتا ہے۔ مختلف محدثین کرام کے امالی مخطوطہ اور مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔ (معجم، ۵۷)

امثال الحدیث

وہ مؤلفات جن میں احادیث میں مذکور امثال بیان کی گئی ہیں۔ احادیث میں کثرت سے ضرب الامثال کا ذکر ملتا ہے، جن کے ذریعے کسی مخصوص بات کو واضح کیا جاتا ہے۔

اس قسم کی امثال مندرجہ ذیل کتب میں تلاش کی جا سکتی ہیں۔

۱- امام ترمذی نے اپنی کتاب (السنن) میں امثال الحدیث کا باب تحریر کیا ہے: **ابواب الأمثال عن رسول الله صلی الله علیه وسلم** اور سات ابواب میں چودہ احادیث ذکر کی ہیں۔

۲- ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی (ف ۲۵۵ھ)، **الامثال من الکتاب والسنة** (مطبوع)

۳- حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامھر مزی (ف ۳۶۰ھ) **أمثال الحدیث** —— اس موضوع پر یہ اولین مستقل کتاب ہے، تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴-ابواحمد الحسن بن عبداللہ بن سعید البغدادی العسکری (ف ۳۸۲ھ)، امثال الحدیث

۵- جاحظ (ف ۲۵۵ھ)، کتاب البیان والتبیین میں موجود امثال الحدیث

٦-محمد القضاعی (ف ۴۵۴ھ)، شهاب الاخبار میں مذکورہ امثال الحدیث

۷-محمد بن ابراہیم الخازنی، الأخبار (مخطوط)

۸-عبدالمجید محمود، امثال الحدیث (مطبوع)

۹-محمد جابر فیاض العلوانی، الأمثال فی الحدیث النبوی الشریف (مطبوع)

(مقدمہ الأمثال فی الحدیث النبوی الشریف،۴۳)

أمرنا بكذا (ہمیں فلاں چیز کا حکم دیا گیا۔)

یہ عبارت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب صراحت سے حکم دینے والے کا نام نہیں بتایا جاتا۔اس قسم کی عبارت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کا قائل صحابی ہے تو اس کو مرفوع سمجھا جائے گا، کیونکہ صحابہ کو حکم دینے اور منع کرنے والی ذات صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہے۔مثلاً ام عطیہ کی حدیث: أمرنا أن نخرج في العيدين العواتق وذوات الخدور الى المصلي۔ اسی طرح یہ عبارتیں بھی اس حکم میں شامل ہیں: نهينا عن كذا، أمر الناس بكذا ،لیکن اگر تابعی یہ صیغہ استعمال کرے تو اس بات کا احتمال ہے کہ مرفوع ہو،اور یہ احتمال بھی ہے کہ مرسل ہو۔

(التدریب،۱:۱۸۸)

إلاملاء دیکھیے :الأمالي

امير المؤمنين في الحديث

حدیث کے راویوں کے القاب میں یہ لقب سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔اس سے مراد وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص ہے جس نے علم حدیث میں حفظ، اتقان اور اتنی گہرائی حاصل کر لی ہو کہ وہ علم حدیث اور اس کی علتوں کے بارے میں تمام طرح کے علماء پر سبقت لے گیا ہو اور حافظ وحاکم جیسے حضرات بھی اس کی طرف رجوع کرتے ہوں۔ یہ لقب ان محدثین کرام کو حاصل ہے۔ • سفیان الثوری • شعبہ بن الحجاج • حماد بن سلمہ • عبداللہ بن المبارک • احمد بن حنبل • امام بخاری • امام مسلم۔

متأخرین میں سے حافظ ابن حجر العسقلانی بھی اس لقب سے معروف ہیں، تاہم عمومی طور پر اس لقب کا اطلاق صرف امام بخاری پر کیا جاتا ہے۔ (معجم،۵۹)

أنبأنا

ادائیگی کے صیغوں میں سے ہے، اور یہ صیغہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب راوی اپنے استاد سے حدیث سنتا ہے، اور اس کے ساتھ دیگر لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ انفرادی طور پر اور عرض کی حالت میں بھی یہ صیغہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کتبِ حدیث میں اختصار کے ساتھ ''أنبا'' لکھا جاتا ہے۔ (معجم،۵۹)

أنبأني

یہ صیغہ راوی اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ انفرادی طور پر اپنے شیخ سے حدیث سنتا ہے۔ جماعت اور عرض کی صورت میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس صیغہ کو چوتھا مرتبہ قرار دیا ہے۔ (معجم،٦٠)

الانتقاء

تصنیفِ کتب کا وہ طریقہ جس میں مؤلف کتابوں سے احادیث منتخب کر کے ایک کتاب میں جمع کرتا ہے۔ اس جمع کرنے میں مختلف اغراض ومقاصد ہوسکتے ہیں۔ کسی ایک مسئلے یا موضوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سند کو سامنے رکھا جا سکتا ہے۔اس طرز کی مشہور تصنیفات میں امام بغوی کی **مصابیح السنة**، خطیب التبریزی کی **مشکاة المصابیح**، عبدالحق الاشبیلی کی **الاحکام الوسطیٰ**، محمد عبدالغنی المقدسی کی **عمدة الأحکام**، عبدالسلام ابن تیمیہ کی **منتقی الأخبار** اور حافظ ابن حجر کی **بلوغ المرام** شامل ہیں۔

الانتقاد دیکھیے :نقد الحدیث

الانتهاء، انتهاء السند دیکھیے :اصل السند

انتهاء اللحق دیکھیے : اللحق

الأنساب

اس عنوان کے تحت راویوں کے آباء و اجداد کی تفصیلات اور ان کی طرف نسبتوں کی معلومات جمع کی جاتی ہیں، مثلاً غیر آباء کی طرف منسوب راویانِ حدیث، یا حقیقت کے برعکس منسوب رجالِ حدیث وغیرہ۔

اس موضوع پر سب سے زیادہ مشہور تصنیف امام سمعانی کی **کتاب الأنساب** ہے، ابن الأثیر نے **اللباب فی تھذیب الأنساب** کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے، امام سیوطی نے **لب اللباب** کے نام سے اسے مزید مختصر کر دیا ہے۔ **(تیسیر،۲۰۵)**

ان صح الخبر (اگر خبر صحیح ہو۔)

یہ عبارت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب راوی کو صحت حدیث کے بارے میں شک ہوتا ہے۔ وہ حدیث بیان کرنے کے بعد یہ جملہ استعمال کرتا ہے۔ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف نسبت کرتے ہوئے پوری احتیاط اور دقت کا اہتمام باقی رہے۔

اَنّ دیکھیے :مؤنن

انّ فلانا اَخبره دیکھیے :مؤنن

أنّ فلانا حدثه دیکھیے :مؤنن

أن فلانا قال دیکھیے :مؤنن

الانفراد دیکھیے : تفرد

الانقطاع دیکھیے : المنقطع

اَنکرما رواه فلان (فلاں راوی نے منکرترین روایت نقل کی ہے۔)

یہ عبارت اس وقت کہی جاتی ہے جب راوی کوئی منکرترین روایت نقل کرتا ہے، اور اس سند میں ایسا راوی موجود ہو جو انتہائی فاش اغلاط، یا انتہائی غفلت یا فسق کا مرتکب ہو۔

أنواع تحمل الحديث

تحمل حدیث سے مراد "حدیث حاصل کرنا" ہے۔ اس کی اقسام یہ ہیں: • سماع • عرض • اجازۃ • مناولہ • مکاتبہ • اعلام • وصیت • وجادہ (معجم، ۶۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأوائل

وہ علم جس میں واقعات اور حوادث کی اولیت ان کے مقام یا نسبت کی حیثیت سے بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً: باب اول ما خلق الله القلم، حدیث: أول ما خلق الله القلم ، فقال له أجر باب أول ما علم جبريل النبي صلى الله عليه وسلم وغيره

بعض اہل علم نے اپنی کتابوں میں ''اوائل'' کا ذکر کیا ہے، اور بعض نے مستقل بالذات کتب لکھی ہیں:

۱- ابن قتیبہ الدینوری (ف ۲۷۶ھ) نے المعارف میں اوائل کا ذکر کیا ہے۔

۲- ابن رستہ احمد بن عمر (ف القرن الثالث) نے الا علاق النفیسة میں اوائل ذکر کیے ہیں۔

۳- حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (ف ۳۶۰ھ)، الأوائل (مطبوع)

۴- ابو ہلال الحسن العسکری (ف ۳۹۵ھ) کی تصنیف جس کی تلخیص امام سیوطی نے کی۔

۵- القاضی بدرالدین محمد الشلبی (ف ۷۶۹ھ)، محاسن الوسائل في علم الاوائل

۶- ابن خطیب داریا محمد بن احمد بن سلیمان بن یعقوب (ف ۸۱۰ھ)

۷- الحافظ شہاب الدین ابن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)، اقامة الدلائل في معرفة الاوائل

۸- القاضی علی دوہ (ف ۹۹۸ھ)، محاضرة الاوائل ومسامرة الاواخر

۹- عثمان بن محمد المعروف دوفاکین زادہ الرومی (ف ۱۰۱۳ھ)، أزهار الخمائل في وصف الاوائل

اس فن کی پہلی مستقل کتاب حافظ طبرانی کی ہے۔

(مقدمه الأوائل للطبراني، ۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أوثق الناس

یہ مراتب تعدیل میں اعلیٰ مراتب میں سے ہے۔اسی طرح أثبت الناس، وإليه المنتهي في التثبت۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :مراتب تعدیل

أوطان الرواة (راویوں کے آبائی وطن اور شہر)

اس بحث کا مقصد یہ ہے کہ راویوں کے آبائی وطن اور مقام کی معرفت حاصل کی جائے ، یعنی جہاں ان کی ولادت ہوئی یا جہاں وہ مقیم رہے ہوں۔

اس بحث کا اہم فائدہ یہ ہے کہ دو یا زیادہ افراد میں نام، یا کسی اور طرح کا لفظی اشتراک ہو تو مختلف علاقوں اور شہروں کی نسبت سے ان میں فرق اور امتیاز کیا جا سکے۔ تحقیق رجال میں یہ چیز بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

اس باب میں اصل نسبت اس مقام کی طرف ہوتی ہے جو راوی کی جائے ولادت ہے، لیکن کثرتِ اسفار کی وجہ سے جائے سکونت بدل بھی سکتی ہے۔ آخرالذکر صورت میں دوسری جگہ کی طرف بھی نسبت کی جا سکتی ہے۔ اگر دونوں نسبتیں جمع کرنا چاہیں تو پہلے قدیم شہر کی نسبت بیان کی جائے، پھر دوسرے کی اور دونوں کے درمیان لفظ ثم کا اضافہ کر لیا جائے۔

کسی بڑے شہر کی نواحی بستی کی طرف نسبت کرنا مقصود ہو تو یہ نسبت کی جا سکتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ صرف شہر کی طرف نسبت کی جائے اور نواحی بستی کا ذکر چھوڑ دیا جائے، یا صرف اس ملک کا ذکر کر دیا جائے جہاں یہ شہر واقع ہے، مثلاً الباب نامی بستی حلب میں واقع ہے جو شام کا شہر ہے۔
''الباب'' کے رہنے والے کی یہ نسبتیں ہو سکتی ہیں۔ ● البابي ● الحلبي ● الشامي ● البابي الحلبي ● الحلبي الشامي

تینوں نسبتوں کو جمع نہیں کیا جا سکتا۔اس قسم کے اوطان اور بلدان کے بارے میں امام سمعانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی کتاب الانساب میں مفید معلومات جمع کی ہیں، اسی طرح طبقات ابن سعد سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ (تیسیر، ۲۱۳، معجم، ٦٤)

أو شبهه

أو قريبا منه

أو كما قال

أو نحوه

یہ چاروں عبارتیں راوی، حدیث کی روایت کے بعد استعمال کرتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب راوی روایت بالمعنیٰ کر رہا ہو۔

اور اگر راوی کو کسی لفظ کے بارے میں شک ہو تو مناسب ہے کہ روایت حدیث کے بعد کہہ دے۔ أو كما قال (التدریب، ۲: ۱۰۲)

أول السند

اوّل السند سے مراد سند کا وہ حصہ ہے جو راوی حدیث کی طرف ہے اور وہاں سے وہ روایت کی ابتدا کرتا ہے۔

أول من دوّن الصحيح (سب سے پہلے صحیح احادیث کی تدوین کرنے والا)

اگر صحیح سے مراد صرف صحیح احادیث لی جائیں تو اس فن میں اولین شخص امام بخاری ہیں، جنہوں نے اپنی کتاب (الجامع الصحيح) میں صرف صحیح احادیث جمع کی ہیں۔ اگر اس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد عمومی طور پر صحیح احادیث ہیں تو امام مالک کو اولیت کا شرف حاصل ہے، انہوں نے اپنی کتاب (الموطا) میں صحیح احادیث جمع کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ، مرسل، منقطع اور بلاغات بھی شامل کر دیے ہیں۔ اس کے برعکس امام بخاری نے اپنی کتاب میں اگرچہ معلق روایات، آثارِ صحابہ و تابعین اور تراجم ابواب شامل کیے ہیں، لیکن ان کا اصل مقصد صرف صحیح روایات جمع کرنا تھا جو ابواب کتاب میں انہوں نے درج کر دیں۔ بقیہ روایات ان کی کتاب کا موضوع نہیں ہیں۔

(معجم،٦٦)

أولاد الصحابة

صحابہ کرام کی اولاد کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے، تاکہ یہ تعین ہو سکے کہ ان کا رتبہ کیا ہے، وہ صحابی ہیں یا تابعی؟ ابن الصلاح نے اولادِ صحابہ کو تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار کیا ہے، مگر بلقینی نے اس تقسیم پر اعتراض کیا ہے۔

سیوطی نے تدریب الراوی میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اس سلسلے میں ضوابط متعین کیے ہیں۔ اس میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ ان کی تاریخِ ولادت کا تعین کیا جائے۔ اگر ان کی عمر اتنی تھی جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے تو وہ صحابہ میں شمار ہوں گے، ورنہ انہیں تابعین میں شمار کیا جائے گا۔

(مقدمه محاسن الاصطلاح،٥٠٨، التدريب،٢:٢٣٧)

أوهام دیکھیے: وهم

أوهى الاسانيد

جس طرح صحیح حدیث کی قوت رجال کے حوالے سے اصح الاسانید ذکر کی جاتی ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ضعیف حدیث میں ضعیف کے مختلف درجات کی بنیاد پر ضعیف ترین اسناد کا ذکر کیا جاتا ہے۔اوھی الاسانید کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

حضرت ابوبکر الصدیق کے حوالے سے: صدقه الدقيقي عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن ابی بكر الصديق رضی الله عنه ،اہل بیت کے حوالے سے: عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن الحارث الأعور عن علي رضی الله عنه.

اہل مکہ کے حوالے سے: عبدالله بن ميمون القداح عن شهاب بن خراش عن ابراهيم بن يزيد الخوزي. عن عكرمه عن ابن عباس رضی الله عنهما ۔تفصیل کے لیے دیکھیے: التدریب،۱:۱۸۰-۱۸۱

اهل البدعة دیکھیے :البدعة

أهل الحديث

یعنی محدثین کرام،لیکن یہ لقب صرف ان لوگوں کے لیے مخصوص نہیں ہے جو حدیث کو سننے، لکھنے اور روایت کرنے میں مشغول ہوتے ہیں، بلکہ اس لقب کے اصل حقدار وہ لوگ ہیں جو حدیث کو یاد کرتے ہیں، سمجھتے ہیں ،اور ظاہری اور باطنی طور پر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۴:۹۵)

امام ابن تیمیہ مزید فرماتے ہیں: ''ان لوگوں کی کم سے کم صفت قرآن وحدیث کی محبت،ان کے بارے میں جستجو،انہیں سمجھنے کی کوشش اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے۔فقہائے محدثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں بہ نسبت ان کے جو صرف فقہاء ہیں۔امام شافعی فرماتے ہیں: ''اگر تم کسی صاحب حدیث کو دیکھتے ہو تو جیسے تم صحابہ کرام میں سے کسی شخص کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ وہ ان میں سے ہے،اور فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ انہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزائے خیر دے، انہوں نے ہمارے لیے اصل (یعنی حدیث) کو محفوظ کیا، یہ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں''۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں: ''اصحابِ حدیث سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا۔ لوگ طلب دنیا میں مصروف ہیں اور یہ لوگ اقامتِ دین (یعنی سنت) میں مشغول ہیں۔ الغرض یہ لوگ صحیح حدیث کے متلاشی اور اس پر عمل پیرا ہونے اور اسے پھیلانے کے خواہش مند تھے''۔

حافظ ابن رجب کا قول ہے: ''حدیث اور اس کے صحیح وسقیم کی معرفت میں اہل الحدیث ہی اصل مأخذ ہیں''۔

اس بارے میں حافظ خطیب بغدادی نے **شرف اصحاب الحدیث** کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں احادیث، آثارِ صحابہ وتابعین، مختلف حکمرانوں، خلفاء اور وزراء کے اقوال جمع کیے ہیں جن کے ذریعے علم حدیث اور محدثین کرام کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر مصنفین نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ **(معجم،٦١)**

أهل السنة

عموماً یہ لقب ان افراد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو سنت کی پیروی اور بدعت سے اجتناب کرتے ہیں، جیسے امام مالک، عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد، امام بخاری وغیرہ۔ ان ائمہ کرام کو ائمہ اہل السنۃ کہا جاتا ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل الحدیث میں عموم وخصوص کی نسبت ہے۔ ہر وہ شخص جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہے، وہ اہل الحدیث میں سے بھی شمار ہو گا، لیکن اس کے برعکس صحیح نہیں ہے۔ محدثین میں سے ایک بڑی تعداد ان افراد کی ہے جو حدیث کی روایت میں مشغول رہے، لیکن اہل السنۃ والجماعۃ میں سے نہیں ہیں، کیونکہ ان میں سے بعض لوگوں نے عقائد میں منہجِ سلف کو ترک کر کے متکلمین کا طریقۂ استدلال اپنا لیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو علمِ حدیث میں مشغول ہوں، لیکن اہل الحدیث نہ ہوں، یعنی وہ اتباع سنت کے بجائے بدعات کی پیروی کرتے ہوں، کیونکہ وہ حدیث کی معرفت کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ کے طریقے پر گامزن نہیں ہیں۔

أهل الصفة دیکھیے: اَصحاب صفه

اَهل الهوى دیکھیے: البدعة

آية

یہ لفظ جرح وتعدیل کے الفاظ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگر تعدیل کے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو تعدیل کا معنی دیتا ہے، مثلاً آية في الحفظ، آية في الاتقان۔ اگر جرح کے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو جرح کا معنی دیتا ہے، جیسا کہ امام دارقطنی نے حسن ابن عبدالغفار بن عمرو الازدی کے بارے میں کہا: هذا آية متروك كان بلية۔

(معجم،٦٦)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ ب ـــــ

الباب

حدیث کے مجموعوں کو عموماً کتب اور ابواب کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے، خاص طور پر وہ کتابیں جو الجامع اور السنن کے نام سے مرتب کی گئی ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: ''الجامع'' اور ''السنن'')

ان میں پہلے احادیث کو کتاب کے نام سے تقسیم کیا گیا ہے، مثلاً کتاب الایمان، کتاب الصلاۃ وغیرہ، پھر کتاب کے ضمن میں احادیث کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جیسے صحیح بخاری میں کتاب فضل الصلاۃ في مسجد مکة و المدینه کو ان ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

●باب مسجد قباء ● باب من أتي مسجد قباء کل سبت ●باب اتیان مسجد قباء ماشیا و راکبا ● باب فضل مابین القبر والمنبر ● باب مسجد بیت المقدس.

(صحیح البخاری،۲۳۳)

عموماً باب کسی عنوان کے تحت ذکر کیا جاتا ہے اور بعض مرتبہ صرف باب کہہ کر احادیث بیان کردی جاتی ہیں۔ اس سے غالباً مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک مفہوم کی احادیث کو موضوع کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے۔

الباطل

بے اصل روایت کے لیے باطل کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم الجوزقانی (ف ۵۴۳ھ) نے اپنی کتاب کو اسی نام سے موسوم کیا ہے: الاباطیل والمناکیر والصحاح و المشاهیر۔ یہ کتاب عبدالرحمٰن پریوائی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ نیز دیکھیے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع

البخاری

نام: ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ الجعفی بالولاء، امیرالمؤمنین فی الحدیث

ولادت: ۱۳شوال بروز جمعہ ۱۹۴ھ

پہلی مرتبہ سماعت حدیث: ۲۰۵ھ (اُس وقت عمر گیارہ سال تھی)۔

اساتذہ کی تعداد: ۱۰۸۰، جن میں سے صحیح بخاری میں صرف ۲۸۹ شیوخ سے روایت بیان کی ہے۔

علم حاصل کرنے کے لیے اُنہوں نے بلخ، سمرقند، نیشاپور، رَے، بغداد، بصرہ، کوفہ، مکہ، مدینہ، واسط، مصر، دمشق، عسقلان اور حمص وغیرہ کا سفر کیا تھا۔

حافظ ابن حجر نے امام بخاری کی بیس کتابیں ذکر کی ہیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور اور اہم کتاب ان کی الجامع الصحیح ہے۔

وفات: امام بخاری سمرقند کی طرف گامزن تھے۔ راستے میں (خرتنک) کے مقام پر عیدالفطر کی رات کو ۲۵۶ھ میں تقریباً ۶۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اگلے دن یکم شوال کوظہر کی نماز کے بعد تدفین ہوئی۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ (التعریف، ۳۴)

البدعة

شرعی تعریف: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے بعد کوئی نئی چیز دین میں شامل کرنا''۔ امام شافعی نے اس کو دو اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- وہ نئی چیز جو کتاب، سنت، آثار صحابہ اور اجماع کے خلاف ہو، اسے بدعتِ ضلالہ کہا جائے گا۔
- وہ نئی چیز جس سے کسی کو اختلاف نہ ہو، جیسا کہ حضرت عمر نے نماز تراویح کے بارے میں فرمایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا:نعمت البدعة هذه، یعنی نئی چیز ہے،لیکن کسی دینی حکم کے خلاف نہیں ہے۔ یہاں بدعت سے مراد الغوی معنی ہے۔

پہلی صدی ہجری کے بعد امت اسلامیہ تقسیم ہوگئی، اس تقسیم کو دو واضح گروہوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

- اہل السنۃ والجماعۃ: قرآن وحدیث، آثار صحابہ اور اجماع کے پابند افراد
- اہل بدعت، اس گروہ میں معتزلہ، جہمیہ، خوارج اور روافض شامل ہیں، نیز اس گروہ میں وہ تمام لوگ بھی شامل ہیں جن کے عقائد کی اصل بنیاد فلسفہ اور منطق ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اسماء اور صفات میں تاویل یا تعطیل کے شکار ہوگئے۔ انہیں اھل الھویٰ بھی کہا جاتا ہے۔

اہل بدعت کے بارے میں محدثین کا موقف: ان افراد کی روایت قبول کرنے کے بارے میں محدثین کا موقف سخت نہیں ہے، وہ ہر اس شخص کی روایت قبول کر لیتے ہیں جو اہل صدق وامانت میں سے ہو، حفظ واتقان میں معروف ہو، جھوٹ بولنے کو حرام سمجھتا ہو اور اپنی بدعت کی طرف دعوت نہ دیتا ہو، اس کے برعکس جو شخص اپنی کسی بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو، اس کی روایت قبول نہیں کی جاتی، سوائے بہت مخصوص حالات میں اور سخت شرائط کے ساتھ۔

[1](معجم، ۶۷)

البدل

سند عالی کی ایک قسم ہے جس میں راوی یہ کوشش کرتا ہے کہ مؤلف کے شیخ کے شیخ تک پہنچ جائے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: "عالی" اور "نازل سند"

البلاغ: البلاغات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلغه/ بلغنی/بلغنا

بلاغات سے مراد وہ احادیث ہیں جو راوی سند کا ذکر کیے بغیر بلغه، یابلغنی، یابلغنا کے الفاظ سے روایت کرتا ہے۔ یہ عبارت کثرت سے امام مالک اپنی تصنیف مؤطا میں لکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر قال مالک أنه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ان كان دواء يبلغ الداء فان الحجامة تبلغه

(المؤطا ، كتاب الاستيئذان ، باب ماجاء في الحجامة ، ۷۴۲)

محدثین کے نزدیک اس قسم کی روایات منقطع اور معضل کے حکم میں آتی ہیں۔

بلدان الرواية دیکھیے: اوطان الرواة

البلدانية

علم حدیث کی تالیف کا وہ طریقہ جس میں محدث شہروں کی نسبت سے احادیث جمع کرتا ہے۔مثلاً: الأربعون البلدانية ۔اس طریقے سے مصنف اپنی وہ روایات ذکر کرتا ہے جو اس نے کسی مخصوص شہر میں اپنے اساتذہ سے سنی تھیں۔

بندار

یہ لقب راوی کی توثیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کا مطلب ہے حافظ۔ یہ لقب ابوبکر محمد بن بشار بن عثمان العبدی کو دیا گیا تھا۔ان کا شمار امام بخاری کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔امام ذہبی فرماتے ہیں: ''انہیں بندار الحدیث کا لقب اس لیے دیا گیا کہ وہ اپنے شہر میں، اور اپنے زمانے میں حدیث کے حافظ تھے''۔ (سیر اعلام النبلاء، ۱۲: ۱۴۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت

التابعی

وہ صاحب ایمان جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو یا ان سے روایت سنی ہو۔ اگر صحابی کے ساتھ باقاعدہ صحبت نہ بھی ہو، تب بھی انہیں تابعی کہا جائے گا۔

فضیلت میں یہ حضرات صحابہ کے بعد مقام رکھتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه (التوبه:١٠٠)**

حدیث: **خير امتي القرن الذين يلوني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم (مسلم، فضائل الصحابه،٢١٠)**

تابعین کرام کو تین طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے:

طبقہ اولیٰ: کبار تابعین، مثلاً سعید بن المسیب اور بقیہ فقہائے سبعہ، یعنی قاسم بن محمد، عروۃ بن الزبیر، خارجہ بن زید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، سلیمان بن یسار اور وہ حضرات جنہوں نے کبار صحابہ سے روایت کی۔

طبقہ ثانیہ: تابعین کا درمیانہ طبقہ، مثلاً الحسن البصری، ابن سیرین وغیرہ جنہوں نے بعض صحابہ سے براہ راست روایت کی اور بعض سے مرسل روایت کی۔

طبقہ ثالثہ: صغار تابعین جنہوں نے ان صحابہ کرام سے روایت کی جن کی وفات دیر سے ہوئی۔ ان تابعین نے ان سے صغر سنی میں روایت کی، جبکہ وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کمسن تھے اور اب وہ بڑے ہو چکے تھے۔

تابعین کا زمانہ: تابعین میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے ابوزید معمر بن راشد تھے جو ۳۰ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شہید ہوئے اور سب سے آخر میں وفات پانے والے تابعی خلف بن خلیفہ ہیں جن کا انتقال راجح قول کے مطابق ۱۸۱ھ میں ہوا۔

تابعین کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے مرسل روایات کا علم ہو جاتا ہے۔

افضل تابعین: اہل کوفہ کے نزدیک اویس القرنی، اہل مدینہ کے نزدیک سعید بن المسیب، اہل بصرہ کے نزدیک الحسن البصری افضل تابعی ہیں۔

تابعیات میں سے افضل حفصة بنت سیرین (ف ۱۰۰ھ) اور عمرة بنت عبدالرحمٰن (ف ۱۰۰ھ) ہیں۔ (معجم، ۷۵)

تابع التابعی

تابع التابعی وہ شخص ہے جس نے حالتِ ایمان میں کسی تابعی سے بالمشافہہ ملاقات کی ہو۔ یہ حضرات عہد نبوی کے بعد تیسرا طبقہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صحابہ اور تابعین کے بعد بہترین افراد قرار دیا ہے۔ ان میں مشہور ائمہ اور فقہائے کرام شامل ہیں۔ مالک بن انس الاصبحی، عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی، سفیان بن سعید الثوری، شعبة بن الحجاج العتکی معروف تبع تابعین ہیں۔

ان حضرات کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ کوئی ان کا شمار تابعین میں سے نہ کر دے اور نہ انہیں کوئی چوتھے طبقے کا فرد قرار دے دے، اور ان کے ذریعے سے مرسل اور منقطع کے درمیان امتیاز ہو سکے۔ (منہج النقد، ۱۵۱)

التأریخ

محدثین کی رائے میں تاریخ سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے کسی شخص کی تاریخ ولادت اور وفات معلوم ہوتی ہے، اور اسی کے ساتھ وہ حوادث اور واقعات بھی شامل کر لیے جاتے ہیں جن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے جرح وتعدیل میں مدد مل سکتی ہے۔

محدثین اس علم کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔اس کے ذریعے سے سند میں انقطاع اور اتصال کے بارے میں علم ہوسکتا ہے، اور راوی کے جھوٹے یا سچے ہونے کے بارے میں معلوم ہوجاتا ہے۔محدثین کرام اس علم کے ذریعے سے مختلف راویوں کے دعووں کی تصدیق کرتے تھے کہ انہوں نے فلاں محدث سے روایت کی ہے یا نہیں۔تاریخ کے ذریعے سے معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ ممکن بھی ہے یا نہیں۔

اس موضوع پر امام بخاری کی التاریخ الکبیر، ابن ابی خیثمہ کی التاریخ اور ابن حبان البستی کی مشاهیر علماء الامصار معروف ہیں۔ (معجم،۷۷)

تاریخ مولد العلماء و وفیاتھم (اہل علم کی ولادت اور وفات کی تاریخ کے بارے میں تصنیفات)

اہل علم کی تاریخِ ولادت اور تاریخِ وفات، طبقات کے علم اور راویوں کی اپنے شیوخ سے ملاقات کے حوالے سے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔اس فن میں متعدد تصنیفات ملتی ہیں۔اس باب میں اولین کتاب ابوالحسین عبدالباقی بن قانع بن مرزوق البغدادی (ف ۳۵۱ھ) کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے ہجرت سے ابتداء کی ہے اور ۳۴۶ھ پر اسے ختم کیا ہے۔

اس کے بعد حافظ ابوسلیمان محمد بن عبداللہ بن احمد بن زبر الربعی (ف ۳۷۹ھ) کی تاریخ ولادة العلماء و وفیاتھم ہے۔اس کتاب پر مختلف اہل علم نے ذیول لکھی ہیں۔ان ذیول میں انہوں نے اپنے عہد تک کے علماء کی تاریخِ ولادت اور وفات کا ذکر کیا ہے۔یہ کتاب اپنی بعض ذیول سمیت چھپ چکی ہے۔

تیسری کتاب شرف الدین ابوالحسن الاسکندرانی (ف ۶۱۱ھ) کی وفیات النقلة ہے جس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکمیل حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (ف ٦٥٦ھ) نے التکملة لوفيات النقلة کے نام سے کی ہے۔ (معجم، ۷۹)

التتبع

محدثین کے نزدیک تصنیف حدیث کا ایک فن ہے، جس میں کسی ایسے مصنف کی کتاب جس نے روایت حدیث میں صحت حدیث کا اہتمام کیا ہو، اس کی روایات پر استدراک اور تتبع کیا جاتا ہے، یعنی جن احادیث کے بارے میں صاحب تتبع کو اعتراض ہے، وہ اپنے اعتراضات بیان کر کے اپنے علم کے مطابق ان کی صحت پر دلیل دیتا ہے۔

اس موضوع پر سب سے مشہور کتاب امام دارقطنی (ف ۳۸۵ھ) کی التتبع ہے جس میں انہوں نے صحیحین کی احادیث پر تتبع کیا ہے۔ اس میں کل ۲۱۰ احادیث کو زیر بحث لایا گیا ہے، ان میں ۸۰ احادیث صحیح بخاری میں، ۱۰۰ صحیح مسلم میں اور ۳۰ احادیث دونوں میں مشترک ہیں۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں، اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ امام دارقطنی کی التتبع، اور الالزامات مقبل بن ہادی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہیں۔ (معجم، ۸۲)

التثبت

کسی معاملے میں مزید ثبوت طلب کرنا تثبت کہلاتا ہے، مثلاً حضرت عمرؓ نے استئذان کے معاملے میں حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے بنیا کردہ حدیث پر گواہ طلب کیا، جو صرف مزید اطمینان اور تاکید کے لیے تھا۔

التجریح دیکھیے: الجرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التجوید دیکھیے :مدلس

التحدیث

حدیث کی روایت کرنا، یعنی حدیث حاصل کرنے کے بعد، ادائیگی کے صیغوں کے ذریعے، وہ احادیث سند کے ساتھ بیان کرنا۔

التحریف

بعض اوقات دو لفظوں کی خطی صورت ایک دوسرے سے قریب تر ہوتی ہے، مگر الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔ اس ظاہری مشابہت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر مفہوم تبدیل کر دیا جائے تو اس تبدیلی کو تحریف کہتے ہیں اور مذکورہ لفظ کو محرف کہا جاتا ہے۔

مثال-۱: حدیث جابر **رمی ابی یوم الاحزاب علی أکحله فکواه رسول الله صلی الله علیه وسلم** میں کسی راوی نے تحریف کرتے ہوئے اُبی (یعنی اُبی بن کعب) کو اَبِی (یعنی میرے والد) پڑھا، جبکہ حضرت جابر کے والد غزوہ احد میں شہید ہو چکے تھے۔

مثال-۲: حدیث: **نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن الحلق قبل الصلاة یوم الجمعة** ۔ راوی نے حِلَق (حلقہ کی جمع) کو حَلق پڑھا جس کا مطلب سر منڈوانا ہے۔

اس علم کی اہمیت کے پیش نظر محدثین نے اس کے بارے میں مستقل تصنیفات لکھی ہیں۔ جن میں مشہور کتاب ابو احمد العسکری (ف ۳۸۲ھ) کی **تصحیفات المحدثین** ہے، جس میں تحریف اور تصحیف دونوں کی تشریح کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دار قطنی، خطابی اور ابن الجوزی کی بھی اس فن میں تصنیفات ملتی ہیں۔ **(معجم،۸۲)**

التحسین

اگر کوئی ضعیف حدیث اس قابل ہو کہ اس کی تقویت ہو سکے، یعنی اس کی سند میں ایسا راوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پایا جاتا جو مغفل اور غلطیوں سے بھرپور ہو، اور نہ جھوٹ بولنے ہی کا عادی ہو، اور نہ اس میں کسی اور فسق کا سبب پایا جائے تو ایسی سند کے بارے میں متابعات یا شواہد تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ یہی عمل تحسینِ حدیث کہلاتا ہے اور اس طرح ضعیف حدیث حسن لغیرہ کا درجہ پا لیتی ہے۔

تحمل الحدیث

یعنی حدیث حاصل کرنے کے طریقے۔ اساتذہ فن سے حدیث حاصل کرنے کے حسب ذیل آٹھ طریقے ہیں۔

۱- السماع من لفظ الشیخ: استاد سے براہ راست سننا۔

۲- القراءۃ علی الشیخ (العرض): استاد کو حدیث پڑھ کر سنانا، اسے عرض کہا جاتا ہے۔

۳- الاجازۃ: استاد کا طالب علم کو اجازت دے دینا کہ وہ اس کی روایات بغیر اس سے پڑھے ہوئے روایت کر سکتا ہے۔

۴- المناولۃ: استاد کا طالب علم کو لکھی ہوئی کتاب، یا جزء دینا تاکہ وہ روایت کر سکے۔

۵- الکتابۃ: استاد کا طالب علم کو لکھ کر، یا لکھوا کر بھیج دینا۔

۶- الاعلام: استاد کا طالب علم کو صرف اطلاع دینا کہ یہ میری روایات ہیں، اس میں روایت کرنے کی اجازت شامل نہیں ہے۔

۷- الوصیہ: استاد اپنی موت یا سفر کے وقت اپنے کسی طالب علم کے نام اپنی کتاب وصیت کر جائے۔

۸- الوجادۃ: طالب علم کو استاد کی کتاب اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مل جائے۔

تفصیل ہر طریقے کے باب میں دیکھیے۔

(تیسیر، ۱۴۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التحویق

اگر حدیث کی کتابت کے دوران میں کوئی عبارت غلط لکھی جائے تو اس کو ختم کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ان میں ایک طریقہ تحویق کا ہے،یعنی اس عبارت کے شروع اور آخر میں اس طرح نصف دائرہ (———) بنا دیا جائے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کلام غیر متعلق ہے۔ دیگر طریقے اپنے مقام پر آئیں گے۔ (التدریب،۲:۳۷)

التحویل

یعنی تحویلِ سند، اگر کسی روایت کی دو اسنادہوں،یا اس سے زائد تو ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہوتے ہوئے سند میں ''ح'' لکھ دیتے ہیں۔ اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے:

۱- یہ ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کی نشانی ہے۔

۲- یہ ''صح'' کا اشارہ ہے۔

۳- اس سے مراد حائل ہے،یعنی رکاوٹ۔

۴- اس سے مراد حدیث ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح،۳۸۵)

راجح قول پہلا ہے۔ تلاوت حدیث کے دوران میں اس لفظ کو حاء پڑھا جائے گا۔ مثلاً مندرجہ ذیل سند کو سمجھنے کا طریقہ یوں ہوگا۔

قال الامام مسلم:

ثنا (۱)قتيبه بن سعيد عن مالک بن أنس ح ، وثنا (۲)قتيبه ومحمد بن رمح عن الليث بن سعد ح ، وثنا (۳)ابوبكر بن أبي شيبه ثنا عبده ويزيد بن هارون كلهم عن يحيى بن سعيد ح (۴)، وثنا محمد بن المثنى(واللفظ له) ثنا عبدالوهاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(يعني الثقفي) سمعت يحيى بن سعيد أخبرني ابوبكر (وهو ابن محمد بن عمر بن حزم) أن عمرة حدثته أنها سمعت عائشة تقول : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : مازال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه ليورثه.(صحيح مسلم ، كتاب الأدب، حدیث نمبر ۲۶۸۷)

مذکورہ بالا حدیث کی سند کو مندرجہ ذیل چارٹ کے ذریعے سے سمجھا جا سکتا ہے۔

پہلا طبقہ امام مسلم کے اساتذہ	دوسرا طبقہ	تیسرا طبقہ	چوتھا طبقہ	پانچواں طبقہ (تابعی)	چھٹا طبقہ (صحابی)
• قتیبہ بن سعید	مالک بن انس	یحیٰ بن سعید	ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم	عمرۃ بنت عبدالرحمٰن	حضرت عائشہ ام المومنین
• قتیبہ بن سعید محمد بن رمح	اللیث بن سعید				
• ابوبکر بن ابی شیبہ	عبدۃ بن سلیمان یزید بن ھارون				
• محمد بن المثنی	عبدالوہاب الثقفی				

اس چارٹ سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

۱- امام مسلم نے تحویل کے ذریعے سے اپنے چار اساتذہ کی سند بیان کی ہے۔

۲- دوسرے طبقے میں اس سند کے پانچ راوی ہیں جن سے امام مسلم کے اساتذہ حدیث بیان کر رہے ہیں، اور ان سب کے استاد یحیٰ بن سعید ہیں۔

۳- بقیہ طبقات میں ایک ایک راوی ہے جن سے یہ حدیث مروی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴-سند میں جہاں بھی ''ح'' کا لفظ مذکور ہے، وہاں ایک سند رک جاتی ہے اور دوسری سند شروع ہو جاتی ہے۔ اور آخر میں تمام طرق اکھٹے ہو جاتے ہیں، اور ''ح'' سے مراد تحویل ہے۔

۵-اس سند کے کل راویوں کی تعداد تیرہ ہے جن کے ذریعے ہم اصل متن تک پہنچتے ہیں۔

التخريج (لإصلاح النسخة

اپنے لکھے ہوئے نسخے کی اصلاح کے لیے تخریج کرنا، یعنی اصل تحریر میں کسی ساقط عبارت کو اس کے حاشیے پر لکھنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں سے عبارت ساقط ہوئی، وہاں سے ایک لکیر افقی طور پر بنائی جائے اور اسے دائیں یا بائیں حاشیہ کی طرف موڑ دیا جائے۔ (ـــــ┐ ┌ـــــ) اور اس لکیر کے سامنے ساقط شدہ کلام لکھ دے اور آخر میں کلمہ ''صح'' لکھ دے۔ ساقط شدہ الفاظ کو لکھنا ''اللحق'' بھی کہلاتا ہے۔ (التدریب،۲:۷۹)

التخريج

حدیث کے اصل مآخذ کا بیان، مع اس کے مختلف طرق وروایات، جن کا ذکر کرنا ضروری ہو، یعنی اس فن میں مآخذ کے ساتھ ساتھ یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ سند کا دارومدار کس راوی پر ہے، اور پھر رجالِ سند اور متن کی تحقیق اور اس روایت پر محدثین کا کیا حکم ہے۔ اگر حکم بیان نہیں کیا گیا تو خود اس پر صحت یا ضعف کا حکم لگانا، صرف مآخذ کا بیان کر دینا، بغیر اس کی روایات بتائے ہوئے اور بغیر حکم لگائے، تخریج نہیں کہلاتا، یہ صرف حدیث کی نسبت بتانا ہے۔ تخریج کے دو طریقے ہیں:

۱-اطراف اسانید کے حوالے سے تخریج کرنا

۲-طرق اسانید کے حوالے سے تخریج کرنا

پہلا طریقہ مندرجہ ذیل حالات میں استعمال کیا جاتا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- جب روایت کے تمام طرق علتوں والے ہوں۔

۲- جب متن حدیث میں کمی یا زیادتی ہو۔

۳- جب سند میں کوئی مخالفت یا ترجیح دینا مقصود ہو۔

۴- جب الفاظ حدیث میں ترجیح مطلوب ہو، چاہے وہ صحیحین ہی میں کیوں نہ ہو۔

۵- جب اصل راوی حدیث مختلط ہو۔

۶- جب حدیث مختلف طرق سے مرسل یا متصل یا مرفوع یا موقوف معلوم ہو۔

۷- اگر سند میں مدلس راوی ہو اور اس نے سماع کی صراحت نہ کی ہو۔

۸- اگر حدیث کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ متواتر، یا مشہور، یا غریب ہے۔

۹- اگر سند کے عالی یا نازل ہونے کے بارے میں معلوم کرنا ہو۔

۱۰- اگر حدیث کی تقویت مطلوب ہو، متابعہ کے ذریعے سے۔

اس کے علاوہ بھی اسباب ہو سکتے ہیں، تاہم اہم اسباب یہی ہیں۔

دوسرا طریقہ اس وقت استعمال کیا جائے گا، جب سند یا متن میں کوئی علت نہ ہو، سند کسی ایک راوی کے گرد گھومتی ہو۔ اس صورت میں پہلا طریقہ استعمال کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

دوسرے مرحلے میں یہ دیکھنا ہوگا کہ جس روایت کی تخریج مطلوب ہے، اس کی کیا حیثیت ہے؟

۱- کسی متعین کتاب سے کوئی حدیث معلوم کرنا مطلوب ہو، جیسے **سنن ابو داؤد** یا **مسند احمد** سے کسی حدیث کی تخریج کرنا ہے تو اس صورت میں وہ حدیث اس کتاب میں سے ڈھونڈنے کے بعد، اس کی سند کی تحقیق کی جائے گی اور پھر اس پر حکم لگایا جائے گا۔ اگر حدیث کی تقویت مطلوب ہے تو متابعات اور شواہد کی تلاش ہوگی، اور متن کے بارے میں دیکھا جائے گا کہ وہ منکر یا شاذ تو نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲-کسی حدیث کو بغیر کسی تعین کے تلاش کرنا، اس صورت میں پہلے یہ حدیث اس کے مآخذ سے تلاش کی جائے گی اور تمام اسانید جمع کی جائیں گی، مذکورہ دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے سے، اور اس کے بعد اس حدیث کی صحت یا ضعف کے بارے میں حکم لگایا جائے گا۔

تخریج احادیث میں مددگار کتب: احادیث کی تخریج کے لیے محدثین کرام نے مختلف النوع کتابیں تصنیف کی ہیں، جن کی مدد سے ایک طالب علم حدیث بآسانی تلاش کرسکتا ہے۔ ان کتابوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱-اسمائے صحابہ کی ترتیب کے مطابق کتبِ اطرافِ حدیث

الف: وہ کتب جن میں صحابہ کرام کی ترتیب پر صحاح ستہ اور ان سے ملحقہ کتابوں کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس کی مثال امام مزی کی **تحفة الاشراف** ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے احادیث کو مسانیدِ صحابہ پر مرتب کیا ہے اور اگر صحابی مکثرین میں سے ہے تو تابعین کی ترتیب بھی دے دی گئی ہے، اور اگر تابعی بھی مکثرین میں سے ہے تو تابع التابعی کو بھی ترتیب سے دے دیا گیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے اس کتاب کے بعض تسامحات کو اپنی کتاب **النکت الظراف** میں واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا عبدالصمد شرف الدین کی تحقیق کے ساتھ ہندوستان سے شائع ہوچکی ہے۔

ب: وہ کتب جن میں صحابہ کرام کی ترتیب پر احادیث مرتب کی گئی ہیں، لیکن ترتیب اسانید کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس کی مثال عبدالغنی النابلسی کی کتاب **ذخائر المواریث في الدلالة علی مواضع الحدیث** ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے ہر صحابی کی حدیث ذکر کرنے کے بعد صحاح ستہ اور **مؤطا مالک** میں راوی کا ذکر کردیا ہے۔

اس کتاب میں یہ خامی محسوس ہوتی ہے کہ اگر کوئی حدیث کئی صحابہ سے مروی ہے تو وہ صرف ایک جگہ کا ذکر کرتے ہیں اور باقی مواضع ترک کردیتے ہیں جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک صحابی ہی سے مروی ہے۔

۲۔حدیث کے پہلے جملے کی بنیاد پر مرتب شدہ کتب

اس طریقے پر کئی کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، جن میں مشہور کتاب حافظ سیوطی کی **الجامع الصغير من حديث البشير النذير** ہے۔اس کتاب میں مؤلف نے اوائل حدیث پر ان کتب کی احادیث جمع کی ہیں۔صحاح ستہ، **مسند احمد** ،**مستدرک حاکم** ،امام بخاری کی **الادب المفرد** اور **التاريخ الكبير**،**صحيح ابن حبان**،طبرانی کی **معاجم ثلاثه** ،**سنن سعيد بن منصور** ،**مصنف ابن ابی شيبه** ،**مصنف عبدالرزاق**،**سنن دارقطني** ،**مسند الفردوس للديلمي**،**حلية الاولياء لابی نعيم** ،امام بیہقی کی **شعب الايمان** اور **سنن کبریٰ**،ابن عدی کی **الكامل**،عقیلی کی **الضعفاء**،اور خطیب بغدادی کی **تاریخ بغداد**۔

شیخ ناصر الدین البانی مرحوم نے اس کتاب کو صحیح وضعیف میں تقسیم کر کے،احادیث پر حکم لگانے میں آسانی پیدا کردی ہے،اور کتب کا ذکر کرنے کے ساتھ حکم بھی لگا دیا ہے۔

اسی طریقے کے مطابق دیگر کتب یہ ہیں:● علامہ سخاوی (ف ۹۰۲ھ)، **المقاصد الحسنة** ● اسماعیل العجلونی، **کشف الخفاء**

ان کے علاوہ مختلف کتابوں کی فہرستیں اس کام میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

۳۔کسی مشہور لفظ کے حوالے سے مرتب شدہ کتب

حدیث میں کسی مشہور لفظ یا بہت کم مستعمل لفظ کے ذریعے سے بھی تخریج کی جا سکتی ہے۔ اس میں معاون کتاب مستشرقین کی تصنیف کردہ **المعجم المفهرس لالفاظ الحديث النبوی** ہے۔اس کتاب میں صحاح ستہ کے علاوہ **مسند احمد** ،**موطا مالک** اور **سنن الدارمی** کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ان میں مذکورہ کوئی بھی حدیث اس کے کسی لفظ کے ذریعے تلاش کی جا سکتی ہے،لیکن طالب علم کو اس کتاب میں روایت تلاش کرتے ہوئے دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● اس کتاب میں کئی احادیث کی تخریج میں نقص پایا جاتا ہے، خصوصاً مسند احمد کی احادیث کے بارے میں کافی نقص ہے۔

● حدیث کا لفظ اگر معجم میں مذکورہ لفظ سے مختلف ہے تو ایسی حدیث تلاش کرنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے، جبکہ احادیث بالمعنیٰ روایت ہوسکتی ہیں، اس لیے الفاظ میں اختلاف ممکن ہے، لیکن مستشرقین نے صرف وہی الفاظ استعمال کیے ہیں جو ان کے سامنے آئے۔

۴۔موضوعات کے حوالے سے مرتب شدہ کتب

اکثر کتب حدیث میں احادیث موضوعات کی ترتیب پر مرتب ہوئی ہیں، خصوصاً وہ کتابیں جو صحاح ستہ یا دیگر سند شدہ کتابوں سے مرتب کی گئی ہیں، مثلاً **مصابیح السنة**، **مشکاة المصابیح** وغیرہ۔ ان کتابوں میں اصل کتب حدیث کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔ ان میں اہم کتب یہ ہیں: ● حافظ بغوی (ف ۵۱۶ھ)، **مصابیح السنة** ● حافظ خطیب تبریزی (ف ۷۱۷ھ)، **مشکاة المصابیح** ● حافظ شمس الدین عبدالہادی (ف ۷۴۴ھ)، **المحرر فی الحدیث** ● حافظ ابن حجر، **بلوغ المرام**

۵۔کتب تخریج

بعض مصنفین نے دیگر کتب حدیث، فقہ اور تفسیر میں مذکورہ احادیث کی تخریج کی ہے۔ یہ کتابیں بھی تخریج میں ممد ومعاون ثابت ہوتی ہیں، اس نوع کی اہم کتب یہ ہیں: ● حافظ زیلعی (ف ۷۶۲ھ)، **نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه** ● حافظ ابن الملقن (ف ۸۰۴ھ)، **البدر المنیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر** ● حافظ ابن حجر، **الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف** ● عبدالرؤف المناوی، **الفتح السماوی فی تخریج احادیث البیضاوی** ● شیخ ناصر الدین الالبانی، **ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل**

کتب حدیث کی یہ پانچ اقسام ہیں جن کے ذریعے سے احادیث کے مآخذ، طرقِ اسانید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران پر حکم معلوم کیا جاسکتا ہے۔ (معجم،۸۳)

التدلیس

عربی زبان میں تدلیس عیب چھپانے کو کہتے ہیں، بالخصوص جب فروخت کنندہ خریدار سے اپنے مال کا عیب چھپائے۔ یہ لفظ ''دلس'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی اندھیرے اور روشنی کا خلط ملط ہونا ہے۔ علم حدیث میں اس سے مراد یہ ہے کہ جب حدیث کا عیب چھپالیا گیا اور اس کی حقیقت اندھیرے میں پوشیدہ ہوگئی تو وہ روایت مدلس ہوگئی۔

محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد، سند کے عیب کو چھپانا اور اس کی تحسین کو ظاہر کرنا ہے۔ تدلیس کے احکام، اقسام اور مثالوں کے لیے دیکھیے: مدلس

(تیسیر،۷۱)

تدلیس التسویہ دیکھیے: مدلس

تدوین حدیث

حدیث نبوی کی تدوین کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ آپ نے شروع میں کتابتِ حدیث سے منع فرمایا، تاہم بعد میں اجازت دے دی، اسی لیے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد نے احادیث کو لکھنا شروع کر دیا۔ مندرجہ ذیل احادیث سے مزید وضاحت ہوتی ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہر بات یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا تو قریش کے افراد نے مجھے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں، کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں، اس لیے بلا امتیاز آپ کی ہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات لکھ لینا مناسب نہیں ہے، تو میں رک گیا۔ آپؐ سے اس بارے میں پوچھا تو اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: 'لکھو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا'۔ (سنن دارمی، مقدمہ، باب من رخص فی کتابۃ العلم، حدیث نمبر ۴۸۹)۔

۲۔ حضرت ابو ہریرۃ کی حدیث: صحابہ کرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں، بجز عبداللہ بن عمروؓ کے، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر ۱۱۳)

۳۔ حضرت ابو ہریرۃ کی حدیث: کسی انصاری صحابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: ''اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو، (یعنی لکھ لیا کرو)۔ (سنن الترمذی: ابواب العلم، ۵: ۳۹)

۴۔ فتح مکہ (۸ھ) کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو ایک یمنی شخص نے درخواست کی، یا رسول اللہ! مجھے لکھ دیجیے، آپؐ نے فرمایا: ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ (صحیح بخاری: کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر ۱۱۲)

۵۔ حضرت انس کی حدیث: اس علم (یعنی حدیث) کو قلم بند کرلو۔ (سنن دارمی، مقدمہ، حدیث نمبر ۴۹۷)

۶۔ حضرت رافع بن خدیج کی حدیث: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہم آپ سے بعض باتیں سنتے ہیں، کیا ہم انہیں لکھ لیں؟ آپ نے فرمایا: ''لکھ لو، اس میں کوئی حرج نہیں''۔ (التدریب، ۲۸۶)

۷۔ آپ کی عمرو بن حزم گورنر یمن کے نام تحریری ہدایات جس میں صدقات، دیات، فرائض اور سنتیں ذکر کی گئی ہیں۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ۱: ۷۱)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل بیماری میں فرمایا: ''کوئی لکھنے والی چیز لے آؤ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ میں تمہیں لکھ کر دے دوں اور تم گمراہ ہونے سے بچ جاؤ"۔(صحیح بخاری، باب کتابة العلم، حدیث نمبر ۱۱۴)

۹-مہاجرین اور انصار، مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان لکھے ہوئے معاہدے

مندرجہ بالا احادیث اور امثال سے واضح ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں کتابت کا آغاز ہو چکا تھا اور مختلف مواقع پر چیزیں لکھی گئیں اور صحابہ کرام کو آپ نے اس کی ہدایت کی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔عہد صحابہ میں مدون شدہ ایک اہم ذخیرہ حدیث ملتا ہے۔

صحابہ کرام کے دور میں تدوین حدیث

۱-حضرت ابوبکر صدیق کی حضرت انس بن مالک کے نام کتاب جس میں فرائض صدقہ ذکر کیے گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے تھے۔(مسند احمد،۱:۱۱)

۲-حضرت عمر بن خطاب کا عتبہ بن فرقد کے نام خط جس میں بعض سنن درج تھیں۔(مسند احمد،۱:۱۶)

۳-صحیفہ علی، جس میں دیت، قیدی اور مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کرنے کے بارے میں درج تھا۔(صحیح بخاری ، کتاب العلم، باب کتابة العلم، حدیث نمبر۱۱۱)

۴-صحیفہ سعد بن عبادۃ انصاریؓ(سنن الترمذی، الاحکام، باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد، حدیث نمبر۱۳۴۳،۲:۶۲۷)

۵-صحیفۃ عبداللہ بن ابی اوفی (صحیح البخاری، کتاب الجهاد، حدیث نمبر۲۸۱۸)

۶-نسخہ سمرۃ بن جندب (تهذیب التهذیب،۴:۲۳۶)

۷-حضرت ابورافع، مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب، جس میں استفتاح نماز کے بارے میں احادیث مذکور ہیں۔(خطیب بغدادی، الکفایة،۳۳۰)

۸-حضرت ابوہریرہ کی کتابیں (جامع بیان العلم وفضله،۱:۷۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹-صحيفة ابو موسى اشعرى (صبحی السامرائی نے اپنی کتاب کے مقدمے میں اس کا ذکر کیا ہے۔)

۱۰-صحیفہ جابر بن عبداللہ (طبقات کبری، ۵:۴۶۷، ذہبی، تذکرة الحفاظ، ۱:۴۳)

۱۱-صحیفہ صادقہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، امام احمد نے اپنی مسند میں یہ صحیفہ مکمل نقل کیا ہے۔(جامع بیان العلم وفضله، ۱:۷۳، مسند احمد، ۲:۱۵۸-۲۲۶، سنن دارمی، مقدمہ، حدیث نمبر ۵۰۲)

۱۲-صحیفہ ابو سلمہ نبیط بن شریط الاشجعی الکوفی (تاریخ التراث العربی، ۵۵)

۱۳-صحیفہ صحیحہ ہمام بن منبہ، جس میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی (۱۳۸) احادیث بیان کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے

تابعین کے دور میں تدوین حدیث

تابعین کے دور میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام ملتے ہیں جنہوں نے حدیث لکھی، ان کے اجزاء مشہور ہیں اور روایت کیے گئے۔

۱-ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی (ف ۱۲۶ھ)، حضرت جابر کی احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲-ابوعدی الزبیر بن عدی الہمدانی الکوفی (ف ۱۳۱ھ)

۳-ابوالعشراء الدارمی: اسامة بن مالک

۴-زید بن ابی انیسہ ابواسامہ الرہاوی (ف ۱۲۵ھ)

۵-ایوب بن ابی تمیمہ السختیانی (ف ۱۳۱ھ)

۶-یونس بن عبید بن دینار العبدی (ف ۱۳۹ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷-ابو بردہ برید بن عبداللہ بن ابی بردۃ

۸-حمید بن ابی حمید الطّویل (ف ۱۴۲ھ)

۹-ہشام بن عروۃ بن الزبیر (ف ۱۴۶ھ)

۱۰-ابو عثمان عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب (ف ۱۴۷ھ)، (دیکھیے: تاریخ التراث العربی، ۱:۱:۲۶۱)

تدوین حدیث کا اس وقت باقاعدہ آغاز ہوا، جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے عامل (گورنر) ابوبکر بن عمرو بن حزم کو ہدایت بھیجی تھی کہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم (یعنی ذخیرہ حدیث) ہے، اسے قلمبند کریں۔ اسی طرح انہوں نے دیگر علمائے کرام کو لکھا کہ جو احادیث آپ کے پاس ہوں، انہیں جمع کرلیں، لیکن ابن حزم کا یہ جمع کردہ ذخیرہ حضرت عمر تک نہ پہنچ سکا اور ان کی وفات ہوگئی۔

اس محنت میں اصل حصہ امام ابن شہاب زہری (ف ۱۲۴ھ) کا ہے جنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی دعوت قبول کرتے ہوئے احادیث جمع کرنا شروع کیں اور ایک بڑی تعداد جمع کرکے حضرت عمر کو پیش کردی، اور انہوں نے تمام علاقوں میں اس کے نسخے بھجوادیے۔ اسی طرح امام زہری نے دوسری صدی ہجری میں تدوین حدیث کی بنیاد رکھی اور آئندہ آنے والوں کے لیے ایک مضبوط اساس فراہم کردی۔

دوسری صدی ہجری میں مندرجہ ذیل بزرگوں نے تدوین حدیث کی خدمت انجام دیں۔

۱-مکہ میں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج (ف ۱۵۰ھ)

۲-مدینہ میں محمد بن اسحٰق (ف ۱۵۱ھ)

۳-یمن میں معمر بن راشد (ف ۱۵۳ھ)

۴-بصرہ میں سعید بن ابی عروبۃ (ف ۱۵۶ھ)

۵-شام میں ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی (ف ۱۵۶ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶-مدینہ میں عبدالرحمٰن بن ابی ذئب (ف ۱۵۸ھ)

۷-بصرہ میں الربیع بن صبیح (ف ۱۶۰ھ)

۸-بصرہ میں شعبہ بن الحجاج (ف ۱۶۰ھ)

۹-کوفہ میں ابوعبداللہ سفیان الثوری (ف ۱۶۱ھ)

۱۰-مصر میں لیث بن سعد (ف ۱۷۵ھ)

۱۱-بصرہ میں حماد بن سلمہ بن دینار (ف ۱۷۶ھ)

۱۲-مدینہ میں امام مالک بن انس (ف ۱۷۹ھ) نے مؤطا تصنیف کی۔

۱۳-خراسان میں عبداللہ بن المبارک (ف ۱۸۱ھ)

۱۴-واسط میں ھشیم بن بشیر (ف ۱۸۸ھ)

۱۵-رے میں جریر بن عبدالحمید الضبی (ف ۱۸۸ھ)

۱۶-عبداللہ بن وھب (ف ۱۹۷ھ) نے جامع تیار کی۔

۱۷-مکہ میں سفیان بن عیینہ (ف ۱۹۸ھ)

۱۸-وکیع بن الجراح الرؤاسی (ف ۱۹۷ھ)

۱۹-عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی (ف ۲۱۱ھ) نے المصنف لکھی۔

۲۰-سنن کے مصنف سعید بن منصور (ف ۲۲۷ھ)

۲۱-ابن ابی شیبہ (۲۳۵ھ) جنہوں نے المصنف تحریر کی۔

ان تمام محدثین کرام کی تالیف کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک طرح کی احادیث جمع کر کے انہیں مختلف ابواب میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ان احادیث میں احادیث نبویہ، اقوال صحابہ اور فتاوی تابعین سب شامل ہوتے تھے۔ ان کتابوں کے مختلف نام ملتے ہیں، مثلاً مصنف، سنن، جامع اور مؤطا۔

تیسری صدی میں بھی تدوین حدیث کا کام جاری رہا۔ اس عرصے کی تصنیفات میں دو نمایاں صفات نظر آتی ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱-صرف مرفوع احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی، اقوال صحابہ وتابعین حذف کر دیے گئے۔

۲-تصنیف میں مسانید کا طریقہ اپنایا گیا، یعنی صحابہ کے اسمائے گرامی کی ترتیب پر احادیث مرتب کی گئیں۔

اس زمانے کی اولیں مسانید کے مرتب حضرات مندرجہ ذیل ہیں: ● عبدالملک بن عبدالرحمٰن الذماری (ف ۲۰۰ھ) ● ابوداؤد الطیالسی (ف ۲۰۴ھ) ● محمد بن یوسف الفریابی (ف ۲۱۲ھ) ● اسد بن موسیٰ الاموی (ف ۲۱۲ھ) ● عبیداللہ بن موسیٰ العبسی (ف ۲۱۳ھ) ● عبداللہ بن الزبیر الحمیدی (ف ۲۱۹ھ) ● احمد بن منیع البغوی (ف ۲۲۴ھ) ● نعیم بن حماد الخزاعی (ف ۲۲۸ھ) ● مسدد بن مسرہد البصری (ف ۲۲۸ھ) ● ابوالحسن بن الجعد الجوہری (ف ۲۳۰ھ) ● عبداللہ بن محمد الجعفی المسندی (ف ۲۲۹ھ) ● یحییٰ بن معین (ف ۲۳۳ھ) ● ابوخیثمۃ زہیر بن حرب (ف ۲۳۴ھ) ● ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان ابن ابی شیبہ (ف ۲۳۵ھ) ● اسحٰق بن راہویہ (ف ۲۳۸ھ) ● احمد بن حنبل (ف ۲۴۰ھ) ● خلیفہ بن خیاط (ف ۲۴۰ھ) ● اسحٰق بن ابراہیم بن نصر السعدی (ف ۲۴۲ھ) ● ابومحمد الحسن بن علی الحلوانی (ف ۲۴۲ھ) ● عبد بن حمید (ف ۲۴۹ھ) ● اسحٰق بن منصور (ف ۲۵۱ھ) ● محمد بن ہشام السدوسی (ف ۲۵۱ھ) ● عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (ف ۲۵۵ھ) ● احمد بن سنان القطان الواسطی (ف ۲۵۶ھ) ● محمد بن مہدی (ف ۲۷۲ھ) ● بقی بن مخلد (ف ۲۷۶ھ)۔ اصل کتاب مفقود ہے، اس کا صرف مقدمہ طبع ہو چکا ہے ● الحارث بن محمد بن ابی اسامۃ داہر التمیمی (ف ۲۸۲ھ) ● ابوبکر احمد بن عمرو البزار (ف ۲۹۲ھ) ● ابراہیم بن معقل النسفی (ف ۲۹۵ھ)

چوتھی صدی میں ترتیب مسانید کا سلسلہ جاری رہا۔ اس عہد میں ان محدثین نے مسانید مرتب کیں: ● الحسن بن سفیان بن عامر النسوی (ف ۳۰۳ھ) ● احمد بن علی بن المثنی التمیمی الموصلی (ف ۳۰۷ھ) ● ابوبکر محمد بن ھارون الرویانی (ف ۳۰۷ھ) ● ابوحفص عمر بن محمد بن بجیر الھمدانی السمرقندی (ف ۳۱۱)۔ ان کی کتاب الجامع المسند کے نام سے معروف ہے ● ابوالعباس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق بن سراج (ف ۳۱۳ھ) ● ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (ف ۳۲۷ھ) ● ابو سعید الہیثم بن کلیب بن شریح الشاشی (ف ۳۳۵ھ)، ان کی مسند طبع ہو چکی ہے ● ابو نعیم الاصبہانی (ف ۴۳۰ھ)

ان تمام محدثین کی مسانید میں، سوائے مسند احمد بن حنبل کے، اکثر مفقود یا مخطوط ہیں۔ ان مسانید کی احادیث عموماً صحیح ہیں، تاہم ان کے ساتھ حسن اور ضعیف بھی شامل ہیں۔ اس وجہ سے ان کتب پر کلیتہً اعتماد مشکل تھا۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کیا گیا کہ صرف صحیح احادیث کا مجموعہ تیار کیا جانا چاہیے، چنانچہ امام محمد بن اسماعیل البخاری نے حدیث کا وہ پہلا مجموعہ تیار کیا جس میں صرف صحیح احادیث نبویہ کو فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔ انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، ان کے شاگرد امام مسلم بن حجاج نیشاپوری نے اپنی کتاب مرتب کی اور اس میں صرف صحیح احادیث جمع کیں۔

ان دونوں محدثین کرام کے بعد ان کے ہم عصر دوسرے محدثین نے بھی فقہی ترتیب پر کتب تصنیف کیں، مثلاً امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ السلمی الترمذی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی، امام محمد بن یزید بن ماجہ

اس تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ چوتھی صدی کے آغاز تک احادیث مکمل طور پر مدون ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد صرف ضمنی کام ہوتے رہے جن میں استدراک، استخراج اور تلخیص کا کام شامل ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: ● فواد سزگین، تاریخ التراث العربی ● اکرم ضیاء العمری، بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ ● محمد ابوزہرہ، الحدیث والمحدثون ● مناظر احسن گیلانی، تدوین حدیث ● محمد حمید اللہ، مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ ● خالد علوی، حفاظت حدیث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التراجم، ترجمة الباب

تراجم، ترجمہ کی جمع ہے، اس سے مراد حدیث کے باب کا عنوان ہے۔عموماً محدثین کرام اپنی تصنیفات میں مجموعہ احادیث کو ایک خاص مفہوم کے تحت جمع کرتے ہیں اور اس کے لیے ایک عنوان تجویز کردیتے ہیں۔مثلاً باب ماجاء فی السھو اذاقام من رکعتی الفریضۃ۔

تراجم میں امام بخاری نے نہایت مہارت اور فقہی استنباط کا ثبوت دیا ہے، اور ایک حدیث کو کئی ابواب میں ذکر کرنے کے بعد اس کے لیے عنوان تجویز کیے ہیں، جن سے ان کی فقہی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔اسی لیے کہا جاتا ہے کہ فقہ البخاری فی تراجمہ یعنی امام بخاری کا تفقہ ان کے ابواب کے عناوین میں پوشیدہ ہے۔

ترجمہ کا لفظ کسی شخصیت کی سوانح حیات کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

الترجیح

اگر کسی مسئلے میں دو قابل قبول احادیث میں تعارض نظر آئے تو انہیں جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اگر جمع کرنا ممکن نہ ہو تو ایک حدیث کو دوسری پر ترجیح دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ترجیح دینے کے مراحل یہ ہیں:

۱- اگر ان میں سے کسی کے ناسخ ہونے کا علم ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی، اور اسی پر عمل ہوگا اور دوسری جو منسوخ ہے اسے ترک کردیا جائے گا۔

۲- اگر ناسخ ومنسوخ کا علم نہ ہو تو کسی ایک کو دوسری پر ترجیح دیں گے۔علمائے حدیث نے ترجیح کی پچاس یا اس سے زائد وجوہ لکھی ہیں، چنانچہ راجح پر عمل ہوگا اور مرجوح کو چھوڑ دیا جائے گا۔

۳- اگر ترجیح دینا بھی مشکل ہو، (اگرچہ یہ صورت انتہائی نادر الوجود ہے) تو پھر ان دونوں احادیث پر اس وقت تک عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا، جب تک ترجیح کی کوئی صورت نہ نکل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ (تیسیر،۵۴)

الترضیه

یعنی رضی اللہ عنہ کہنا۔احادیث پڑھنے یا لکھنے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب بھی صحابہ کرام میں سے کسی کا نام آئے تو رضی اللہ عنہ کہنے یا لکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

الترمذی (۲۰۹ھ-۲۷۹ھ)

صحاح ستہ میں سے سنن الترمذی کے مصنف، مشہور محدث اور امام۔

نام: ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی البوغی الترمذی۔

تاریخ ولادت: ۲۰۹ ہجری، ترمذ کے مقام پر پیدائش ہوئی جو نہر بلخ کے کنارے واقع ایک قدیم شہر ہے۔

تاریخ وفات: ترمذ میں پیر کی رات ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

مشہور اساتذہ: ● امام بخاری، جن کے ساتھ زیادہ وقت گزارا اور انہی کے ہاں سے فارغ التحصیل ہوئے ● امام مسلم ● امام ابوداؤد ● قتیبہ بن سعید ● محمود بن غیلان اور دیگر محدثین کرام

مشہور طلبہ ● مکحول ابن الفضل ● محمد بن محمود عنبر ● حماد بن شاکر ● احمد بن یوسف النسفی ● ابو العباس محمد بن محبوب المحبوبی۔آخر الذکر ان کی کتاب کے راوی بھی ہیں۔

امام ترمذی اپنی قوت حافظہ کے لیے مشہور ہیں۔انہوں نے ایک ہی مجلس میں اپنے شیخ سے سنی ہوئی چالیس احادیث اسی وقت سنا دی تھیں۔

مؤلفات: ● الجامع، ان کی سب سے بڑی اور اہم تصنیف ہے۔ ● العلل — الجامع کے آخر میں شامل ہے ● التاریخ ● الشمائل النبویه — فن شمائل کی مشہور کتاب ہے۔ ● الزھد ● الاسماء والکنیٰ (التعریف،۹۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التساعیات

سند میں علو ونزول کا مسئلہ محدثین کے ہاں ہمیشہ بہت اہم رہا ہے، اس لیے وہ اپنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کم سے کم واسطوں کو ترجیح دیتے تھے اور اس مقدس قرب کے متمنی رہتے تھے۔ اس نظریے کے مطابق یہ علم وجود میں آیا کہ اس قسم کی احادیث مرتب کی جائیں جن میں کم سے کم واسطے ملتے ہوں، چنانچہ وحدانیات سے لیکر عشاریات تک کی کتب تصنیف کی گئیں۔

تساعیات سے مراد وہ کتب ہیں جن میں راوی وہ احادیث نقل کرتا ہے جن میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نو واسطے ہوں۔

تساعیات کے مصنفین: ● ابراہیم بن محمد الطبری المکی (ف ۷۲۲ھ) ● عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ الکنانی ابن جماعۃ (ف ۷۶۷ھ) ● محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی (ف ۷۴۵ھ) (الرسالۃ،۷۵)

التشیع

حافظ ابن حجر تھذیب التھذیب (۱:۹۴) میں رقم طراز ہیں: متقدمین کے نزدیک تشیع سے مراد یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو حضرت عثمان سے افضل سمجھا جائے، نیز حضرت علی اپنی جنگوں میں حق پر تھے اور ان کے مخالفین غلطی پر تھے، اور اس کے ساتھ ساتھ شیخین کی فضیلت اور تقدیم کا اعتراف کیا جائے۔ بعض لوگ اس عقیدے کے حامل بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت علی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین انسان ہیں۔ اگر اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص متقی، سچا اور دیندار ہے تو اس کی روایت رد نہیں کی جائے گی، جبکہ وہ اپنے اس اعتقاد کی طرف دعوت بھی نہ دیتا ہو۔

متاخرین کے نزدیک تشیع سے مراد تمام خلفائے راشدین کا، ماسوائے حضرت علیؓ کے انکار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس لیے اس قسم کے غالی رافضی کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

التصحیح

ساقط شدہ عبارت حاشیے میں لکھنے کے بعد ''صح'' لکھنا تصحیح کہلاتا ہے۔ (دیکھیے: تخریج)۔اس کا مقصد یہ ہے کہ کلام اب روایت کے مطابق صحیح کیا جا چکا ہے،اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے اور لکھنے والے نے اس کی تصحیح کر دی ہے۔

(التدریب،۲:۸۲)

تصحیح الحدیث فی الأزمنة المتاخرة

کیا متأخرین کو حدیث صحیح قرار دینے کا حق حاصل ہے؟ اس مسئلے پر محدثین کرام کے ہاں اختلاف ہے۔ابن الصلاح اس کی ممانعت کے حق میں ہیں،جبکہ دیگر ائمہ مثلاً نووی،عراقی اور حافظ ابن حجر اسے جائز سمجھتے ہیں،کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ چھٹی اور ساتویں صدی میں ائمہ حدیث اپنی تصنیفات میں احادیث کی صحت اور ضعف کے بارے میں رائے دیتے ہیں تو اس کے بعد اس عمل سے کس طرح منع کیا جا سکتا ہے۔

راجح قول یہی ہے کہ جو شخص حدیث کو پرکھ کر تصحیح،تحسین اور تضعیف کر سکتا ہو،اس کے لیے جائز ہے کہ وہ تحقیق کے بعد یہ حکم بیان کر دے،اور جو شخص اس قابل نہ ہو،اسے دیگر علماء کی تصحیح اور تضعیف پر انحصار کرنا چاہیے۔ (معجم،۹۶)

التصحیف

حدیث میں ثقہ راویوں کے بیان کردہ الفاظ کے برعکس ایسے الفاظ بیان کرنا جو لفظی یا معنوی طور پر مختلف ہوں،مثلاً حدیث میں مذکورہ لفظ ''احتجم'' کو راوی نے ''احتجر'' میں بدل دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصحیف کی کئی اقسام ہیں:

۱- سند میں تصحیف: مثلاً ''عوام بن مراجم'' کو ''عوام بن مزاحم'' میں بدل دیا گیا۔

۲- متن میں تصحیف: مثلاً مذکورہ بالا مثال میں ''احتجم'' کو ''احتجر'' بنا دیا گیا۔

۳- پڑھنے میں غلطی کی وجہ سے تصحیف: مثلاً حدیث من صام رمضان واتبعه ستا من شوال میں ستا کو شیئا پڑھ لیا گیا۔

۴- سننے میں غلطی کی وجہ سے تصحیف: مثلاً ''عاصم الاحول'' کو ''عاصم الاحدب'' سنا گیا۔

۵- لفظی تصحیف: مذکورہ بالا تمام مثالیں لفظی تصحیف کی ہیں۔

۶- معنوی تصحیف: راوی حدیث کے الفاظ تو اصل ہی نقل کرتا ہے، مگر ان کی تفسیر ایسی کرتا ہے جو حقیقتاً مراد نہیں ہوتی، مثلاً حدیث میں ہے: أن النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی الی عنزة ۔ عنزۃ سے مراد نیزہ نما لاٹھی ہے، بنی عنیزۃ نے اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھتے ہوئے کہا کہ ہمارے لیے یہ بات باعثِ اعزاز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ (معجم، ۹۸)

التصلیه

یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کہنا اور لکھنا۔ آداب حدیث میں سے ایک اہم ادب یہ ہے کہ جب بھی حدیث لکھی، یا پڑھی جائے تو جہاں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے، اس کے ساتھ صلاۃ وسلام لکھنے یا پڑھنے کی پابندی کی جائے اور اس کے بار بار لکھنے یا پڑھنے سے پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی اصل کتاب میں جس سے کوئی شخص احادیث نقل کر رہا ہے، صلاۃ وسلام درج نہیں کیا گیا تو اس کی پیروی نہ کرتے ہوئے صلاۃ وسلام لکھ دے۔ محدثین نے صلاۃ وسلام کی جگہ صرف ''ص'' یا ''صلعم'' لکھنے کو ناپسند کیا ہے۔

(التدریب، ۲:۴:۷، معجم، ۲۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنيف الحديث

تصنیف حدیث کے مختلف طریقے ہیں، مثلاً:

۱- مسانید کی ترتیب کے مطابق تصنیف: اس طریقے کے مطابق ہر صحابی کی احادیث علیحدہ علیحدہ جمع کردی جاتی ہیں، اوران میں موضوعات کا اعتبار نہیں رکھا جاتا، مثلاً: **مسند احمد، مسند بقي بن مخلد** وغیرہ۔

۲- فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق: اس طریقے میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا جاتا ہے اور اس میں الجامع اور السنن جیسی کتب شامل ہیں۔

الجامع سے مراد وہ کتب ہیں جن میں یہ آٹھ ابواب شامل ہوں۔ (۱) عقائد (۲) احکام (۳) زہد وتقوی (۴) آداب خوردونوش (۵) تفسیر، تاریخ اور سیر (۶) شمائلِ نبویہ (۷) فتن (۸) مناقب اور مثالب

الجامع کی مثال **صحیح بخاری** اور **سنن ترمذی** ہیں۔

السنن سے مراد وہ کتب ہیں جن میں صرف احادیث احکام کو بیان کیا جاتا ہے، آثار صحابہؓ ذکر نہیں کیے جاتے۔

یہی طریقہ مستدرکات اور مستخرجات کا ہے۔ کتاب میں کسی خاص مسئلے پر احادیث جمع کی جائیں تو وہ اجزاء کہلاتے ہیں۔

۳- علل حدیث کی ترتیب کے مطابق تصنیف: اس طریقۂ تالیف میں حدیث بیان کرنے کے بعد اس کے طرق اور روایات کے اختلاف واضح کیے جاتے ہیں۔ اگر یہ وضاحت ابواب کی ترتیب سے ہو تو بہتر ہوتی ہے۔ اس طریقے کے مطابق مشہور کتاب، امام دارقطنی کی "**العلل**" ہے جو مسانید کے طریقے پر مرتب کی گئی ہے۔

۴- اوائل حدیث کے طریقے کے مطابق: اس طریقے میں حدیث کے اولین جملے سے احادیث کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتب کیا جاتا ہے،اس میں حافظ مزی کی مشہور کتاب تحفة الاشراف ہے۔

(معجم،••

التضبیب

کتابتِ حدیث میں یہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، اسے تمریض بھی کہا جاتا ہے۔ا
سے مراد یہ ہے کہ کلام پر ایسا خط کھینچ دیا جائے جس کے شروع میں صاد بنا ہو (ص) ،اور اس
مقصد یہ ہے کہ کلام میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے،یعنی وہ صحیح طور پر منقول ہے،لیکن لفظی یا معن
طور پر فاسد ہے۔ہوسکتا ہے وہ کلام عربی زبان کے قواعد کے مطابق نہ ہو، یا شاذ ہو، یا اس میں ک
ضعف، یا نقص پایا جاتا ہو۔اس علامت کو ضبة کہا جاتا ہے۔

التضعیف

کسی روایت کو سند یا متن میں موجود علت کی وجہ سے ضعیف قرار دینا۔

تعارض الروایات

اگر بعض احادیث کے درمیان معنوی طور پر تضاد اور اختلاف پایا جائے تو وہ تعارض کہ
ہے۔صحیح روایات میں حقیقی طور پر تعارض ناممکن ہے، کیونکہ یہ روایات جب ایک ہی ذات ۔
منسوب ہیں تو ان میں اختلاف کیسے ہوسکتا ہے،تاہم ظاہری طور پر اختلاف ہونا ممکن ہے جو مختل
طریقوں سے دور کیا جاسکتا ہے۔(دیکھیے :مختلف الحدیث)

روایات میں تعارض رفع کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

ا-اگر ان روایات میں جمع کی قابلِ قبول صورت ممکن ہو تو انہیں پہلے جمع کرنا ضروری ہے،مثلاً ا
مطلق ہے تو دوسری مقید ہوسکتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲-اگر جمع کرنا ممکن نہ ہو تو ناسخ و منسوخ دیکھا جائے گا۔ دونوں روایات کی تاریخ معلوم ہو جائے تو ایک ناسخ اور دوسری منسوخ قرار پائے گی۔

۳-اگر نسخ ممکن نہ ہو تو ان روایات میں ایک کو دوسری پر ترجیح دینے کی کوشش کی جائے گی، ترجیح کی علمائے حدیث نے پچاس، یا اس سے زائد وجوہ لکھی ہیں، چنانچہ راجح پر عمل ہو گا اور مرجوح کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (دیکھیے: الترجیح)

۴-اگر ترجیح دینا بھی مشکل ہو تو ان روایات پر عمل سے توقف کیا جائے گا، جب تک کہ ترجیح کی کوئی شکل نہ نکل آئے، عموماً یہ صورت بہت کم پیش آتی ہے۔

(التدریب، ۲:۱۹۶، معجم، ۱۰۱)

التعدیل

راویٔ حدیث کے عادل ہونے کے بارے میں بتانا اور حکم لگانا کہ وہ عادل یا ضابط ہے۔
تفصیل کے لیے دیکھیے: العدالة

تعرف و تنکر دیکھیے: فلاں تعرف و تنکر

تعریف علوم الحدیث

علوم الحدیث سے مراد ان قواعد کی معرفت کا علم ہے، جن کے ذریعے سے راوی اور روایت کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔ ابو شامہ (ف ۶۶۵ھ) نے علوم الحدیث کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

۱-متونِ حدیث کا حفظ، مشکل الفاظ کا علم اور اخذ کردہ مسائل کی معرفت

۲-اسانید کا حفظ، راویوں کا علم اور صحیح اور ضعیف کی پہچان

۳-حدیث کی جمع، کتابت، سماع، طرق کا حصول، طلبِ علو کی کوشش اور اس کو حاصل کرنے کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے سفر کرنا

محدثین کرام نے علوم الحدیث کو ایک سو کے قریب علوم میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے ہر علم بذات خود ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے۔ (معجم،۱۰۲)

التعلیق

یہ لفظ فعل عــلــق سے تفعیل کے وزن پر ہے، یعنی کسی چیز کو دوسری سے لٹکانا یا باندھنا۔ محدثین اس روایت کو تعلیق یا معلق سے تعبیر کرتے ہیں جس کے ایک یا ایک سے زیادہ راوی ابتداء سند سے اکٹھے حذف کر دیے گئے ہوں۔ احکام کی تفصیل کے لیے دیکھیے: معلق

التعلیل

کسی روایت کی علت بیان کرنا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: معلول

تغیر بآخرہ

یہ عبارت جرح راوی کے لیے استعمال کی جاتی ہے، اور اس سے وہ راوی مراد ہے جو اپنی عمر کے آخری حصے میں ذہنی طور پر اختلاط کا شکار ہو جائے، یعنی بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اس کے حافظے میں کمزوری اور خرابی آ جائے۔

''تغیر بآخرہ'' کی اصطلاح دو طرح پڑھی جا سکتی ہے: ● ہمزہ پر مد، خاء کے نیچے زیر اور راء پر زبر ● ہمزہ، خاء اور راء پر زبر۔

دونوں طرح کی ادائیگی میں معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (معجم،۱۰۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفرد الصحابی أو غیرہ من الثقات لا یضر صحة الحدیث

یعنی کسی صحابی یا کسی ثقہ راوی کا منفرد ہونا صحت حدیث کے لیے مانع نہیں ہے۔ تمام محدثین، فقہاء اور اصول فقہ کے علماء کا یہ فیصلہ ہے۔ بعض اہل بدعت نے اس پر اعتراض کیا ہے، مگر ان کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ اس قسم کے راوی کا اکیلا ہونا حدیث کو ضعیف نہیں کرتا۔

(معجم، ۱۰۳)

التفریق

محدثین کرام یہ کلمہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب ایک شخص کو دو یا دو سے زیادہ سمجھا جائے۔ مثال کے طور پر امام بخاری نے تاریخ کبیر میں محمد بن ابراہیم الہاشمی اور محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس الہاشمی کا الگ الگ ذکر کیا ہے جیسے وہ دو شخص ہیں، حالانکہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب الموضح لاوھام الجمع والتفریق میں یہ مثالیں جمع کی ہیں۔

ابوبکر محمد بن الحسن بن زیادہ المقری النقاش، محمد بن ابی سعید الموصلی، محمد بن سند یہ تینوں نام ایک شخص کے ہیں اور وہ ہیں: النقاش، محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد بن ھارون بن جعفر بن سند مولی ابی دجانہ۔ (معجم، ۱۰۳)

التفریق کے برعکس ''جمع'' ہے۔ اس سے مراد دو یا دو سے زیادہ اشخاص کو ایک سمجھنا ہے۔

دیکھیے: الجمع

تفسیر

حدیث کے مجموعوں میں تفسیر کے نام سے ''کتاب'' (Chapter) بھی شامل کی جاتی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں قرآن کریم کی مختلف آیات کے بارے میں مرفوع اور موقوف احادیث، سبب نزول اور ان کے احکام روایت کیے جاتے ہیں۔

ان مجموعہ ہائے حدیث میں ''کتاب التفسیر'' شامل ہے: ● صحیح بخاری ● صحیح مسلم ● سنن الترمذی ● امام نسائی، السنن الکبری ● امام مالک نے مؤطا میں کتاب القرآن کے ذیل میں احکام ذکر کیے ہیں۔

تفسیر الصحابی

صحابی اگر قرآن کی تفسیر میں کوئی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیے بغیر بیان کرتا ہے تو اس کا حکم موقوف حدیث کا ہے۔

اگر وہ بیان ایسا ہو جس میں اجتہاد کا دخل نہ ہو۔ نہ عربی لغت میں منقول ہو، نہ اس کا تعلق اسرائیلی روایات سے ہو تو اس کا حکم مرفوع حدیث کا ہے، مثلاً ابتدائے تخلیق، انبیائے کرام کے واقعات، حوادث اور فتن کے بارے میں، بعث بعد الموت، اور جنت و جہنم کی صفات کے بارے میں بیانات، سب مرفوع کہلائیں گے۔ اسی طرح شان نزول کے بارے میں بھی کوئی قول مرفوع کہلائے گا۔ (معجم، ۵۰۸)

تقدم السماع (سماعتِ حدیث میں متقدم ہونا)

جس راوی نے اپنے اساتذہ سے بہت پہلے سنا ہو، اس کی روایت اس دوسرے راوی کی روایت کی نسبت اعلیٰ ہوگی جس نے بعد میں سنا ہے، مثلاً اگر ایک شیخ سے دو راویوں نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک نے ساٹھ سال پہلے روایت کی تھی اور دوسرے نے چالیس سال پہلے تو پہلے راوی کی روایت اسی بنا پر علو کے قابل ہوگی۔ یہ مسئلہ علو سند کے بارے میں زیر بحث لایا جاتا ہے۔ دیکھیے: العالی والنازل (معجم، ۲۶۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدم وفاة الراوی (راوی کی وفات متقدم ہونا)

علو سند کے سلسلے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی شیخ کی وفات متقدم ہے تو اس سے روایت علو کی حامل ہوگی، بہ نسبت اس شیخ کے جس کی وفات متاخر ہے۔ مثلاً امام نووی اپنی سند میں بیہقی کی روایت لانا پسند کرتے ہیں، کیونکہ دوسری سند میں ابوبکر بن خلف ہیں جن کی وفات بیہقی کی وفات کے ۲۹ برس بعد ہوئی۔ (معجم، ۲۶۵)

التقریر

یہ مرفوع حدیث کی ایک قسم ہے۔ مرفوع حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کا نام ہے۔ کسی کام پر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار نہ کیا تو یہ تقریری حدیث کہلاتی ہے جو اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ آپ کا یہ اقرار درج ذیل طریقوں سے پہچانا جاسکتا ہے۔

۱- آپ کی طرف سے مکمل خاموشی ہو، جو اکثر حالات میں نظر آتی ہو۔

۲- کسی بات پر خوشی کا اظہار ہو۔

۳- قول کے ذریعے تائید کی ہو، مثلاً کہا ہو، أصبت السنة، یعنی تم نے سنت کے مطابق کیا ہے۔

۴- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی بات پر استحسان اور رضامندی کا اظہار ہو۔

بعض اہل علم کے نزدیک اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قول سے اپنے اقرار کا اظہار کردیا تو وہ حدیث قولی یا فعلی کہلائے گی، بہرحال پہلا قول راجح ہے۔ (معجم، ۱۰۴)

تقطیع الحدیث

کسی حدیث کے ٹکڑے کرکے مختلف ابواب میں ذکر کرنا، جیسا کہ امام بخاری کثرت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب میں کرتے ہیں۔ دیکھیے: اختصار الحدیث (معجم، ۱۰۵)

التقویٰ

عدالتِ راوی کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ تقویٰ سے مراد کبیرہ گناہوں سے اجتناب اور صغیرہ گناہوں پر اصرار سے گریز ہے، اور یہ شرط قرآن کریم کی آیات سے ماخوذ ہے۔

- یا ایھا الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا (الحجرات:٦)
- وأشھد واذوی عدل منکم (الطلاق:۲)
- ممن ترضون من الشھداء (البقرۃ:۲۸۲)

عدالت اور رضا مندی تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی، یہ آیات شہادت کے بارے میں آئی ہیں۔ روایتِ حدیث میں بدرجہ اولیٰ اس کی ضرورت ہے۔ (معجم، ۲۷۲)

التلقین

یہ محدث کے حافظے میں کمی یا کمزوری کی نشانی ہے کہ اسے اگر کہا جائے کہ تم سے فلاں نے حدیث بیان کی ہے، اور اس کے سامنے کوئی اور نام لے لے تو وہ اسے قبول کر لے، اسے تلقین کہا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں یا تو وہ شخص فاسق ہے، یعنی جو اسے بتایا جاتا ہے سن لیتا ہے، یا وہ شخص اتنا مغفل اور کم عقل ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں رہتا، اسی لیے کسی کے بارے میں تلقین کا علم ہو جائے تو اس کی روایت رد کر دی جاتی ہے، الا یہ کہ وہ اپنی لکھی ہوئی کتاب پر اعتماد کرے۔ اس صورت میں یہ سہو اور تلقین قابل اعتبار ہوگی، کیونکہ وہ اپنے حفظ سے حدیث نہیں بیان کر رہا۔

راوی کی تلقین دوسری روایات کی روشنی میں معلوم کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر حدیث براء بن عازب: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح الصلاۃ فرفع یدیہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفیان کہتے ہیں، یہ روایت میں نے مکہ میں یزید بن زیاد سے سنی تھی، جب میں کوفہ آیا تو میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: ثم لایعود ،تو میں سمجھ گیا کہ یہ تلقین کا نتیجہ ہے۔

(الکفایۃ،۱۴۹:معجم،۱۰۵)

التمریض دیکھیے :صیغ التمریض

تهمة الكذب (جھوٹ بولنے کا الزام)

کسی راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام ہو تو اسے متہم بالکذب کہا جاتا ہے اور اس کی روایت متروک کہلاتی ہے۔ جب کسی راوی میں مندرجہ ذیل دو باتوں میں سے کوئی ایک ثابت ہو جائے تو اسے متہم بالکذب سمجھا جاتا ہے:

۱-کوئی حدیث جو صرف ایک ہی راوی سے مروی ہو، اور حدیث، معلوم ومعروف شرعی قواعد کے خلاف ہو۔

۲-راوی عام بول چال اور گفتگو میں جھوٹا مشہور ہو، مگر حدیث نبوی میں اس سے جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو۔ (تیسیر،۸۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ث

الثابت

قابلِ قبول حدیث کو جومختلف نام دیے گئے ہیں، ان میں سے ایک نام یہ بھی ہے۔ اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں صحیح حدیث کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔

(التدریب، ۱:۱۷۸)

الثبت

بائے ساکنہ کے ساتھ، ثبت سے مراد وہ لقب ہے جو تعدیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دل، زبان اور کتاب کو محفوظ رکھنے والے شخص کو ثبت کہا جاتا ہے، لیکن بائے مفتوحہ کے ساتھ ثبت سے مراد وہ کتاب ہے جس میں محدث اپنی روایات اور اپنے ساتھ سننے والے راوی کے نام محفوظ رکھتا ہے۔ (شرح الألفية، ۱۵۷)

الثقة

ثقہ، لغت میں قابل اعتماد کو کہتے ہی۔ محدثین کرام اس راوی کو ثقہ کہتے ہیں جس میں عادل اور ضابط ہونے کی صفات پائی جائیں۔ دیکھیے: عدل، ضبط

ثقہ راویوں کے بارے میں تصنیفات: ● ابن حبان، الثقات ● عجلی، الثقات

ثقہ اور ضعیف راویوں کے بارے میں مشترک تصنیفات: ● امام بخاری، التاريخ الكبير

● ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل (تیسیر، ۲۱۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثقات الذین ضُعفوا (وہ ثقہ راوی جو ضعیف قرار دیے گئے۔)

صحیح حدیث کا دارومدار ثقہ راویوں پر ہوتا ہے، لیکن بعض دفعہ یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ ثقہ راوی بعض اسباب کی بناء پر ضعیف قرار دیے جاتے ہیں۔ اگر وہ ان اسباب سے مبرا ہو جائیں تو ان کی احادیث قبول کی جاسکتی ہیں۔ علوم حدیث کا یہ ایک مشکل فن ہے، اور اس میں انتہائی مہارت رکھنے والے محدثین ہی صحیح فیصلہ کر سکتے ہیں۔

اس قسم کے راویوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱- وہ راوی جو صرف بعض اوقات میں ضعیف قرار دیے گئے، مثلاً اختلاط کی وجہ سے جو کبر سنی میں واقع ہو جاتا ہے۔ یہ اختلاط بھی مختلف درجات میں پایا جاتا ہے، جیسے بعض راوی شدید اختلاط کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ بعض کا اختلاط معمولی ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض راویوں کے نام یہ ہیں: عطاء بن السائب، حصین بن عبدالرحمٰن السلمی، سعید بن ابی عروبہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ وغیرہ۔

۲- وہ راوی جو صرف بعض مقامات پر ضعیف قرار دیے گئے۔ ان کی تین قسمیں ہیں:

(الف) وہ راوی جو اس جگہ اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے جہاں اس کے پاس اس کی کتابیں موجود نہ ہوں، لیکن جہاں کتابیں ہوں، وہاں وہ پورے ضبط کے ساتھ روایت کرتا ہے، یا کوئی راوی اپنے شیخ سے ایک مقام پر اچھی طرح سنتا ہے، لیکن کسی دوسرے مقام پر اچھی طرح نہ سن سکا تو ضبط تحریر میں نہ لا سکا۔

ایسے راویوں میں معمر بن راشد ہیں جن کی یمن کی روایات صحیح ہیں، جبکہ بصرہ کی روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ ہشام بن عروۃ کی اہل مدینہ سے روایات صحیح ہیں، جبکہ اہل عراق سے ان کی روایات میں اختلاف ہے۔ عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی کی روایات کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں کہ ان کی روایت مکہ میں سفیان سے بہت مضطرب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(ب) وہ راوی جس نے بعض علاقوں کے راویوں سے جب سنا تو یاد رکھا، لیکن دوسرے کسی علاقے کے راوی کی روایات یاد نہ رکھ سکا۔ ان میں اسماعیل بن عیاش الحمصی جب اہل الشام سے روایت کرتے ہیں تو ان کی روایت صحیح ہوتی ہے، جبکہ وہ کسی اور سے روایت کرتے ہیں تو مضطرب ہوتی ہے۔

(ج) وہ راوی جن سے بعض علاقوں والے روایت کرتے ہیں تو یاد رکھتے ہیں، جبکہ کوئی اور ان سے روایت کرتا ہے تو وہ معیار نہیں رہتا۔ ان میں زہیر بن محمد الخراسانی ہیں۔ اہل عراق کی روایتیں ان سے صحیح ہیں، جبکہ اہل شام کی روایات ضعیف ہیں۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب کی اہل عراق کی روایتیں صحیح نہیں ہیں۔

۳- وہ راوی جو بذات خود ثقہ ہیں، لیکن ان کے بعض اساتذہ کی روایات میں ضعف پایا جاتا ہے، جبکہ بقیہ شیوخ کی روایات صحیح ہوتی ہیں۔ ان میں حماد بن سلمہ ہیں جو ثقہ ہیں، لیکن ان کے بعض شیوخ کی روایت میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ثابت البنانی اور عمار بن ابی عمار کی کیفیت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: صالح حامد الرفاعی، الثقات الذین ضعفوا فی بعض شیوخهم

(معجم، ۱۰۷)

ثقة ثقة

مراتب تعدیل کی اعلیٰ عبارتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ کسی بھی وصف کو مکرر استعمال کرنا تعدیل میں اضافہ کی علامت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مراتب تعدیل

(معجم، ۱۱۰)

الثلاثیات

سند عالی کے حصول کے غرض سے محدثین کرام ایسی اسانید کی تلاش میں رہتے ہیں جن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم سے کم راوی ہوں، اس لیے ایسی روایات کو جمع کیا جاتا ہے جس میں راویوں کی تعداد قلیل ہو۔
ان کتب کو ثلاثیات کہا جاتا ہے جن میں ایسی روایات جمع کی گئی ہیں جن میں راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہوں۔

مشہور تصنیفات: ● **الثلاثیات للبخاری**: حافظ ابن حجر نے امام بخاری کی ۲۲ ثلاثی روایات جمع کی ہیں ● محمد بن احمد بن سلیمان السفارینی نے اپنی کتاب (**ثلاثیات الامام احمد**) میں ۳۳۲ روایات جمع کی ہیں۔

امام ترمذی کے ہاں صرف ایک حدیث ثلاثی پائی جاتی ہے، ابن ماجہ کے ہاں پانچ احادیث ہیں۔ دارمی کے ہاں پندرہ احادیث ہیں۔ امام احمد کی مسند میں ۳۳۷ احادیث ثلاثیات میں سے ہیں۔ **(الرسالۃ،۷۲)**

الثنائیات

وہ کتب حدیث جن میں ایسی روایات جمع کی گئی ہیں جن میں راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ مثلاً امام مالک کی **موطا** میں ثنائیات، جو ان کی کتاب میں اعلیٰ ترین سند کی حامل ہیں۔ **(الرسالۃ،۷۲)**

الثمانیات

وہ روایات جن میں راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آٹھ واسطے ہوں۔

تصانیف: ● عبداللطیف بن عبدالمنعم الصیقل الحرانی (ف ۶۷۲ھ) کی چار اجزاء میں **الثمانیات** ● یحییٰ بن علی بن عبداللہ العطار، **تحفة المستفيد فی الاحادیث الثمانیة الاسانید** ● الضیاء القدسی، **الثمانیات** **(الرسالۃ،۷۲)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثنا – ثنی

یہ الفاظ حدثنا اور حدثنی کا اختصار ہیں، کثرت استعمال کی وجہ سے ان الفاظ کو مختصر لکھا جاتا ہے، اس سے پہلے قال محذوف ہوتا ہے، جو قراءت کے دوران کہنا چاہیے، مثلاً صحیح بخاری کی ایک سند اس طرح لکھی ہوئی ہے۔

اصل سند (صحیح بخاری) ثنا خالد بن مخلد ثنا سلیمان بن بلال ثنی صالح بن کیسان عن عبیداللہ بن عبداللہ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ۔

پڑھنے کا طریقہ: قال الامام البخاری حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنی صالح بن کیسان عن عبیداللہ بن عبداللہ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ۔

خط کشیدہ عبارت میں فرق ملحوظ رہنا چاہیے۔ (التدریب، ۲:۸۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— ج —

الجامع

کتب حدیث کی تصنیف کا وہ طریقہ جس میں حسب ذیل آٹھ قسم کے ابواب شامل ہوں۔

(۱) عقائد (۲) احکام (۳) زہد ورقائق، (۴) آداب الطعام والشراب (۵) تفسیر، تاریخ اور سیر (۶) شمائل نبویہ، (۷) فتن (۸) مناقب اور مثالب۔

مشہور جامع کتب یہ ہیں: ● امام بخاری (ف ۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح ● امام مسلم (ف ۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح ● امام ترمذی (ف ۲۷۹ھ)، الجامع ● معمر بن راشد (ف ۱۵۴ھ)، جامع جو عبدالرزاق الصنعانی نے ان سے روایت کی ہے اور اپنی کتاب میں شامل کر دی ہے۔ (دیکھیے: مصنف عبدالرزاق، ج ۱۰ ص ۳۷۹ سے لیکر جز ۱۱ کے آخر تک، کل احادیث ۲۶۱۴) ● ابن وہب الفہری (ف ۱۹۷ھ)، الجامع ● رزین بن معاویہ السرقسطی (ت ۵۳۵ھ)، الجامع۔ ابن الاثیر نے جامع الاصول میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(معجم، ۱۱۱)

جامع الاصول من أحاديث الرسول

یہ حافظ ابن الاثیر المبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم (ف ۶۰۶ھ) کی تصنیف ہے جس میں مؤلف نے صحاح ستہ کی احادیث جمع کی ہیں، مگر سنن ابن ماجه کے بجائے مؤطا مالک کو شامل کیا ہے۔ انہوں نے اسانید حذف کر کے احادیث کو ابواب میں مرتب کیا ہے اور ان ابواب کا حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حدیث کے مشکل الفاظ کی شرح، بعض معانی اور مختلف روایات کے الفاظ جمع کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن اسناد حدیث کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں کوئی کلام نہیں کیا۔

اس کا بہترین ایڈیشن عبدالقادرارناووط کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کا مقدمہ دوجلدوں میں بغیر تحقیق کے بشیرعیون نے شائع کیا ہے جس میں **جامع الاصول** میں مذکور راویوں پر بہت عمدہ بحث کی گئی ہے۔اس میں راوی کے مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ، اسماء، کنی، القاب اور نسبتوں کے علاوہ، ان کی اعرابی وضاحت اور کتب میں مذکور راوی کی احادیث کی تعداد وغیرہ شامل ہے۔ **(معجم،۱۱۱)**

الجادة

محدثین یہ لفظ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کسی منکر روایت میں کوئی منکر لفظ استعمال کیا جاتا ہے، پھر کوئی راوی اس روایت کو معروف لفظ سے روایت کرتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جادہ کے مطابق ہے، یعنی یہ روایت صحیح قاعدے کے مطابق ہے۔مثال کے طور پر حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ: **من حلف علی یمین فرأی غیر ھا خیرا منھا فلیتر کھا ، فان تر کھا کفارتھا (سنن ابن ماجہ ۱:۶۸۲، مسند احمد ۲:۱۸۵)**۔اس روایت میں آخری جملہ **فان تر کھا کفارتھا** بعض راویوں نے ذکر نہیں کیا ہے **(مسند احمد ۲:۲۱۰-۲۱۱)**۔

اس طرح یہ **سنن ابو داؤد** میں روایت ہے **(۳:۵۸۲)**، لیکن **سنن النسائی (۷:۱۰-۱۲)** کے الفاظ ہیں: **فلیکفر عن یمینه ولیأت الذی ھو خیر** یہ روایت جادۃ کے مطابق ہے۔ **(معجم،۱۱۲)**

الجبل

تعدیل کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے، عموما امام دارقطنی ثقہ کے ساتھ شامل کر کے استعمال کرتے ہیں۔انہوں نے یہ لفظ ان راویوں کے لیے استعمال کیا ہے: بشر بن الحارث الحافی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف ۲۲۷ھ)، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی مطین (ف ۲۹۷)، احمد بن ہارون بن روح البردیجی البرذعی (ف ۳۰۱) (معجم،۱۱۳)

جبل العلم

یعنی علم کا پہاڑ، یہ الفاظ وکیع بن الجراح الرؤاسی (ف ۱۹۷ھ) نے ابوداؤد الطیالسی (ف ۲۰۴ھ) کی توثیق کے لیے استعمال کیے تھے۔ (شرح الفاظ التوثیق،۸۵)

جبل من جبال البصرة . من جبال الكوفة

یعنی بصرہ/کوفہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، توثیق اور تعدیل کے یہ الفاظ عبدالملک بن عمرو القیسی العقدی (ف ۲۰۴ھ) اور فضل بن دکین الکوفی (ف ۲۱۹ھ) کے لیے حافظ محمد بن یونس الکدیمی نے استعمال کیے تھے۔ (شرح الفاظ التوثیق،۹۶)

جبل نفخ فيه علم

یعنی علم سے بھرپور پہاڑ، یہ الفاظ امام ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم الحربی (ف ۲۸۵ھ) نے ابوعبید القاسم بن سلام البغدادی (ف ۲۲۴ھ) کی توثیق میں کہے تھے۔

(شرح الفاظ التوثیق،۸۸)

الجرح

راویانِ حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جن کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور ان کی روایت کردہ حدیث رد کر دی جاتی ہے۔ راوی میں جرح دو قسم کی باتوں کی نفی کرنے سے واقع ہوتی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱-عدالتِ راوی: اگر راوی عادل نہ رہے تو وہ فاسق کہلاتا ہے۔

۲-ضبطِ راوی: اگر اس کا ضبط جاتا رہے تو وہ مغفل کہلاتا ہے۔

راویوں کے اس طرح عیوب بیان کرنا غیبت میں شمار ہوتا ہے، لیکن اس طرح کی غیبت کی اجازت دی گئی ہے، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو ہر طرح کے غیر ثقہ راویوں سے پاک رکھا جائے، بلکہ یہ اللہ سے تقرب کا ذریعہ ہے۔

جرح وتعدیل میں کلام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ جان لیں کہ ایک مسلمان کی عزت وآبرو مقدس ہے، اس کی غیبت کی اجازت ایک مقصد کے تحت دی گئی ہے، لہٰذا اس غیبت کو اس دائرے میں رکھنا چاہیے، اپنی خواہشات یا تعصب کی بناء پر کسی کی عزت نہیں اچھالی جا سکتی۔ **(معجم،۱۱۴)**

الجرح لایقبل الامفسرا

یعنی کسی بھی راوی کے بارے میں جرح اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگی، جب تک اس کا سبب نہ بتایا جائے۔ اس مسئلے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح قول کے مطابق جرح میں سبب بتانا ضروری ہے۔

اہل علم کے نزدیک دو وجوہ سے جرح بغیر سبب بتائے قبول نہیں ہوسکتی۔

۱-کسی بھی شخص کے عیوب بتانے میں ایک عیب بیان کرنا بھی کافی ہے، اس لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، جبکہ کسی کے مناقب بیان کرنے میں وقت لگ سکتا ہے۔

۲-اسبابِ جرح مختلف لوگوں کے ہاں مختلف ہوسکتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ جارح وہ سبب ظاہر کرے جس کی بناء پر اس نے راوی کو مجروح قرار دیا ہے، تاکہ اس کا قول قبول کرنے، یا نہ کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے۔ **(معجم،۱۲۱)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزء دیکھیے :الاجزاء

الجزم دیکھیے :صیغ الجزم

الجمع

محدثین یہ لفظ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب دو یا دو سے زائد راویوں کو ایک سمجھا جائے، مثلاً اسماعیل بن ابان، دو شخصیتوں کا نام ہے جو اپنے اور اپنے باپ کے نام میں مشترک ہیں۔ ان میں سے ایک اسماعیل بن ابان العنزی کذاب ہے، جبکہ دوسرا شخص اسماعیل بن ابان الوراق ثقہ ہے۔

اگر کسی اسناد میں یہ نام بغیر نسبت کے آئے تو اس وقت تک توقف کرنا ہوگا، جب تک اصل حقیقت معلوم نہ ہو جائے۔

اسی طرح اسماعیل بن مسلم نام کے دو افراد ہیں۔ دونوں ایک ہی طبقے میں ہیں اور دونوں الحسن البصری سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک مکی ہے اور اس کی کنیت ابو ربیعہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، اور دوسرا شخص ثقہ ہے، اور اس کی کنیت ابو محمد ہے۔ (معجم، ۱۲۷)

الجمع کے برعکس لفظ تفریق ہے دیکھیے :التفریق

الجماعة

الجماعۃ سے مراد صحاح ستہ کے مؤلفین ہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ رواہ الجماعة تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس روایت کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوامع الکلم

مختصر الفاظ میں جامع اور مانع کلام کو جوامع الکلم کا نام دیا جاتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی خصوصیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں وہ ایجاز پایا جاتا ہے جس کے ذریعے بے شمار معانی کو نہایت مختصر الفاظ میں پوری خوبصورتی سے سمو دیا گیا ہے۔ چند جوامع الکلم یہ ہیں:

- قل آمنت باللہ ثم استقم۔
- نعمتان مغبون فیھا کثیر من الناس: الصحة والفراغ۔
- اذا لم تستح فاصنع ماشئت۔
- ان من البیان لسحرا۔
- حفت النار بالشھوات وحفت الجنة بالمکارہ

(الحدیث النبوی،۱۰۵)

الجھالة دیکھیے: المجھول

جوّدہ فلان

یعنی فلاں راوی نے اسے اچھا کر دیا ہے۔ یہ عبارت تدلیس التسویہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے، اس لیے اسے تجوید بھی کہا جاتا ہے۔ جو راوی یہ تدلیس کرتا ہے جیسے اس نے تجوید کا عمل کیا ہے اور اس سند کو اچھا اور قابل قبول بنانے کی کوشش کی ہے۔ نیز دیکھیے: مدلس

الجید

قابل قبول حدیث کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر کی رائے میں صحیح اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیدّ میں کوئی فرق نہیں ہے، جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک جیدّ، صحیح اور حسن لذاتہ کے درمیان ایک درجہ ہے۔اس لحاظ سے یہ درجہ صحیح سے کم تر ہے۔ (التدریب،١:١٧٨)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــــ ح ـــــــ

ح

یہ حرف تحویل سند کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھیے :التحویل

الحافظ

محدثین کا مخصوص لقب، اس وقت وہ اس لقب کے مستحق ہوتے ہیں جب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہوں، ان کے طرق واسانید کا علم اور اہل علم کے بتائے ہوئے قوانین اور اصطلاحات پوری طرح جانتے ہوں۔ حافظ ابن حجر نے حافظ کہلانے کے لیے چند شروط بتائی ہیں:

۱- وہ شخص شیوخ سے براہ راست علم حاصل کرنے کے بارے میں مشہور ہو۔ اس کا علم محض کتابی نہ ہو۔

۲- راویوں کے طبقات اور مراتب کا عالم ہو۔

۳- جرح وتعدیل کا عالم ہو، صحیح اور ضعیف میں امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور یہاں تک کہ اس کی حفظ کردہ احادیث کی تعداد ان احادیث سے زیادہ ہو جو اسے یاد نہ ہوں اور ایک بڑی تعداد میں متون اسے ازبر ہوں۔

چند معروف حفاظ حدیث یہ ہیں: ● امام احمد بن حنبل، جنہیں دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ ● امام یحیٰی بن معین جنہوں نے دس لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے تحریر کیں۔ ● امام بخاری ● امام مسلم ● امام ابوزرعۃ الرازی (معجم، ۱۲۸)

الحاکم

محدثین کے لیے مخصوص لقب، اور یہ لقب اس محدث کے لیے ہے جس کا علم حدیث، متن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسند، جرح وتعدیل کے ساتھ تمام ذخیرہ احادیث پر محیط ہو اور بہت کم اس کے علم سے باہر ہو۔

(معجم،۱۲۹)

الحجة

محدثین کے لیے مخصوص لقب، اس کا مستحق وہی محدث ہو سکتا ہے جو تین لاکھ احادیث کا علم مع متون واسانید رکھتا ہو۔ (معجم،۱۳۰)

حدثنا

تحمل حدیث کے لیے یہ عبارت استعمال کی جاتی ہے۔ راوی اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ حدیث اپنے شیخ سے سنتا ہے اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں۔

اگر شیخ کو حدیث سنائی جائے اور وہ سن رہا ہو، تب بھی حدثنا کا استعمال جائز ہے۔

سمعت ترتیب کے لحاظ سے حدثنا سے برتر درجہ رکھتا ہے۔ کتب حدیث میں اسے اختصار کی غرض سے ثنا لکھا جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: صیغ اداء

(معجم،۱۳۰)

حدثنی

تحمل حدیث کے لیے مخصوص عبارت ہے اور راوی اس وقت استعمال کرتا ہے، جب تحمل حدیث کے دوران وہ اکیلا شیخ سے سن رہا ہو، اور کوئی دوسرا اس کے ساتھ نہ ہو۔ کوئی دوسرا پڑھ رہا ہو اور وہ سن رہا ہو تو بھی اس کا استعمال جائز ہے۔ کتب حدیث میں اختصار کی غرض سے ثنی لکھا جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: صیغ اداء (معجم،۱۳۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث

لغت میں حدیث، قدیم کی ضد ہے۔ شرعی لحاظ سے ہر وہ بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائے، حدیث کہلاتی ہے۔

امام سخاوی کی رائے میں حدیث نام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اقرار کردہ اعمال، آپ کی صفات یہاں تک کہ سوتے اور جاگتے آپ کی حرکات اور سکنات کا۔

امام طیبی کی رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال، افعال اور اقرار کردہ اعمال حدیث کہلاتے ہیں۔

اس لحاظ سے حدیث اور سنت میں کوئی فرق نہیں ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے وہ اہل حدیث یا اہل سنت کہلاتا ہے۔

(معجم، ۱۳۱)

حدیث حسن الاسناد

محدثین حسن الاسناد اور حدیث حسن میں فرق کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اول الذکر دوسرے کے مقابلے میں کم تر ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ سند صحیح، یا حسن درجہ کی ہوتی ہے، لیکن متن اس مرتبے کا نہیں ہوتا، اس میں کوئی نہ کوئی مخفی علت یا شذوذ ہوتے ہیں، یعنی حسن الاسناد کے ذریعے سے محدث سند کی شرائط کی ضمانت دیتا ہے، لیکن متن کے شاذ یا معلول ہونے کے بارے میں خاموش ہے۔ (تیسیر، ۴۷)

الحدیث القدسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان جس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کی وجہ سے اسے قدسی کہا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم، حدیث قدسی اور دیگر احادیث میں فرق:

۱-قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور حدیث قدسی میں معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں۔

۲-قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے، جبکہ حدیث قدسی کا پڑھنا عبادت شمار نہیں ہوتا، بلکہ ایک نیک عمل شمار ہوتا ہے۔

۳-قرآن کریم کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے، حدیث قدسی کے لیے تواتر شرط نہیں ہے۔

۴-دیگر احادیث کے معانی بھی وحی کے ذریعے سے آپ تک پہنچتے ہیں، لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا۔

حدیث قدسی روایت کرنے کے صیغے درج ذیل ہیں۔

۱- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرويه عن ربه عزوجل.

۲- قال الله تعالى فيما رواه عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ان میں پہلا صیغہ زیادہ مستعمل ہے۔

مثال: حديث ابى هريرة : قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : قال الله تبارک وتعالى : انا اغنى الشركاء عن الشرک ، من عمل عملا اشرک فيه معى غيرى تركته وشركه.

تصنیفات: ● ابوالقاسم علی بن بلبان المقدسی (ف ۶۸۴ھ)، المقاصد السنية فى الاحاديث الالهية، اس میں سو احادیث جمع کی گئی ہیں۔ تحقیق کے ساتھ طبع ہو چکی ہے۔ ● علامہ عبدالرؤف المناوی (ف ۱۰۳۱ھ)، الاتحافات السنية فى الاحاديث القدسية، اس کتاب میں ۲۷۲ صحیح اور ضعیف احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ● علماء کی مشترکہ کاوش الاحاديث القدسيه، صحاح ستہ اور موطا مالک سے جمع شدہ ۳۹۹ احادیث کا مجموعہ ہے۔ ● شیخ عصام الدین الصبابطی، صحيح الاحاديث القدسيه، اس کتاب میں ۱۵۴۴ احادیث جمع کی گئی ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● شیخ محمد مدنی، الاتحافات السنیة فی الاحادیث القدسیة، سیوطی کی جمع الجوامع سے ۸۱۴ احادیث اخذ کی گئی ہیں۔ (معجم، ۱۳۳)

الحسن (لذاته)

لغت میں حسن سے مراد خوبصورتی اور جمال ہے۔ اصطلاحی طور پر حسن کی کئی تعریفات کی گئی ہیں، اس میں حافظ ابن حجر کی تعریف جامع اور مانع ہے۔ ان کے نزدیک وہ خبر واحد جس کے راوی عادل اور ضابط ہوں، سند متصل ہو، حدیث معلل یا شاذ نہ ہو تو وہ صحیح لذاتہ کہلاتی ہے، اور اگر راوی کا ضبط ضعیف ہو تو اسے حسن لذاتہ کہتے ہیں۔ کتب سنن، مسانید اور مصنفات میں حدیث حسن پائی جاتی ہے۔

امام بغوی نے اپنی کتاب مصابیح السنه میں الفصل الثانی میں حسن احادیث جمع کی ہیں اور ان کے نزدیک سنن کی مروی احادیث حسن شمار ہوتی ہیں۔

حکم: حسن حدیث صحت کے اعتبار سے صحیح سے کم تر ہونے کے باوجود حجت و استدلال میں صحیح ہی کی مانند ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض محدثین مثلاً حافظ ابن حبان، ابن خزیمہ، حاکم اور ابن السکن وغیرہ نے اپنی مصنفات میں صحیح اور حسن احادیث جمع کرنے کے بعد سب کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث حسن کے مراتب: اگر حسن کے راوی صدوق، صدوق لا باس به، لیس به باس کے مرتبے کے ہیں تو ان کی حدیث حسن لذاته ہوگی، اگر اس سے کم تر درجے کے ہیں تو وہ ضعیف ہوگی، لیکن تائید حاصل ہونے کی صورت میں حسن لغیره ہو جائے گی۔

مثال: امام ترمذی فرماتے ہیں: حدثنا قتيبة ، حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن ابي عمران الجوني عن ابي بكر بن ابي موسى الاشعري قال سمعت ابي بحضرة العدويقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔اس حدیث کو حسن اس لیے کہا گیا کہ اس کی سند کے چاروں راوی ثقہ درجے کے ہیں، لیکن جعفر بن سلیمان الضبعی ، صدوق کے مرتبہ کے حامل ہیں، لہٰذا حدیث صحیح کے بجائے حسن کہلائے گی۔

(معجم،۱۳۵،تیسیر،۴۵)

الحسن (لغیرہ)

وہ ضعیف روایت جو کئی سندوں سے ثابت ہو، مگر ضعف کا باعث راوی کا فسق یا کذب نہ ہو، یعنی کوئی ضعیف روایت ان دو شرطوں کے ساتھ حسن لغیرہ کا درجہ پا لیتی ہے:

(الف) وہ مزید ایک یا زیادہ سندوں سے ثابت ہو، اور یہ دوسری سند بھی اس جیسی یا اس سے قوی تر ہو۔

(ب) روایت کے ضعف کا سبب اس کے راوی کے حفظ کی خرابی، یا سند میں انقطاع، یا اس کے راویوں کی جہالت سے متعلق ہو۔ (معجم،۱۴۷)

حسن صحیح

امام ترمذی نے یہ اصطلاح اپنی کتاب میں استعمال کی ہے، بظاہر یہ ایک مشکل عبارت ہے، کیونکہ اصطلاحی طور پر حسن کا مرتبہ صحیح سے ادنیٰ ہے، تو اس فرق کے باوجود ان کو ایک ہی مرتبہ میں کیونکر اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔

محدثین کرام نے امام ترمذی کی اس اصطلاح کے کئی جواب دیے ہیں، اور سب سے عمدہ توجیہ حافظ ابن حجر نے کی ہے:

(الف) اگر حدیث کی دو، یا دو سے زائد سندیں ہوں تو اس سے مراد، ہوگی کہ حدیث ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) اگر اس کی ایک ہی سند ہو تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک طبقہ کے ہاں یہ حدیث حسن اور دوسرے طبقے کے ہاں صحیح ہے، یعنی محدث کی طرف سے اس حدیث کے بارے میں شک کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ حسن ہے یا صحیح۔ (تیسیر، ۴۷)

حسن صحیح غریب

امام ترمذی یہ اصطلاح اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کوئی حدیث کسی صحابی کی روایت سے معروف ہو، اور اس کے مختلف طرق ہوں، یا ایک ہی طریق ہو، پھر اسی صحابی سے کسی اور طریق سے روایت سامنے آئے اور اسے غریب جانا جائے، یعنی لفظی طور پر غریب ہے، اسنادی طور پر نہیں۔ (معجم، ۱۴۶)

حسن غریب

امام ترمذی یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور اس کے ساتھ انہوں نے دو طرح کا لاحقہ استعمال کیا ہے۔

۱-حسن غریب، ولانعرفه الا من هذا الوجه

۲-حسن غریب، واسناده لیس بمتصل

جہاں تک پہلی اصطلاح کا تعلق ہے، اس میں حسن اور غریب کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ ایک مشکل عبارت ہے، کیونکہ حسن میں ایک سے زائد روایت ہو سکتی ہیں، جبکہ غریب سے مراد وہ روایت ہے جو صرف ایک سند سے آئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے رتبے کے لحاظ سے حسن ہے اور کسی خارجی تقویت کی محتاج نہیں ہے۔ اس بات کو انہوں نے غریب کے لفظ سے تعبیر کیا ہے، یعنی اسے حسن لذاته بھی کہہ سکتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا لاحقہ استعمال کرنے سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ روایت صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے اوراس کے بغیر استعمال کرنے میں یہ احتمال موجود تھا کہ وہ حدیث حسن لغیرہ ہواور غریب لفظی طور پر ہو۔ اسنادی لحاظ سے نہ ہو، اس لیے اسے بغیر قید کے بیان کیا ہے۔

دوسری اصطلاح سے ضعیف مراد ہے، کیونکہ امام ترمذی نے یہ عبارت استعمال کرنے کے بعد عموماً اس کی علت بتائی ہے۔

یہاں حسن سے مراد امام ترمذی کی اس حسن سے ہے جس میں راوی متہم بالکذب نہ ہو، یعنی سیئ الحفظ ہوسکتا ہے، اورغریب سے مراد یہاں اس کا ضعف ظاہر کرنا ہے، اس لیے اس کے بعد اس کی علت بتادی ہے اور کہہ دیا ہے کہ اسناده ليس بمتصل، یعنی اس کا ضعف خفیف ہے۔

(معجم،۱۴۱)

الحک

اگر حدیث کی کتابت کے دوران میں کوئی ایسی چیز شامل ہو جائے جو مقصود نہیں ہے تو اس کو مٹانے کا طریقہ حک کہلاتا ہے، یعنی کھرچ دینا۔ اس طریقے کو محدثین نے پسند نہیں کیا ہے، خاص طور پر چھری، یا اس قسم کی چیز کو مجلس تحدیث میں لانا صحیح نہیں سمجھتے تھے۔

(التدریب،۲:۸۴)

الحواشي

حدیث کی کتابت کے دوران میں حاشیے میں کوئی تنبیہ، تفسیر، اختلافی تحریر لکھنے کے لیے صفحے کے دائیں، یا بائیں جانب استعمال کی جاتی ہے، یہی حاشیہ کہلاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس لفظ سے متعلق حاشیہ لکھنا ہو، اس کے اوپر سے لکیر باہر کی طرف اشارہ کردی جائے۔ خیال رہے کہ یہ لکیر تخریج، یا لحق سے مشابہ نہ ہو۔ بعض علماء اس لفظ کے اوپر (حش) لکھ کر یہ اشارہ دیتے ہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ اس کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ (منهج النقد،۲۳۶)

حية الوادی

یہ توثیق و تعدیل کے لیے استعمال ہونے والی عبارت ہے۔ سفیان بن عیینہ نے ابن المدینی کی تعدیل کے لیے یہ عبارت استعمال کی تھی۔ اس سے ان کی عظمت بیان کرنا مقصود ہے، جیسے ایک وادی کا اژدھا اپنی وادی کی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح امام ابن المدینی سنت کی حفاظت کے لیے کمربستہ رہتے ہیں۔ (شرح الفاظ التوثیق،۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خ

الخبر

اس کی جمع اخبار ہے۔اصطلاحی طور پر اس کے تین مفہوم مراد لیے جاتے ہیں۔

۱-حدیث کا مترادف

۲-حدیث کے بالمقابل،یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول خبر کو حدیث،اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرات سے منقول کو خبر کہتے ہیں۔

۳-عمومی معنی کے طور پر،یعنی جو آپ سے یا کسی غیر سے منقول ہو،سب ہی کو خبر کہہ دیتے ہیں۔

(معجم،۱۴۸، تیسیر،۲۱)

خبر الواحد دیکھیے:الآحاد

الخصائص

کتب حدیث کی تالیف کا ایک طریقہ،جس میں ایسی احادیث جمع کی جاتی ہیں جن کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہو،مثلاً حدیث ابی ہریرۃ: **انا سید ولد آدم یوم القیامة ، و اول من ینشق عنه القبر، اول شافع واول مشفع۔**

ان خصوصیات کو نمایاں کرنے کے لیے محدثین کرام نے اس فن میں کئی تصنیفات کی ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں: ● حافظ ابن الجوزی (ف ۵۹۷ھ)، **الدر الثمین فی خصائص النبی الامین** ● حافظ مغلطائی (ف ۷۶۲ھ)، **خصائص النبی صلی اللہ علیه وسلم** ● حافظ ابن الملقن (ف ۸۰۴ھ)، **غایة السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیه**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم • حافظ ابن حجر (ف۸۵۲ھ)، الانوار بخصائص المختار • حافظ سیوطی، الخصائص الکبریٰ

کتاب میں سیوطی نے بعض باطل اور موضوع روایات بھی شامل کر دی ہیں جو تحقیق کے بعد واضح کر دی گئی ہیں۔ خلیل الہراس کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ (معجم، ۱۴۸)

الخلعیات

اجزاء حدیثیہ کی ایک قسم ہے جس کے مؤلف ابوالحسن علی بن الحسن بن الحسین الموصلی المصری الشافعی الخلعی (ف۴۹۲ھ) ہیں۔ خلعی اس لیے مشہور ہوئے کہ وہ شہزادوں کے لیے خلعتیں بیچا کرتے تھے۔ ابونصر احمد بن الحسین الشیرازی نے یہ احادیث ان سے روایت کی ہیں اور انہیں جمع کیا ہے۔ یہ روایت علو سند کی وجہ سے مشہور ہیں۔

(الرسالۃ، ۶۸، معجم، ۱۴۹)

الخماسیات

علو سند کی غرض سے جمع کردہ وہ روایات جن میں راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پانچ واسطے ہوں۔ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد ابن النقور البغدادی (ف۴۷۰ھ) کی ایک تالیف الخماسیات ہے، اسی طرح دارقطنی کی سنن سے بھی خماسیات تلاش کی گئی ہیں۔

(الرسالۃ، ۷۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ د ـــــ

الدائرۃ

کتابت حدیث کے دوران میں دو حدیثوں یا دو فقروں کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لیے دائرہ [O] بنایا جاتا ہے۔ حافظ خطیب بغدادی کی رائے میں دائرہ اندر سے خالی ہونا چاہیے اور اصل سے مقابلہ کے بعد اس دائرے میں نقطہ لگا دینا چاہیے یا اس کے درمیان لکیر کھینچ دینا چاہیے، یعنی مقابلہ و تصحیح کے بعد دائرے کی یہ شکل ہوگی۔ ⊙ یا ⊖ ۔

(التدریب،۲:۷۳)

دار الحدیث

ساتویں صدی ہجری میں، تاتاریوں کے حملوں کے بعد علمی مراکز کی ترقی کا سلسلہ رک گیا اور الرحلۃ فی طلب الحدیث کا سلسلہ بہت حد تک کم ہوگیا، محدثین کا طریقۂ تحصیل سفر کے ذریعے ہی مکمل ہوتا تھا۔ اس سے پہلے حدیث کی تدریس کے لیے جداگانہ مدارس کا وجود نہ تھا، اس لیے حدیث نبوی کے طلبا اپنے آپ کو سفر و سیاحت کے لیے مجبور پاتے تھے، البتہ فقہی آراء و مسالک کی تدریس کے لیے ہر جگہ مدارس موجود تھے، فقہی مدارس کا مقصد اسلامی حکومت کے لیے قاضی اور مفتی مہیا کرنا تھا۔

سلطان نور الدین زنگی (ف ۵۶۹ھ) کے حکم سے چھٹی صدی ہجری میں پہلا دار الحدیث وجود میں آیا۔ سلطان موصوف نے دمشق میں مدرسہ نوریہ قائم کر کے بہت شہرت حاصل کر لی تھی۔ تاریخ دمشق کے مصنف ابن عساکر اس مدرسے کے اولین شیوخ میں سے تھے۔

قاہرہ میں ایوبی سلطان الکامل ناصر الدین نے ۶۲۲ھ میں دار الحدیث تعمیر کیا، مدرسہ کاملیہ کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاسیس کے چار سال بعد ۶۲۶ھ میں دمشق میں مدرسہ اشرفیہ تعمیر ہوا، اس کے اولین معلم ابوعمرو بن الصلاح تھے، امام نووی نے بھی اس مدرسے میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔

(علوم الحدیث، ۱۰۰)

الدارمی

تیسری صدی ہجری کے محدث، سنن دارمی کے مصنف

نام: ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی الدارمی التمیمی

سن ولادت: ۱۸۱ھ

تحصیل علم: اپنے وطن میں علم حاصل کرنے کے بعد عراق، شام، مصر اور حرمین کا سفر کیا۔

تدریس: اپنے وطن سمرقند میں علم حدیث کی تدریس کا انتظام کیا اور شہرت دی۔

قضاء: سمرقند کی قضاء کے لیے طلب کیے گئے، بہت اصرار پر یہ منصب قبول کرلیا، لیکن ایک دفعہ فیصلہ کرنے کے بعد استعفاء دے دیا۔

تاریخ وفات: ۲۵۵ھ، مرو میں تدفین ہوئی۔

آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، ان میں مشہور کتاب ان کی سنن ہے جو مسند کے نام سے بھی پہچانی جاتی ہے۔

(الحدیث النبوی، ۴۰۱)

الدرایة

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں: (۱) روایت حدیث (۲) درایت حدیث۔

درایت حدیث: مباحث و مسائل کے اس مجموعے کو کہتے ہیں، جس سے راوی اور مروی (حدیث) کا حال قبولیت یا عدم قبولیت کی حیثیت سے جانا جاتا ہے، یعنی اس علم میں سند اور متن کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ مزید دیکھیے: روایت و درایت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجات الصحیح دیکھیے: مراتب الصحیح

دلائل النبوۃ

محدثین کے ہاں تصنیفِ حدیث کا ایک طریقہ جس میں وہ احادیث جمع کی جاتی ہیں، جن کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی سے متعلق معجزات اور نشانیاں بیان کی جاتی ہیں۔

مشہور مصنفین اور کتب: ● حافظ ابونعیم اصبہانی (ف ۴۳۰ھ)، دلائل النبوۃ ● حافظ البیہقی (ف ۴۵۸ھ)، دلائل النبوۃ ● ابن قتیبہ (ف ۲۷۶ھ) ● ابن ابی الدنیا (ف ۲۸۱ھ) ● ابراہیم بن اسحاق الحربی (ف ۲۸۵ھ) ● الفریابی (ف ۳۰۱ھ) ● الطبرانی (ف ۴۳۰ھ) ● الشاشی (ف ۳۶۶ھ) ● ابوالشیخ الاصبہانی (ف ۳۶۹ھ) ● الہروی (ف ۳۴۲ھ)۔

(معجم، ۱۵۰)

الدیباج الخسروانی

توثیق اور تعدیل کے لیے استعمال ہونے والے نادر الفاظ میں سے ایک لفظ ہے۔ دیباج سے مراد نہایت قیمتی ریشمی لباس ہے جو خسروان شاہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ عبارت امام جریر بن عبدالحمید الرازی (ف ۱۸۸ھ) نے سلیمان بن مہران الاسدی الاعمش (ف ۱۴۸ھ) کے لیے استعمال کی تھی۔ (شرح الفاظ التوثیق، ۴۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذ

ذکر- ذکرلنا فلان ، ذکرلی فلان

حصولِ حدیث کے طریقوں میں پہلا طریقہ سماع ہے، جس میں شیخ سے براہ راست حدیث سنی جاتی ہے۔اس طریقے سے سنی جانی والی روایات کوعموماً حدثنا،اخبرنا اور انبأنا،سمعت فلانا کے صیغوں سے بیان کیا جاتا ہے۔انہی صیغوں میں ذکرلنا فلان،ذکر لی فلان بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ان کا حکم بھی حدثنا کے حکم کے مطابق ہے۔

(التدریب،۲:۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الراوی

جوشخص اپنی سند سے حدیث روایت کرتا ہو،خواہ مرد ہو یا عورت اس کو راوی کہا جاتا ہے۔

الرباعیات

تصنیفِ حدیث کا وہ طریقہ جس میں ایسی احادیث جمع کی جاتی ہیں جن کی سند میں راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چار واسطے ہوں۔علو سند کی غرض سے محدثین نے ایسی احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔''رباعیات'' کے چند اہم مجموعے یہ ہیں:

۱-امام شافعی،رباعیات ـــــ دارقطنی نے تخریج کی ہے۔

۲-امام بخاری،رباعیات ـــــ اس کی شرح درالدراری فی شرح رباعیات البخاری کے نام سے ہے۔

۳-امام مسلم،رباعیات

۴-امام نسائی،رباعیات

۵-امام طبرانی،رباعیات

۶-امام ترمذی،رباعیات ـــــ احادیث کی تعداد ۱۷۰ ہے۔

۷-محمد عبدالغنی بن سعید الأزدی،رباعیات الصحابة

۸-یوسف بن خلیل الدمشقی (ف ۶۴۸ھ)،رباعیات الصحابة

۹-ہبۃ اللہ بن محفوظ الدمشقی (ف ۵۸۶ھ)،رباعیات التابعین

(الرسالة،۷۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجال الصحیح

رجال الصحیح سے مراد یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں سے مشابہ ہیں۔ یہ عبارت عموماً ہیثمی مجمع الزوائد میں استعمال کرتے ہیں۔

اس عبارت سے یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے، کیونکہ یہ احتمال باقی ہے کہ اس میں کوئی شذوذ یا علت ہو۔ یہ حکم صرف راویوں کے بارے میں ہے۔

(معجم،۱۵۲)

رجاله رجال الشیخین

یعنی اس سند کے راوی صحیحین کے راویوں میں سے ہیں، تاہم اس عبارت سے یہ مراد نہیں لی جاسکتی کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس کے تمام راوی صحیحین کے راویوں میں سے ہیں، کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ امام حاکم احادیث پر اس طرح حکم لگا کر اس کو شرط الشیخین میں سے قرار دیتے ہیں، جبکہ سند میں ایسے راوی بھی موجود ہوتے ہیں جو صدوق کے مرتبے کے ہیں۔ ایسی سند کو علی شرط الشیخین نہیں قرار دیا جاسکتا۔ (معجم،۱۵۲)

الرحلة فی طلب الحدیث (طلب حدیث کے لیے سفر)

حدیث نبوی کے حصول کے لیے سفر کرنا محدثین کا طریقہ تھا، عہد صحابہ میں اس سفر کی ابتداء ہوئی، جب جابر بن عبداللہ صرف ایک حدیث کی غرض سے تقریباً ایک ماہ کا سفر کر کے دمشق پہنچے اور حدیث حاصل کی۔ اسی طرح دیگر صحابہ، تابعین اور محدثین کرام نے طلب حدیث کے لیے طویل سفر کیے اور مشقتیں برداشت کیں۔ ان علمی رحلات سے محدثین کرام نے بہت سے فوائد حاصل کیے، مثلاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱-حدیث کے معانی ومطالب سمجھنے میں آسانی ہوئی۔

۲-مختلف روایات میں تقابل کرنے میں سہولت پیدا ہوئی۔

۳-کذاب اور وضاع راویوں کی بیخ کنی ہوئی۔

۴-علم الجرح والتعدیل میں تقویت، راوی کے اصل مقام اور ماحول دیکھنے کے بعد حکم لگانے میں آسانی ہوئی۔

۵-ثواب کا حصول

امام خطیب بغدادی کی الرحلة فی طلب الحدیث معروف کتاب ہے۔

(معجم،۱۵۳)

رضی

بعض لوگ رضی اللہ عنہ کو صرف ''رض'' یا ''رضی'' لکھتے ہیں، محدثین کرام نے اس طریقے کو ناپسند کیا ہے۔ بہتر ہے کہ مکمل عبارت لکھی جائے۔

رکن من ارکان الکذب

مراتب جرح میں مستعمل عبارت ہے اور یہ شدید ترین عبارت ہے جس کے بارے میں کہی جائے، اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ نیز دیکھیے: مراتب جرح (معجم،۱۵۶)

الرقاق - الرقائق

کتب حدیث میں وہ ابواب جن میں زہد وتقویٰ، دنیا سے بے رغبتی، جنت سے قرب اور جہنم سے دوری کے بارے میں احادیث ذکر کی جاتی ہیں، انہیں رقاق، یا رقائق کہا جاتا ہے۔

صحاح ستہ میں سے امام بخاری نے اپنی الجامع میں اس نام سے یہ کتاب ذکر کی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں ۱۵۳ابواب ہیں۔ان کے علاوہ حافظ الدارمی نے اپنی سنن میں یہ کتاب اس نام سے ذکر کی ہے،البتہ دیگر ائمہ حدیث نے زہد کے نام سے یہ احادیث جمع کی ہیں۔

الرموز

مختلف محدثین نے اپنی تصنیفات میں احادیث کی تخریج کے دوران میں کتب حدیث کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ علامتیں مقرر کی ہیں،جنھیں رموز کہا جاتا ہے۔

امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں کتب حدیث کے لیے یہ رموز مقرر کیے ہیں۔

الادب المفرد	خد	صحیح مسلم	م
التاریخ الکبیر	تخ	الضعفاء الکبیر (عقیلی)	عق
تاریخ بغداد (خطیب)	ط	الکامل لابن عدی	عد
حلیة الأولیا (ابونعیم)	ل	متفق علیه	ق
زوائد عبدالله	عم	مستدرک حاکم	ک
سنن ابن ماجه	ہ/جہ	مصنف ابن ابی شیبه	ش
سنن ابو داؤد	د	مسند الفردوس دیلمی	فر
سنن الترمذی	ت	مسند احمد	حم
سنن الدارقطنی	ق/ط	مصنف عبدالرزاق	عب
السنن الکبریٰ : بیهقی	هق	المعجم الاوسط (طبرانی)	طس
سنن النسائی	ن	المعجم الصغیر (طبرانی)	طص
سنن سعید بن منصور	ص	المعجم الکبیر (طبرانی)	طب
صحیح ابن حبان	حب	مسند ابی یعلی الموصلی	ع
صحیح بخاری	خ	شعب الایمان (بیہقی)	هب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایة الآباء عن الأبناء (باپ کی روایت بیٹے سے)، دیکھیے :الآباء الرواۃ عن الأبناء

روایة الاکابر عن الاصاغر (بزرگوں کی روایت چھوٹوں سے)

اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی بزرگ آدمی اپنے سے کم عمر، یا ادنیٰ طبقے، یا علم وحفظ میں کم تر سے روایت کرے، مثلاً کوئی صحابی کسی تابعی سے روایت کرے۔

اقسام: اس کی تین قسمیں ہیں:

۱- راوی علم وحفظ میں عالی مرتبہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے شیخ سے عمر میں بڑا اور طبقے کے اعتبار سے بھی افضل ہو، مثلاً امام زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔

۲- راوی اپنی عمر کے بجائے فضل وشرف میں اپنے شیخ سے بڑا ہو، مثلاً کوئی حافظ وعالم کسی ایسے شیخ سے روایت کرے جو حافظ نہ ہو، جیسا کہ امام مالک کی روایت عبداللہ بن دینار سے، مالک معروف امام اور حافظ حدیث ہیں، جبکہ عبداللہ بن دینار ایک عام عالم اور محدث ہیں، مگر امام مالک سے عمر میں بڑے ہیں۔

۳- راوی اپنے شیخ سے دونوں طرح عمر اور علمی مرتبے میں برتر اور افضل ہو، مثلاً برقانی کی روایت خطیب بغدادی سے، برقانی خطیب کی نسبت عمر اور علمی مرتبے میں فائق ہیں، بلکہ ان کے استاد بھی ہیں۔

فائدہ:

۱- یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ شیخ اور استاد ہمیشہ اپنے راوی اور شاگرد سے بڑا ہوتا ہے، اگرچہ بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے، تاہم بعض اوقات اس کے برعکس بھی ہوجاتا ہے۔

۲- یہ شبہ نہ ہوجائے کہ شاید سند کی ترتیب الٹ گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات: ● خطیب بغدادی، روایۃ الصحابہ عن التابعین ● خطیب بغدادی، روایۃ الآباء عن الأبناء۔ (معجم،۱۶۴)

روایۃ الحدیث بالمعنیٰ

احادیث کو بالمعنیٰ روایت کرنے میں علمائے سلف کا اختلاف ہے، بعض اس کا انکار کرتے ہیں اور کچھ جواز کے قائل ہیں۔

جواز کے قائلین روایت بالمعنیٰ کے لیے یہ شرطیں عائد کرتے ہیں: ● راوی الفاظ اوران کے معانی ومقاصد کا صحیح طور پر عالم ہو۔ ● الفاظ کے تغیر اور تبدیلی سے معانی پر ظاہر ہونے والے اثرات سے بخوبی واقف ہو۔

یہ شرائط زبانی روایت سے متعلق ہیں۔ تصنیف شدہ کتب میں روایت بالمعنیٰ جائز نہیں ہے، اور نہ الفاظ کو بدلنا جائز ہے، اگرچہ وہ ہم معنی ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ بالمعنیٰ روایت کی اجازت ایک ضرورت کے تحت ہے کہ راوی اپنے حفظ سے روایت کر رہا ہو اور کوئی ایک آدھ کلمہ یاد نہ رہا ہو تو اسے بالمعنیٰ ادا کر دے۔

آج جبکہ احادیث کی کتب مطبوعہ شکل میں موجود ہیں، روایت بالمعنیٰ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

روایت بالمعنیٰ کے بعد ضروری ہے کہ راوی یہ کہے: او کما قال، نحوہ، شبهه۔

(مقدمہ،۳۹۵-۳۹۶،معجم،۱۶۱)

الروایۃ والدرایۃ

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں: ● روایت حدیث ● درایت حدیث

۱- روایت حدیث ــــ یہ علم ان احادیث کی نقل وروایت اور ضبط وتحریر پر مبنی ہے جو نبی کریم صلی اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کی جانب منسوب ہوں، خواہ قولی ہوں یا فعلی یا تقریری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صفت پر مبنی ہوں۔ قول راجح کی بناء پر اس میں اقوال صحابہ وتابعین بھی شامل ہیں۔

۲- درایت حدیث ــــــ یہ علم ان مباحث کا مجموعہ ہے جس سے راوی اور مروی (حدیث) کا حال قبولیت یا عدم قبولیت کی حیثیت سے معلوم ہو جائے۔ نیز دیکھیے: الدرایة

(معجم، ۱۶۶)

روایة الضریر (نابینا راوی کی روایت کا حکم)

نابینا راوی کی روایت کے بارے میں حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں: ''اگر راوی حدیث نابینا ہو اور اس نے استاد کی زبان سے حدیث سن کر یاد نہ کی ہو، بلکہ دوسرے قابل اعتماد راویوں سے سن کر اپنے سماع کو صحیح کیا ہو، اور یاد کیا ہو اور روایت کے وقت بھی پوری احتیاط سے کام لیا ہو، تاکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا غلطی کا امکان کم ہو، تو ایسی حالت میں اس راوی کی روایت صحیح ہوگی''۔ (مقدمہ، ۳۹۲)

حافظ خطیب بغدادی کے نزدیک صاحب بصارت امی اور نابینا دونوں برابر ہیں، بشرطیکہ انہوں نے محدث سے براہ راست حدیث نہیں سنی ہے اور ان کو لکھ کر دی گئی ہے۔

بعض اہل علم نے ان کی روایت کو تسلیم نہیں کیا ہے، جبکہ بعض نے اس کی رخصت دی ہے۔

(مقدمہ، ۳۹۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــــ ز ـــــــ

الزندقة، زندیق

زندقہ سے مراد ان لوگوں کا طرز عمل ہے جو اسلام تو لے آئے، لیکن دل سے انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور اس کے بجائے اپنے قدیم دین ہی کی تعریف اور مدد کرتے رہے، اور ان کے قبول اسلام کی وجہ صرف مسلمانوں کا غلبہ اور حکومت تھی۔

انہی لوگوں میں ایسے افراد بھی پائے گئے جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اس میں فساد پیدا کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت صرف کر دی، یہی لوگ زندیق کہلاتے ہیں۔ ان لوگوں کی سازشوں کا ایک طریقہ وضع حدیث میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس قسم کے جھوٹے افراد نے ایسی احادیث وضع کیں جو کسی طور پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر نہیں ہو سکتیں، مثلاً الباذنجان شفاء من كل داء (بینگن ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔)، یا النظر الى الوجه الجميل عبادة (خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔)

محمد بن سعید شامی ایک معروف زندیق تھا، اس کے مکروہ افعال کی بناء پر اسے سولی پر لٹکایا گیا، اس لیے المصلوب مشہور ہوا۔ اس نے ایک روایت اس طرح ذکر کی: ''میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں الا یہ کہ اللہ چاہے''۔

علمائے حدیث نے اس قسم کی روایات کی حقیقت واضح کر کے اسلام کو ہر طرح کے حملوں سے محفوظ رکھا ہے۔ الحمد للہ (تیسیر، ۸۳)

الزوائد

کتب حدیث کی تصنیف کا ایک طریقہ جس میں مخصوص کتب میں زائد احادیث ذکر کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہیں، مثلاً صحاح ستہ میں مشترک احادیث چھوڑ کر ان کی زائد احادیث الگ جمع کر لی جائیں تو وہ زوائد کہلائیں گی۔ اس میں اصل دارومدار اختلاف صحابی پر ہوتا ہے، صرف الفاظ کے اختلاف سے فرق نہیں پڑتا، کیونکہ احادیث مختلف الفاظ سے روایت کی جاتی ہیں اور وہ ایک حدیث ہی شمار کی جاتی ہیں۔ اصل فرق اختلاف صحابی سے واقع ہوتا ہے۔

زوائد کی مشہور کتب:

۱- حافظ نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الہیثمی (ف ۸۰۷ھ)، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، اس کتاب میں مسند احمد، مسند البزار، مسند ابی یعلی الموصلی اور طبرانی کی معاجم ثلاثہ کے زوائد صحاح ستہ پر جمع کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ حافظ ہیثمی نے الگ الگ بھی مختلف کتابوں کے زوائد جمع کیے ہیں:

- غایة المقصد فی زوائد المسند (مسند احمد کے زوائد)
- کشف الاستار فی زوائد البزار (مسند البزار کے زوائد)
- المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی (مسند ابی یعلی کے زوائد)
- البدر المنیر فی زوائد المعجم الکبیر (المعجم الکبیر کے زوائد)
- مجمع البحرین فی زوائد المعجمین (المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر کے زوائد)

انہی مذکورہ کتابوں کو انہوں نے حذف اسانید اور رجال پر کلام کرنے کے بعد مجمع الزوائد میں جمع کر دیا ہے۔

۲- حافظ ہیثمی موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان

۳- حافظ ہیثمی، بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث

۴- حافظ شہاب الدین البوصیری (ف ۸۴۰ھ)، مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه علی الکتب الخمسة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- حافظ البوصیری، اتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة، اس میں ان دس مسانید کے زوائد جمع کیے گئے ہیں: • مسند ابو داود الطیالسی (ف ۲۰۴ھ) • مسند الحمیدی (ف ۲۱۹ھ) • مسند مسدد بن مسرہد الاسدی (ف ۲۲۸ھ) • مسند ابن ابی شیبہ (ف ۲۳۵ھ) • مسند اسحاق بن راہویہ (ف ۲۳۸ھ) • مسند ابن ابی عمر العدنی (ف ۲۴۲ھ) • مسند احمد بن منیع (ف ۲۴۴ھ) • مسند عبد بن حمید الکسی (ف ۲۴۹ھ) • مسند الحارث بن ابی اسامۃ التمیمی (ف ۲۸۲ھ) • مسند ابی یعلی الموصلی الکبیر (ف ۳۰۷ھ)

۶- حافظ البوصیری، فوائد المنتقی لزوائد البیهقی فی السنن الکبری علی الکتب الستة

۷- حافظ ابن حجر، المطالب العالیه فی زوائد المسانید الثمانیه علی الکتب السنة و مسند احمد

اس کتاب میں حافظ ابن حجر نے ان آٹھ مسانید کے زوائد جمع کیے ہیں: • مسند ابن ابی عمر العدنی • مسند ابی بکر الحمیدی • مسند مسدد بن مسرھد • مسند ابی داؤد الطیالسی • مسند ابن منیع • مسند ابن ابی شیبة • مسند عبد بن حمید

۸- حافظ ابن حجر، زوائد الادب المفرد للبخاری علی الکتب الستة

یہ چند مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اس موضوع پر متعدد کتابیں تالیف کی گئیں۔

(معجم، ۱۶۸)

زیادات الثقات

زیادة الثقة سے مراد وہ زائد الفاظ ہیں جو کسی حدیث کی روایت میں کسی معتمد راوی کی طرف سے نقل ہوئے ہوں، جبکہ دیگر معتمد اور ثقہ راوی (اسی روایت میں) ان کا ذکر نہ کرتے ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں واردان اضافات وزیادات کی جانب بعض محدثین کرام نے خصوصی التفات کیا ہے، چنانچہ اس نوع کی تحقیق وجستجو اور جمع وترتیب میں ان محدثین کرام کے اسماء گرامی خاص طور پر معروف ہیں: ● ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری، ● ابونعیم الجرجانی، ● ابوالولید حسان بن محمد القرشی

زیادۃ ثقہ قبول کرنے کی شرائط: زیادۃ الثقہ قبول کرنے کے لیے بعض علماء نے حسب ذیل شرائط ذکر کی ہیں:

۱- فریقین کا حفظ اور ضبط میں برابر ہونا، اگر ایک طرف خاموش رہنے والے زیادہ تعداد میں ہوں، یا ایک طرف زیادہ حفظ کے حامل ہوں اور دوسری طرف حفظ میں کمزوری ہو۔ ایک طرف ثقہ اور دوسری طرف صدوق ہو تو یہ حکم نہیں ہوگا۔

۲- اگر کسی شرعی حکم کا اضافہ ہے تو قابل قبول نہیں ہے، لیکن اگر کسی جگہ یا وقت کی تحدید ہو، یا کسی حکم شرعی سے تعلق نہ ہو تو اس کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳- اگر شرعی حکم بیان ہو تو قبول کیا جائے گا، کیونکہ اسے رد کرنا ثابت شدہ حکم کو معطل کرنا ہے۔

۴- اگر راوی اپنی بیان کردہ روایت میں کوئی اضافہ کر دیتا ہے تو یہ قبول نہیں ہوگا، بلکہ یہ اضافہ کسی اور ثقہ راوی کی طرف سے ہونا چاہیے۔

۵- اگر کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی تو قبول ہے، لیکن مخالفت کی موجودگی میں قبول نہیں ہوگا۔

۶- زمانے اور مقام کے اختلاف کی صورت میں قبول ہوگا۔ ایک ہی مجلس کی حالت میں قبول نہیں ہوگا۔

''زیادۃ'' کا محل وقوع: یہ اضافہ متن، یا سند میں کہیں بھی ہو سکتا ہے:

(الف) متن حدیث میں: کسی کلمہ یا جملہ کا اضافہ کر دینا۔

(ب) سند حدیث میں: کسی موقوف حدیث کو مرفوع، یا مرسل کو موصول بیان کر دینا۔

زیادۃ فی المتن کا حکم: متن حدیث میں اگر کسی قسم کا اضافہ ہو گیا ہو تو اس بارے میں محدثین کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی اقوال ہیں:

(الف) بعض اسے مطلقاً قبول کر لیتے ہیں۔

(ب) بعض کلیۃً رد کرتے ہیں۔

(ج) بعض محدثین زیادۃ کی اس کیفیت کو رد کرتے ہیں کہ راوی کسی روایت کو دوبارہ بیان کرے، اور دوسری دفعہ میں کچھ اضافہ کر دے۔ اس صورت میں یہ اضافہ قابل قبول نہ ہوگا، مگر اس کا کوئی متابع یہ اضافہ بیان کرے تو قبول کر لیتے ہیں۔

علامہ ابن الصلاح نے زیادات کو رد و قبول کے اعتبار سے تین درجات میں تقسیم کیا ہے اور یہ ایک عمدہ تقسیم ہے۔ امام نووی وغیرہ نے اسے قبول کیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) وہ ''زیادۃ'' جس میں دیگر ثقات، یا کسی اوثق کی روایت کے ساتھ کسی طرح کا تضاد نہ ہو تو ایسا ''زیادۃ'' قابل قبول ہوگا، کیونکہ اس کی مثال کسی ثقہ راوی کی منفرد روایت کی سی ہے۔

(ب) ایسا ''زیادۃ'' جو باقی ثقات، یا کسی اوثق کی روایت سے ٹکراتا ہو تو یہ مردود ہوگا، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: شاذ

(ج) ''زیادۃ'' کی ایسی کیفیت جس میں دیگر ثقات یا کسی اوثق سے کامل طور پر نہیں، بلکہ کسی حد تک مخالف معنی پائے جاتے ہوں۔ یہ اختلاف دو امر میں ہو سکتا ہے: ● کسی مطلق کی تقیید ● کسی عام کی تخصیص۔

اس نوعیت کا حکم بیان کرنے سے علامہ ابن الصلاح نے سکوت کیا ہے، جبکہ امام نووی کہتے ہیں: ''صحیح یہ ہے کہ اخیر صورت قابل قبول ہے''۔

''زیادۃ فی المتن'' کی مثالیں:

(الف) ایسی ''زیادۃ جس سے کوئی تضاد نہیں آتا:

حدیث ولوغ الکلب میں فلیرقہ (چاہیے کہ اسے گرا دے) کا لفظ اس کی عمدہ مثال ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ اس روایت میں اعمش کے ایک شاگرد کے الفاظ یہ ہیں: اذا ولغ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرار (کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال جائے تو اسے سات بار دھولو۔)

مگران میں سے علی بن مسہر "فلیرقہ" کا لفظ زائد بیان کرتا ہے۔(اور صحیح مسلم میں اس کی سند اس طرح ہے: علی بن مسہر عن الاعمش عن ابی رزین وابی صالح عن ابی ہریرۃ ---")

(ب) ایسی "زیادۃ" جو منافاۃ وتضاد کی حامل ہے:

اس کی مثال یوم عرفۃ کے لفظ ہیں جو حدیث میں زائد ذکر ہوئے ہیں: "یوم عرفۃ و یوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام، وھی ایام اکل وشرب" (عرفہ، یعنی ۹ ذوالحجہ، یوم نحر، یعنی قربانی کا دن ۱۰ ذوالحجہ اور ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ ہم مسلمانوں کے عید کے دن ہیں۔ یہ ہمارے خوب کھانے پینے کے دن ہیں۔)

اس حدیث کی تمام روایات یوم عرفہ کے الفاظ کی زیادتی کے بغیر ہیں، مگر موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر کی روایات میں جو ترمذی اور ابوداؤد میں وارد ہیں، مذکورہ الفاظ یوم عرفہ زائد ہیں۔

(ج) ایسی "زیادۃ" جو ایک اعتبار سے منافاۃ کا معنی رکھتی ہے۔

صحیح مسلم میں ابو مالک الاشجعی عن ربعی عن حذیفہ کی سند سے یہ حدیث آتی ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وجعلت لنا الارض کلھا مسجدا وجعلت تربتھا لنا طھورا (زمین ساری کی ساری ہمارے لیے مسجد یعنی نماز کی جگہ ہے اور اس کی مٹی طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔)

اس حدیث میں تربتھا کا لفظ زائد ذکر کرنے میں ابو مالک اشجعی متفرد ہے، جبکہ دیگر راویان حدیث جعلت لنا الارض مسجدا وطھوراً ہی کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔

زیادۃ فی الاسناد کا حکم:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادۃ فی الاسناد کے مسئلے میں یہاں دو اہم امور پیش خدمت ہیں جو بالعموم بہ کثرت درپیش رہتے ہیں۔ ● وصل وارسال (موصول ومرسل) کا تعارض ● رفع اور وقف (مرفوع اور موقوف) کا تعارض۔

دیگر مباحث، مثلاً المزید فی متصل الاسانید کے بارے میں علماء نے مستقل بحثیں لکھی ہیں۔ ائمہ حدیث سے زیادۃ فی الاسناد کے مسئلے میں چار اقوال منقول ہیں جن کی تفصیل یوں ہے:

(الف) زیادۃ کا مقبول ہونا: جو راوی حدیث کو موصول، مرفوع بیان کرے اس کا قول مقبول ہے۔ جمہور فقہاء وعلماء اصول کا یہی قول ہے، اور خطیب بھی اسے ہی صحیح سمجھتے ہیں۔ (الکفایہ، ۴۱۱)

(ب) زیادۃ کا غیر مقبول ہونا: یعنی مرسل یا موقوف بیان کرنے والے کا قول اور اس کی روایت ہی مقبول ہوگی اور (زیادۃ یعنی مرفوع یا موصول بیان کرنا مردود ہوگا)۔ اکثر اصحاب حدیث اسی کے قائل ہیں۔

(ج) اکثریت کی متابعت: بعض اصحاب الحدیث اس کے قائل ہیں کہ الحکم للاکثر، یعنی جس طرف اکثریت ہو ان کی بات قابل قبول ہوگی۔

(د) احفظ کی متابعت: بعض اصحاب الحدیث اس طرف گئے ہیں کہ احفظ راوی کا بیان قابل حجت ہوگا۔

مثال کے طور پر حدیث لا نکاح الا بولی (یعنی ولی کے بغیر نکاح نہیں) کو یونس بن ابی اسحاق السبیعی، ان کے فرزند اسرائیل اور قیس بن الربیع عن ابی اسحاق مسند اور متصل بیان کرتے ہیں، جبکہ سفیان ثوری اور شعبہ بن الحجاج عن ابی اسحاق مرسل روایت کرتے ہیں۔

(مقدمہ، ۲۵۰-۲۵۶، التدریب، ۱: ۲۴۵، تیسیر، ۱۲۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س

السابق واللاحق (متقدم اور متأخر راوی)

تعریف: لغت میں متقدم کو سابق اور متأخر کو لاحق کہتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ایسے دو راوی جو کسی ایک شیخ کے شاگرد ہونے میں مشترک ہوں، مگر دونوں کی وفات میں قابل ذکر عرصہ ہو تو پہلے کو السابق اور دوسرے کو اللاحق کہا جائے گا۔

حافظ خطیب بغدادی نے اس فن کے بارے میں سب سے پہلے تصنیف کی۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب السابق واللاحق میں حروف ہجاء پر تمام نام مرتب کیے ہیں اور سب سے پہلی مثال امام احمد بن حنبل (ف ۲۴۱ھ) کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام شافعی اور امام بغوی ہیں۔ دونوں کی وفات میں ایک سو تیرہ سال کا فرق ہے۔ امام شافعی ''السابق'' اور امام بغوی ''اللاحق'' ہیں۔

ایک اور مثال امام بخاری اور احمد بن محمد الخفاف النیشاپوری (ف ۳۹۵ھ) کی ہے۔ یہ دونوں محمد بن اسحٰق السراج (ف ۲۵٦ھ) کے شاگرد ہیں اور ان دونوں کی وفات میں ایک سو سینتیس سال یا اس سے زیادہ کا فرق ہے۔

فائدہ: اس فن سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱- علو اسناد کا علم ہو جاتا ہے۔

۲- دوسرے راوی (اللاحق) کی سند پڑھتے یا سنتے ہوئے کسی انقطاع کا وہم نہیں رہتا۔

مشہور تصنیف: حافظ خطیب بغدادی، السابق واللاحق، مطبوعہ تحقیق ڈاکٹر محمد بن مطر الزہرانی، دار طیبہ ریاض- سعودی عرب (معجم،۱۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارق الحدیث

راوی پر جرح کی ایک قسم ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ کوئی راوی حدیث کی روایت میں منفرد ہو، اور دوسرا راوی یہ دعوی کردے کہ وہ بھی منفرد راوی کے ہمراہ (اسی شیخ سے) سماع میں شریک ہے تو یہ راوی سارق الحدیث کہلائے گا، یا کوئی راوی کہیں سے حدیث کی کوئی کتاب حاصل کرلے اور اس کے مصنف سے سماع کی بجائے اس کتاب سے حدیثیں روایت کرنا شروع کردے تو وہ بھی سارق الحدیث کہلائے گا۔

مثال: یحییٰ بن معین نے ابراہیم بن ابی اللیث کو جھوٹا قرار دیا ہے، کیونکہ وہ حدیث چوری کیا کرتا تھا۔ (تاریخ بغداد، ۶:۱۹۴، معجم، ۱۷۸)

ساقط

مراتب جرح میں تیسرے مرتبے میں استعمال ہونے والا یہ صیغہ ہے۔ اس صیغے کے حامل راویوں کی احادیث نہ حجت ہو سکتی ہیں، نہ استشہاد اور اعتبار کے قابل ہیں۔

(الجرح والتعدیل، ۱۳۴)

السباعی - السباعیات

سباعی سے مراد وہ روایات حدیث ہیں جن میں اصل راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سات واسطے ہوں۔ سباعیات کو موضوع تالیف بناتے ہوئے بعض محدثین نے ایسی احادیث کے مجموعے مرتب کر دیے ہیں۔ اس موضوع پر لکھنے والے مشہور مصنفین یہ ہیں: ● ابو موسیٰ المدینی ● ابو جعفر الصیدلانی ● ابوالقاسم ابن عساکر ● قاسم ابن عساکر ● ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم بن الصیقل الحرانی الحنبلی (ف ۶۷۲ھ) (الرسالۃ، ۷۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ورود الحدیث دیکھیے: أسباب ورود الحدیث

السداسی، السداسیات

سداسی سے مراد وہ روایات حدیث ہیں، جن میں اصل راوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہوں۔ سداسی روایات کو موضوع تألیف بناتے ہوئے بعض محدثین نے ان کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔ اس فن میں لکھنے والے مشہور مصنفین یہ ہیں: ● ابن الخطاب ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی (ف ۵۲۵ھ) ● ابوالقاسم زہر بن طاہر محمد النیسا بوری الشحامی (ف ۵۳۳ھ) ● ابو موسیٰ محمد بن عمر بن احمد بن عمر المدینی الأصبہانی (ف ۵۸۱ھ)، سداسیات التابعین۔ (الرسالۃ، ۷۴)

السقیم دیکھیے: الضعیف

سلسلة الذهب دیکھیے: أصح الأسانید

السلفیات

اجزاء حدیثیہ کی ایک قسم ہے۔ یہ اجزاء ابو طاہر احمد بن محمد السِلَفی کی تألیف ہیں جن کی تعداد سو (۱۰۰) سے زائد ہے۔ یہ اجزاء انہوں نے ابن الشرف الأنماطی اور ابن الطیوری کی کتابوں اور مشیخہ بغدادیہ سے منتخب کیے تھے۔ (الرسالۃ، ۶۹، معجم، ۱۸۴)

السماع

روایت حاصل کرنے کے صیغوں (صیغ التحمل) میں سے سب سے اعلیٰ صیغہ ہے۔ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقے میں استاد اپنی مرویات اپنے حافظے سے یا اپنی کتاب سے خود روایت کرتا ہے اور طلبہ سنتے ہیں۔ روایت کرتے ہوئے شاگرد سمعت، یا سمعنا کے صیغے استعمال کرتے ہیں۔ اس طریقہ روایت میں یہ صیغے بھی مختلف مناسبات میں استعمال کیے جا سکتے ہیں: •حدثنا •حدثنی •أخبرنا •أخبرنی •أنبانا •أنبانی (معجم،۱۸۲)

سمع – سمعت – سمعنا دیکھیے: السماع

السند دیکھیے: الاسناد

السنة

لغت میں سنت سے مراد طریقہ اور راستہ ہے، چاہے وہ اچھا ہو یا برا۔ محدثین کی اصطلاح میں سنت کا اطلاق مندرجہ ذیل امور پر ہوتا ہے:

۱- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت خواہ اس کا تعلق بعثت سے قبل کی زندگی سے ہو، یا بعد کی زندگی سے۔

۲- حدیث کے مترادف معنی میں، اس لحاظ سے سنت کے وہ تمام اطلاقات ہوں گے جو حدیث قولی، فعلی، تقریری اور وصفی کے ہوتے ہیں۔

۳- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل میں موجود کسی بھی معاملے کے لیے سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔

سنت کا لفظ بدعت کی ضد ہے۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور تابعین کرام کے طریقے کے مطابق عمل کرتے ہیں، انہیں اہل سنت کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس کے برخلاف طرز عمل اختیار کرتے ہیں انہیں اہل بدعت کہا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کا اطلاق تعامل صحابہ پر بھی ہوتا ہے، جب ان کا عمل قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل پر مبنی ہو، یا ان حضرات کا مجموعی اجتہاد ہو، مثلاً علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها و عضوا علیها بالنواجذ (ابن ماجه، ۱:۱۶، ابو داؤد، کتاب السنة)

فقہاء کے نزدیک سنت سے مراد وہ حکم شرعی ہے جس کے کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے والے کو سزا نہیں ہوتی۔

اصول فقہ کے علماء کے نزدیک سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں۔ دیکھیے: التقریر (معجم، ۱۸۳، حفاظت حدیث، ۳۶)

السنن

سنن سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جو فقہی ابواب مثلاً کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ پر مرتب کی جاتی ہیں۔

ان احادیث میں آثار صحابہ، یعنی موقوف احادیث ذکر نہیں کی جاتیں اور نہ مرسل، کیونکہ یہ محدثین کے نزدیک سنت کے درجے میں نہیں ہیں۔ اگر اس قسم کی کوئی روایت ذکر کی جاتی ہے تو صرف استشہاد کے لیے۔

مشہور کتب سنن: سنن اربعہ یعنی ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ سنن، امام نسائی کی سنن کبریٰ، سنن دارمی، امام بیہقی کی سنن کبریٰ اور سنن سعید بن منصور وغیرہ۔

(الرسالة، ۳۵، معجم، ۱۸۳)

سنن ابن ماجه

صحاح ستہ میں شامل مشہور کتاب جس کے مصنف امام محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی کتاب السنن کو حافظ محمد بن طاہر المقدسی (۵۰۷ھ) نے صحاح ستہ میں شامل کیا۔اس کتاب کوصحاح ستہ میں شامل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ سنن ابن ماجہ کی احادیث میں زوائد کی ایک کثیر تعداد ہے جو کتب خمسہ میں نہیں ہیں۔مؤطا امام مالک کوصحاح ستہ میں شامل نہ کرنے کا سبب اس میں مرفوع احادیث کے ساتھ ساتھ موقوف روایات،فتاویٰ صحابہ وتابعین اور امام مالک کی فقہی آراء بھی شامل ہیں۔سنن ابن ماجہ میں صحیح،حسن اور ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں، بلکہ منکر اور موضوع احادیث بھی قلیل تعداد میں موجود ہیں،اس لیے یہ کتاب بقیہ کتب سے درجے میں کم تر ہے۔

حافظ المزی کے خیال میں ہر وہ حدیث ضعیف ہے جس میں ابن ماجہ دوسروں سے منفرد ہیں،لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ابن ماجہ کے ہاں ایک بڑی تعداد صحیح احادیث کی ہے جن میں وہ منفرد ہیں۔اس امر کی تائید حافظ شہاب الدین البوصیری (ف ۸۴۰ھ) کی کتاب مصباح الزجاجہ سے ہو جاتی ہے جس میں انہوں نے تمام زائد احادیث کی تحقیق کر کے واضح کر دیا ہے کہ ان کا مرتبہ کیا ہے۔بہر حال سنن ابن ماجہ میں موجود منفرد حدیث کو بغیر تحقیق کے قبول نہیں کرنا چاہیے۔

حافظ ابن الجوزی نے سنن ابن ماجہ میں تیس موضوع احادیث کی نشاندہی کی ہے۔ اگرچہ امام سیوطی نے اسے تسلیم نہیں کیا،تاہم سنن ابن ماجہ میں کچھ ایسی احادیث موجود ہیں جن کے بارے میں اہل علم متفق ہیں کہ یہ موضوع ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں (ابن الجوزی کی رائے میں) موضوع احادیث کی تعداد ۳۴ ہے، البتہ عمر القزوینی (ف ۷۵۰ھ) نے پانچ،مولانا محمد عبدالرشید نعمانی مرحوم نے سات اور شیخ البانی مرحوم نے صرف ۳۲ موضوع حدیثوں کی نشان دہی کی ہے۔

سنن ابن ماجہ میں بعض ثلاثیات بھی ہیں،جن میں ابن ماجہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین راوی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجہ میں مقدمے کے علاوہ ۳۷ کتب، ۱۵۱۲ ابواب اور ۴۳۴۱ احادیث ہیں۔

(احادیث کی یہ تعداد فوأدعبدالباقی کی گنتی کے مطابق ہے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کی گنتی کے مطابق احادیث کی تعداد ۴۳۹۷ ہے۔)

سنن ابن ماجہ کی ۳۰۰۲ احادیث بقیہ کتب میں موجود ہیں، احادیث زوائد ۱۳۳۹ ہیں اور زوائد میں صحیح احادیث کی تعداد ۴۲۸ ہے۔ زوائد میں ۶۱۳ احادیث ضعیف ہیں اور ۹۹ انتہائی ضعیف ہیں۔

سنن ابن ماجہ کی شروح: ● حافظ جلال الدین سیوطی کی شرح، مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه ● الشیخ السندی المدنی (ف ۱۱۲۸)، شرح سنن ابن ماجه ● مولانا محمد علی جانباز، انجاز الحاجه شرح سنن ابن ماجه

(التعریف بکتب الحدیث الستة، ۱۱۴، معجم، ۱۸۴، حفاظت حدیث، ۳۱۵)

سنن ابی داؤد

صحاح ستہ میں شامل حدیث کی مشہور کتاب، اس کے مصنف امام حافظ سلیمان بن الاشعث ابن اسحاق بن بشیر الازدی السجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ) ہیں۔

یہ کتاب نو جلیل القدر راویوں نے روایت کی ہے۔ ان میں ابوعلی اللؤلؤی کی روایت زیادہ مشہور ہے، اور یہی روایت قابل اعتماد سمجھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے امام ابو داؤد سے سنن کی سماعت محرم ۲۷۵ھ میں اس وقت کی جب امام نے اس کی آخری املاء کرائی تھی۔ اسی سال امام کا انتقال ہو گیا۔

امام ابوداؤد جب سنن کی ترتیب سے فارغ ہوئے تو اسے لے کر امام احمد بن حنبل کے پاس گئے، انہوں نے اسے بہت پسند فرمایا۔

مؤلف نے اس کتاب کو صرف احادیثِ احکام کے لیے مختص کیا ہے۔ اس کتاب میں فقہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے، وہ صحاح ستہ میں سے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کتاب کی مرتبہ احادیث کے بارے میں امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ لاکھ احادیث لکھی تھیں جن میں سے چار ہزار آٹھ سو احادیث منتخب کرکے اس کتاب میں شامل کی ہیں۔ اس میں صحیح حدیث اور اس کے مشابہ اور قریب حدیثیں جمع کی ہیں، اور ایسی کوئی حدیث نہیں لکھی جس کے ترک کرنے کے بارے میں سب لوگ متفق ہوں۔ اگر کسی حدیث میں بہت سخت عیب نظر آیا تو وہ میں نے بیان کر دیا ہے اور جس کی سند صحیح نہیں ہے، اور جس کے بارے میں کچھ نہیں ذکر کیا، وہ قابل قبول ہے۔

حافظ ابن الجوزی نے سنن کی نو (۹) احادیث پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے، جبکہ دوسرے ائمہ نے اس کی نفی کی ہے۔ اس کے باوجود سنن ابی داؤد حدیث کی ایک اہم کتاب ہے۔

سنن ابی داؤد میں کتب کی تعداد ۴۰، ابواب کی تعداد ۱۸۱۳، اور شامی ایڈیشن کی گنتی کے مطابق احادیث کی تعداد ۵۲۷۴ ہے

سنن ابی داؤد کی مشہور شروح: ● امام ابوسلیمان حمد بن ابراہیم بن خطاب البستی الخطابی (ف ۳۸۸ھ)، معالم السنن ● حافظ ابن القیم الجوزیہ، تھذیب السنن ● علامہ شمس الحق عظیم آبادی، غایۃ المقصود اور عون المعبود ● علامہ محمود خطاب السبکی، المنھل العذب المورود ● علامہ خلیل احمد سہارنپوری، بذل المجھود

کچھ دوسرے اہل علم نے بھی اردو اور عربی میں سنن کی شروح تحریر کی ہیں۔

(التعریف، ۸۹، معجم، ۱۸۷، حفاظت حدیث، ۳۰۴)

سنن الترمذی

صحاح ستہ میں سے حدیث کی ایک مشہور کتاب، اس کے مصنف ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ السلمی الترمذی (۲۰۹-۲۷۹ھ) ہیں۔ان کی یہ کتاب سنن اور جامع بھی کہلاتی ہے۔

جامع ترمذی کی خصوصیات یہ ہیں:

۱-اس کی ترتیب عمدہ ہے اور کتاب تکرار سے خالی ہے۔

۲-امام ترمذی نے حدیث بیان کرنے کے بعد فقہاء کے مذاہب اور ان کا استدلال بھی بیان کیا ہے۔

۳-اس کتاب میں مؤلف نے صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور معلل احادیث بیان کی ہیں۔

۴-یہ کتاب فقہی تبویب، علل حدیث، اسماء وکنٰی، جرح وتعدیل، شذوذ، موقوف اور مدرج بیان کرنے میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے، خصوصاً علم الرجال میں امام ترمذی خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔

۵-امام ترمذی کی کتاب امام بخاری اور امام ابوداؤد دونوں کے طریقے پر تصنیف کی گئی ہے۔

۶-امام ترمذی کے بقول ''انہوں نے اس کتاب میں وہ احادیث جمع کی ہیں جن پر فقہاء کا عمل ہے''۔اس کے علاوہ انہوں نے اپنی کتاب کو صرف احادیثِ احکام کے ساتھ مخصوص نہیں کیا، بلکہ امام بخاری کی طرح سب ابواب کی احادیث لے کر اپنی کتاب کو جامع کا درجہ دیا ہے۔

سنن ترمذی میں کتب کی تعداد ۴۶، ابواب کی تعداد ۲۱۴۰ اور احادیث کی تعداد ۳۹۵۶ ہے۔

امام ترمذی کی سنن کی بعض احادیث پر حافظ ابن الجوزی نے تنقید کی ہے اور اس میں سے تیس احادیث کو موضوع قرار دیا ہے، تاہم یہ بات مبالغہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ ہزاروں صحیح احادیث کی موجودگی میں چند موضوع، یا کچھ ضعیف احادیث کی موجودگی سے کتاب کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔

سنن ترمذی کی مشہور شروح: ● قاضی ابوبکر ابن العربی الاندلسی (ف ۵۴۲ھ)، شرح سنن ترمذی ● ابن سید الناس محمد بن محمد (ف ۶۵۹ھ) کی شرح ● حافظ زین الدین العراقی (ف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۶ھ) کی شرح ● حافظ عمر بن ارسلان البلقینی (ف ۸۰۵ھ)، العرف الشذی ● علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری (ف ۱۳۵۳ھ)

(التعریف بکتب الحدیث الستة، ۱۰۰، معجم، ۱۹۰)

سنن الدارقطنی

کتب حدیث کی ایک اہم کتاب، جس کے مصنف امام حافظ علی بن عمر الدارقطنی ہیں، جن کا سال وفات ۳۸۵ھ ہے۔

سنن دارقطنی کی خصوصیات:

۱- فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہے۔

۲- غرائب حدیث کا ایک اہم مرجع ہے۔

۳- ضعیف اور منکر احادیث ذکر کی گئی ہیں، بعض موضوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔

۴- بعض جگہ پر علت حدیث، سبب ضعف یا انکار بھی ذکر کرتے ہیں۔

۵- ابواب میں احادیث کی ترتیب منطقی نہیں ہے، کئی احادیث متوقع باب میں نہیں ملتیں۔

سنن دارقطنی کی شرح علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی کے نام سے لکھی ہے۔

سنن دارقطنی میں ابواب کی تعداد ۲۵۶ اور احادیث کی تعداد ۴۷۲۳ ہے۔

(بحوث فی تاریخ السنة المشرفة، ۳۵۱)

سنن الدارمی

دوسری صدی ہجری کی کتب حدیث میں سے ہے، جس کے مؤلف امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی الدارمی ہیں۔ امام دارمی کی ۱۸۱ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۵۵ھ میں مرو میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے وفات پائی۔

سنن دارمی کی خصوصیات:

۱-سنن دارمی فقہی ابواب کی ترتیب پر تحریر کی گئی ہے۔

۲-اس میں موضوع احادیث کے علاوہ مرسل، معضل اور منقطع احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔

۳-حافظ ابن حجر نے اسے سنن ابن ماجه کی جگہ رکھا ہے اور اسے ابن ماجه پر ترجیح دی ہے۔

۴-ضعیف راویوں سے بہت کم روایات ملتی ہیں۔

۵-منکر اور شاذ روایات نہیں ہیں، البتہ مرسل اور موقوف احادیث موجود ہیں۔

سنن الدارمی میں کتب کی تعداد ۲۳، ابواب کی تعداد ۱۳۶۳ اور احادیث کی تعداد ۳۳۷۵ ہے۔ (الحدیث النبوی، ۴۰۱)

السنن الکبریٰ (امام نسائی)

صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام نسائی (ف ۳۰۳ھ) نے حدیث کی ایک کتاب سنن النسائی (المجتبیٰ) مرتب کرنے کے علاوہ السنن الکبریٰ کے نام سے بھی ایک کتاب تدوین کی۔

اس کتاب میں احادیث کی تعداد سنن صغریٰ کے مقابلے میں زیادہ ہے، اور کتب وابواب میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ دونوں کتابوں کا اجمالی جائزہ یہ ہے:

	سنن کبریٰ	سنن صغریٰ (مجتبیٰ)
احادیث کی تعداد	۱۳۱۰۲	۵۷۶۹
ابواب کی تعداد	۴۴۸۲	۲۵۳۰
کتب کی تعداد	۵۵	۵۱

(تفصیل کے لیے دیکھیے: سہ ماہی "فکر ونظر" اسلام آباد، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۹ء، صفحات ۳ تا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷

سنن النسائی — المجتبیٰ

حدیث کی یہ ایک مشہور کتاب ہے جس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے، اس کے مصنف امام احمد بن شعیب النسائی ہیں۔ آپ ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳ صفر ۳۰۳ھ کو فوت ہوئے۔

علم الرجال میں امام نسائی بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ وہ راویوں کے معاملے میں بہت شدید ہیں، اور پوری طرح چھان پھٹک کے بعد روایات لیتے ہیں۔ ان کی شرط اس معاملے میں امام ابوداؤد اور امام ترمذی سے بھی سخت ہے۔

سنن نسائی کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ صحیحین کے بعد سب سے کم ضعیف احادیث اس کتاب میں ہیں، اس لیے بعض محدثین صحیح مسلم کے بعد نسائی کو درجہ دیتے ہیں۔

۲۔ سنن نسائی، بخاری اور مسلم کے طریقوں کا مجموعہ ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ احادیث کی علل کا ذکر بھی ہے۔

۳۔ علل کے بیان میں امام نسائی مہارت رکھتے ہیں، اس لیے کسی ایسے راوی کی روایت کا ذکر نہیں کرتے جس پر وہم کا غلبہ ہو، یا جس کی غلطیاں بہت ہوں۔

۴۔ سنن نسائی میں صرف احادیث احکام ذکر کی گئی ہیں۔

۵۔ تراجم ابواب کے لحاظ سے سنن نسائی صحیح بخاری سے کافی مشابہ ہے۔

۶۔ امام نسائی نے اس کتاب میں علم رجال اور علل کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل پر بھی اظہار رائے کیا ہے۔

۷۔ امام نسائی نے اس کتاب میں روایت ذکر کرتے ہوئے حدثنا اور اخبرنا میں فرق کیا ہے۔

۸۔ عالی ترین سند میں چار واسطے ہیں اور نازل ترین سند میں دس ذریعے پائے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی کی مشہور شروح یہ ہیں: • امام سیوطی، زھر الربی علی المجتبیٰ • امام نورالدین ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندی، تعلیقات • علامہ علی بن سلیمان الدمنتی، زھر الربی علی المجتبیٰ • مولانا عطاء اللہ حنیفؒ (ف ۱۴۰۹ھ)، التعلیقات السلفیۃ

سنن نسائی میں کتب کی تعداد ۵۱، ابواب کی تعداد ۲۵۴۷ اور احادیث کی تعداد ۵۷۷۴ ہے۔

(التعریف، ۱۰۹، معجم، ۱۹۴)

سوء الحفظ (حافظے کی کمزوری)

اس سے مراد راوی کی وہ کیفیت ہے، جس میں اس کی اغلاط کا پہلو اس کی اصابت پر غالب ہوتا ہے، یعنی اس کے بیان میں غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ سوء الحفظ کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

(الف) حافظے کی کمزوری فطری اور پیدائشی ہو، اور تمام حالات میں اس کی یہی کیفیت رہتی ہو، ایسے راوی کی روایت کو بعض محدثین شاذ کا نام دیتے ہیں۔

(ب) حافظے کی کمزوری عارضی ہو، جو کسی اتفاقی سبب، مثلاً کبر سنی کی وجہ سے، بصارت ضائع ہو جانے سے، کتابوں کے جل جانے یا ضائع ہو جانے سے واقع ہوگئی ہو۔ ایسے راوی کو مختلط کا نام دیا جاتا ہے۔ (تیسیر، ۱۱۴)

سوّی دیکھیے: تدلیس التسویۃ

سید المحدثین

توثیقِ راوی کے لیے استعمال ہونے والا لقب۔ بعض اہل علم نے امام شعبہ کے لیے اسے استعمال کیا ہے۔ (شرح الفاظ التوثیق، ۷۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ش

الشاذ

لغوی طور پر الشاذ اسم فاعل کا صیغہ ہے جو شذ سے مأخوذ ہے، اور اس سے کسی کا علیحدہ اور منفرد ہونا مراد لیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو جمہور سے منفرد ہو اسے شاذ کہتے ہیں۔

اصطلاحاً کسی مقبول راوی کی ایسی روایت جو اس نے کسی اپنے سے افضل و اولیٰ کی مخالفت میں بیان کی ہو۔ کمتر راوی کی روایت شاذ اور افضل و برتر راوی کی روایت محفوظ کہلاتی ہے۔

شذوذ سند اور متن دونوں میں واقع ہوسکتا ہے۔

متن میں شذوذ کی مثال: ابیض بن ابان الثقفی کی روایت جو انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے، اور انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوع بیان کی ہے: **من كان مصليا فليصل قبلها أربعا وبعدها أربعا**، یعنی جو جمعہ سے پہلے نماز پڑھنا چاہتا ہے تو وہ چار رکعت پڑھے اور بعد میں چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث صرف ابیض بن ابان الثقفی نے بیان کی ہے اور وہ اس میں منفرد ہیں، جبکہ **صحیح مسلم** میں مختلف طرق سے سہیل بن ابی صالح کی روایت میں یوں ہے: **من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا**، یعنی تم میں سے جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہے تو چار رکعت پڑھے۔

ثقہ راویوں کے نزدیک صرف جمعہ کے بعد والی روایت ہے اور ابیض کی روایت ان کے مخالف ہونے کی وجہ سے شاذ کہلائے گی۔

سند میں شذوذ کی مثال: **سنن ترمذی**، **سنن نسائی** اور **سنن ابن ماجه** میں روایت ہے: **ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس رضي الله عنه أن رجلا توفي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدع وارثا الا مولى هو أعتقه**،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوگیا تو اس کا وارث سوائے اس کے اپنے آزاد کردہ غلام کے اور کوئی نہ تھا۔

ابن جریج اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو متصل بیان کرنے میں ابن عیینہ کی متابعت کی ہے، لیکن حماد بن زید اس روایت کو عمرو بن دینار عن عوسجۃ تک موقوف بیان کرتے ہیں، اور ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے، اس لیے ابو حاتم نے ابن عیینہ کی حدیث کو محفوظ بتایا ہے۔ اگرچہ حماد بن زید بھی صاحب عدل وضبط راوی ہیں، لیکن اس کے باوصف امام ابو حاتم نے ان کے بالمقابل اکثریت کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (تیسیر، ۱۰۷، معجم، ۱۹۸)

شافهنی

صیغ اداء کے چھٹے درجے کی عبارت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: صیغ اداء

الشاهد – الشواهد

کسی فرد حدیث کی روایت کے بعد اگر کسی دوسرے صحابی سے ایسا متن مل جائے جو اس حدیث کے ساتھ الفاظ ومعانی کے لحاظ سے یا صرف معانی کے اعتبار سے مشابہ ہو تو اسے شاہد کہا جائے گا۔ مثال کے طور پر ابن عباس کی مرفوع حدیث ہے: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فافطروا، فإن غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين ۔ دوسری روایت اس کی شاہد ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غبّي عليكم فأكملوا اعدة شعبان ثلاثين ۔

شاہد تلاش کرنا مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے ہوسکتا ہے۔

۱۔ صحابہ کرام کا تواتر بیان کرنے کے لیے۔

۲۔ متن حدیث میں کوئی اضافہ بیان کرنے کے لیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔منفرد روایت کوتقویت دینے کے لیے، بشرطیکہ اس کا ضعف معمولی ہو،لیکن ضعف شدید ہوتو شاہد کا فائدہ نہیں ہوگا۔

۴۔متن حدیث میں موجود ابہام کی وضاحت کے لیے۔

۵۔زمان اور مکان کی وضاحت کے لیے۔

قدیم محدثین شاہد اور متابع میں فرق نہیں کرتے ،لیکن اب جبکہ تمام اصطلاحات متعین ہو چکی ہیں تو بہتر ہے کہ ہر اصطلاح اپنے مفہوم میں استعمال کی جائے۔

(تیسیر ،۱۲۸،معجم،۲۰۰، اصول الحدیث،۲۵۴)

شبه الريح

راویوں کی جرح کا صیغہ ہے، یحییٰ بن سعید القطان نے سعید بن المسیب کی حضرت ابوبکر سے روایت کے لیے یہ لفظ استعمال کیا تھا۔

سعید بن المسیب ،حضرت عمر کی خلافت کے دو سال بعد پیدا ہوئے ،لہٰذا وہ حضرت ابوبکرؓ سے کس طرح روایت کر سکتے ہیں؟ روایت میں موجود اس سقم کو دور کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا تھا۔گویا اس لفظ سے مقصود سعید بن المسیب کی حضرت ابوبکر سے روایت کو مجروح کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ بتانا ہے کہ یہ روایت ابن المسیب تک بلاغات کے ذریعے پہنچی ہے۔

(معجم،۲۰۱)

الشذوذ دیکھیے :الشاذ

الشرط ۔ الشروط

علم حدیث میں شروط سے مراد وہ قواعد ہیں جو کوئی محدث تدوین حدیث میں اپنے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعین کرتا ہے، جیسے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث کی ترتیب وتدوین کے لیے کچھ معیار مقرر کیے اوران کی پابندی کرتے ہوئے احادیث جمع کیں۔ یہی معیار اور ضابطے ان کی شروط کہلاتے ہیں۔

شرط البخاری

امام بخاری نے اپنی کتاب میں احادیث جمع کرتے ہوئے چند شروط کا خیال رکھا ہے، جن کی وجہ سے ان کی کتاب صحت کے لحاظ سے قرآن کریم کے بعد درجہ رکھتی ہے۔ انہوں نے ان شروط کا کہیں ذکر نہیں کیا ہے، بلکہ محدثین کرام نے تمام احادیث کے راویوں کے جائزے اور تحقیق کے بعد ان شروط کا پتہ لگایا ہے۔ ان میں سے دو یہ ہیں:

۱- حدیث کا راوی اپنے شیخ سے روایت کرنے والے راویوں میں سب سے اعلیٰ درجے پر فائز ہو، کیونکہ ایک شیخ سے روایت کرنے والے طلبہ مختلف معیار اور درجات کے ہوتے ہیں، خصوصاً حفظ و اتقان اور عدل میں، اس لیے وہ ان امور میں سب سے فائق راوی سے روایت لیتے ہیں۔

۲- حدیث معنعن میں امام بخاری یہ شرط لگاتے ہیں کہ راوی اور اس کے شیخ کے درمیان ملاقات ثابت ہو، جو صحیح حدیث کی لازمی شرط ہے۔ صرف ہم عصر ہونا ان کے نزدیک کافی نہیں ہے۔

(معجم، ۲۲۲)

شرط مسلم

امام مسلم نے اپنی کتاب کے مقدمے میں اپنی شرط بیان کردی ہے۔ انہوں نے احادیث کو حسب ذیل تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

۱- وہ احادیث جو ثقہ اور متقن حفاظ حدیث نے روایت کی ہیں۔

۲- وہ احادیث جو حفظ اور اتقان میں متوسط درجہ کے راویوں نے بیان کی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-وہ احادیث جو ضعیف اور متروک راویوں نے بیان کی ہیں۔

ان کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ پہلے قسم اول سے احادیث بیان کریں گے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد دوسری قسم سے لیں گے، جب کہ تیسری قسم کی کوئی حدیث نہیں لائیں گے۔

بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر باب میں اول درجے کے راویوں سے احادیث ذکر کرنے کے بعد دوسرے درجے کے راویوں کی احادیث متابعت یا شواہد کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔

(مقدمہ صحیح مسلم،۱:۴۸)

شروط الروایۃ

حدیث کی روایت میں سب سے اہم شرط یہ ہے کہ جس طرح راوی نے حدیث کو حاصل کیا تھا، اسی کے صیغے کے مطابق آگے روایت کرے۔ مزید براں یہ روایت راوی کے حفظ یا کتاب سے ہو۔ اس بارے میں محدثین نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ ان کے نزدیک راوی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسی حدیث روایت کرے جو اس کے نزدیک مشکوک ہو، یا اس کی صحت کے بارے میں اسے شبہ ہو، یعنی وہی روایات بیان کی جائیں جن کے بارے میں راوی پوری طرح مطمئن ہو۔

اس بارے میں بعض اہل علم کا موقف بہت سخت ہے۔ ان کے نزدیک راوی سے صرف وہی روایات قبول کی جائیں گی جو اس نے اپنے حافظے یا کتاب سے بیان کی ہوں۔ دوسرا موقف تساہل کا ہے۔ معتدل موقف یہ ہے کہ اگر راوی مذکورہ بالا شرط کے مطابق حدیث حاصل کرنے والے صیغے کے مطابق روایات بیان کرتا ہے اور اپنی کتاب کا اصل کے ساتھ تقابل کر لیتا ہے، اور روایت کرنے میں بھی صیغوں کا خیال رکھتا ہے تو اس کے لیے روایت کرنا جائز ہے۔

معمولی کوتاہی کے باوجود، اگر راوی کی روایت عموماً صحیح ہو تو اس کی روایت قابل قبول ہو گی۔ **(منہج النقد،۲۲۳)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروط الصحة

حدیث کے صحیح ہونے کے لیے حسب ذیل پانچ شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

۱- اتصال سند، یعنی اس کے ہر راوی نے اس روایت کو اپنے سے اوپر والے راوی (شیخ) سے براہ راست حاصل کیا ہو، اور یہ کیفیت شروع سند سے آخر تک قائم رہی ہو۔

۲- راویوں کا عادل ہونا، یعنی اس کے تمام راوی مسلمان، عاقل اور بالغ ہوں، فسق وفجور سے دور اور اخلاق وآداب کے منافی امور سے مبرا ہوں۔

۳- راویوں کا ضابط ہونا، یعنی اس کے تمام راوی حفظ اور ضبط تام سے موصوف ہوں، اور یہ حفظ وضبط، حافظے (یادداشت) اور کتاب کی حفاظت دونوں پر مشتمل ہے۔

۴- شذوذ نہ ہونا، اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

۵- مخفی علت نہ ہونا، اس سے مراد یہ ہے کہ اس حدیث کی سند اور متن میں کوئی ایسا مخفی نقص نہ ہو جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہو سکتا ہو، جب کہ بظاہر وہ صحیح ہو۔

اگر ان مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو تو وہ حدیث غیر صحیح ہوگی۔

(شرح نخبة الفکر، ۳۰)

شروط المتواتر

متواتر سے مراد وہ خبر ہے جس کے راویوں کی تعداد ہر دور میں ان گنت ہو اور ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو۔ متواتر کے لیے یہ چار شروط ہیں: ● اسے ایک کثیر تعداد روایت کرے اور ان کو شمار کرنا مشکل ہو۔ ● یہ کثرت سند کے تمام طبقات میں موجود ہو۔ ● یہ ناممکن ہو کہ روایت کرنے والے تمام افراد جھوٹ پر متفق ہو سکیں۔ ● یہ خبر ظاہری حواس اور مشاہدہ پر مبنی ہو۔

(شرح نخبة الفکر، ۹-۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشق

کتابتِ حدیث کے دوران میں اگر کوئی ایسی عبارت لکھی گئی جو غیر ضروری ہے تو اس کے مٹانے کے عمل کو ضرب یا شق کہتے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس غیر مطلوب عبارت پر اس طرح لکیر لگا دی جائے کہ اس کے الفاظ کو بغیر مٹائے، کاٹتے ہوئے گزر جائے، تا کہ اس کو پڑھنا ممکن ہو۔ اس عمل کو اہل مشرق ضرب اور اہل مغرب شق کہتے ہیں۔ (التدریب،۲:۸۴)

شک فلان – شک من الراوی

یہ عبارت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب دورانِ حدیث میں دو الفاظ میں سے کسی ایک پر راوی کو شک ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں دونوں الفاظ لکھ دیے جاتے ہیں اور یہ صراحت کر دی جاتی ہے کہ اس لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے، مثلاً عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: یدخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار ثم یقول الله تعالی: أخرجوا من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان، فیخرجون منها قداسودّوا فیلقون فی نهر الحیاء. أوالحیاة، شک مالک. فینبتون کما تنبت الحبة من جانب السیل، ألم تر أنها تخرج صفراء ملتویة؟ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر۲۲)

بیان کردہ اس حدیث میں الحیاء اور الحیاۃ کے بارے میں راوی کو شک ہے، اور اس کی صراحت کر دی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشمائل

محدثین کرام کے ہاں احادیث کی تدوین کا ایک ایسا طریقہ جس میں وہ احادیث جمع کی جاتی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، صفات اور عادات پر مبنی ہوں۔ ایسی کتب ''شمائل'' کہلاتی ہیں۔

شمائل کی دو مشہور کتابیں یہ ہیں: ● امام ترمذی، الشمائل النبویه والخصائل المصطفویة۔ کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ شیخ ناصر الدین الألبانی کی تحقیق سے مکتب اسلامی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ ● حافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ)، شمائل الرسول ودلائل نبوته وفضائله وخصائصه۔ ڈاکٹر مصطفیٰ عبدالواحد کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

(معجم، ۲۰۲)

الشهادة

شرعی طور پر شہادت سے مراد وہ اطلاع ہے جو قاضی کی مجلس میں کسی دوسرے کا حق کسی اور پر ثابت کرنے کے لیے شہادت کے لفظ کے ساتھ دی جاتی ہے۔ (التعریفات، ۱۱۴)

امام سیوطی نے روایت اور شہادت میں کئی فرق بیان کیے ہیں:

۱- روایت میں شہادت کے برخلاف تعداد کی شرط نہیں ہے۔

۲- روایت میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں ہے جب کہ شہادت میں بعض مواقع پر عورتوں کی شہادت قابل قبول نہیں ہے۔

۳- روایت میں آزاد ہونے کی شرط نہیں ہے، جبکہ شہادت میں ضروری ہے۔

۴- روایت میں بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

۵- شہادت میں صاحب بدعت کی گواہی قبول کر لی جائے گی، روایت میں نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶-جھوٹ سے تائب ہونے والے کی شہادت قابل قبول ہے، روایت نہیں۔

۷-جس شخص نے ایک دفعہ بھی حدیث میں جھوٹ بولا، اس کی تمام روایات رد کردی جائیں گی، جبکہ شہادت میں اگر کسی کی شہادت جھوٹی ثابت ہو جائے تو اس کی پچھلی گواہیاں ساقط نہیں ہوں گی۔

۸-جس شخص کی گواہی اس کے لیے فائدہ مند یا ضرر ختم کرنے والی ہو، اس کی گواہی قبول نہیں ہو گی، جبکہ روایت قبول کی جائے گی۔

۹-شہادت میں باپ، بیٹے اور غلام کی گواہی قبول نہیں ہے، جبکہ روایت میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

۱۰،۱۱،۱۲-شہادت کسی دعوی کے بعد اور مطالبہ پر اور حاکم کے سامنے ہوتی ہے، جبکہ روایت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

۱۳- عالم کے لیے جائز ہے کہ اپنے علم کے مطابق جرح وتعدیل سے کام لے، جبکہ شہادت میں ایسا نہیں ہے۔

۱۴- روایت میں جرح وتعدیل ایک شخص کی روایت سے بھی ثابت ہوسکتی ہے، جبکہ شہادت میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

۱۵- روایت میں راجح یہ ہے کہ کسی عالم سے جرح وتعدیل بغیر وضاحت کیے قبول کی جاسکتی ہے، لیکن شہادت میں کوئی جرح بغیر وضاحت کے قبول نہیں کی جاسکتی۔

۱۶- روایت پر اجرت لینا جائز ہے، جبکہ شہادت میں جائز نہیں ہے، الا یہ کہ شہادت دینے والا سواری کی اجرت طلب کرے۔

۱۷-شہادت کے مطابق فیصلہ عدل ہونے کی دلیل ہے، جبکہ عالم کا عمل یا فتوی روایت کے موافق ہونا اس کے لیے عدل ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

۱۸- گواہی پر برخلاف روایت گواہی دینا جائز نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹-روایت میں رجوع قابل قبول ہے اور اس بات پر عمل نہیں ہوگا، جبکہ شہادت میں فیصلے کے بعد رجوع نہیں کیا جاسکتا۔ (التدریب، ۲: ۳۳۲-۳۳۴)

الشیخ

شیخ سے بزرگ، بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے والا شخص مراد ہوتا ہے، یعنی جو شخص پچاس سال کی عمر کو پہنچ جائے، اُسے شیخ کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ علم، فضیلت، مقام و مرتبہ اور قیادت کے حوالے سے بھی نمایاں شخص کو شیخ کہا جاتا ہے۔ علم حدیث میں حدیث کے بیان کرنے والے اساتذہ کو شیخ کا لقب دیا جاتا ہے۔ اس کی جمع شیوخ اور اشیاخ، اور اسی سے مشیخہ کا لفظ نکلا ہے، یعنی جہاں شیخ پائے جاتے ہوں، یا وہ جگہ جہاں سے وہ اپنے اختیارات استعمال کر سکتا ہو۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: المشیخات (المعجم الوسیط، ا: ۵۰۵)

شیخ

یہ کلمہ مراتب تعدیل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ پانچواں مرتبہ ہے، اور اس قسم کے راوی کی حدیث لکھی جاسکتی ہے اور اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔

(التدریب، ا: ۳۴۵)

شیخ الاسلام

قرآن و حدیث، ان کے علوم، فقہ، اصول فقہ کے ماہر، مجتہد اور دعوت و جہاد کی علمبردار شخصیت کے لیے یہ لقب مخصوص ہے۔ اس لقب کے مشہور حاملین کرام یہ ہیں: ● امام حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد بن علی الانصاری (۳۹۶ - ۴۸۱ھ) ● امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ الحرانی الدمشقی (۶۶۱ - ۷۲۸ھ) ● امام حافظ علامہ ابوعبداللہ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ (۳۱۱ھ) صاحب الصحیح و کتاب التوحید ● حافظ ابو بکر احمد بن ابراھیم بن اسماعیل الاسماعیلی الجرجانی (۳۷۱ھ) صاحب المستخرج ● حافظ سراج الدین ابو حفص بن عمر بن ارسلان البلقینی (۸۰۵ھ) صاحب محاسن الاصطلاح ● حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)، متعدد تصانیف کے مؤلف۔

اگر نام کے بغیر لقب "شیخ الاسلام" مذکور ہو تو اِس سے امام تقی الدین ابو العباس احمد ابن تیمیہ مراد ہیں۔ (معجم، ۲۰۲)

الشیخان

شیخان سے مراد امام بخاری اور امام مسلم ہیں، عموماً کتب حدیث میں ان کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں: أخرجه الشیخان ، صححه الشیخان ، روایة الشیخین وغیرہ۔

امام بخاری اور امام مسلم کی ثقاہت، دقتِ نظر اور شدت احتیاط کی وجہ سے ان کی احادیث کا درجہ بلند ہے، اور جس حدیث پر دونوں متفق ہوں وہ صحت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ درجہ رکھتی ہے، اس لیے ان احادیث کو خاص طور پر نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں ائمہ کی شان کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں شیخ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ وسط

مراتبِ تعدیل میں مستعمل صیغہ ہے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک اس کا پانچواں درجہ ہے، یعنی اس درجے کے راویوں کی حدیث لکھی جائے گی اور اس پر غور کیا جائے گا۔

(التدریب، ۱: ۳۴۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص

ص

کتابت حدیث کے دوران میں بعض لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے بجائے صرف ص لکھ دیتے ہیں۔ اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ پورا جملہ لکھنا چاہیے، تاکہ دس نیکیوں کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔ نیز دیکھیے: صلعم

الصالح

یہ اصطلاح عموماً محدثین کرام قابل قبول احادیث کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس میں صحیح اور حسن دونوں شامل ہیں، کیونکہ یہ دونوں قسمیں قابل حجت ہیں۔ اسی طرح اس ضعیف روایت کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جو قابل اعتبار ہو۔ (التدریب، ۱:۱۷۸)

صالح للاحتجاج

یعنی وہ حدیث جو قابل حجت ہو اور اس میں صحیح اور حسن دونوں شامل ہیں۔

صالح للاعتبار

یعنی وہ حدیث جو قابل اعتبار ہو۔ اعتبار سے مراد وہ حدیث ہے جس کا راوی ہو اور اس کی تقویت کی خاطر مزید طرق اور اسانید تلاش کیے جائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح الحديث

علم جرح وتعدیل میں الفاظ تعدیل میں سے ایک لفظ ہے، جو اس راوی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنی عدالت، ثقاہت اور تقویٰ کے لحاظ سے مناسب ہو، البتہ کچھ وہم کا شکار ہو، ایسے راوی کی حدیث قابل حجت ہے۔ اہل جرح وتعدیل نے اسے تیسرے مرتبہ میں رکھا ہے۔

(الرفع و التکمیل،۱۳۸)

صح

یہ لفظ اس عبارت کے آخر میں لکھا جاتا ہے جو لحق کے نام سے معروف ہے۔ اس سے مراد وہ کلمات ہیں جو اصل کلام میں رہ جائیں تو حاشیے میں انہیں لکھا جائے، ایسی عبارت کے آخر میں یہ لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔ (التدریب،۲:۸۱)

الصحابی – الصحابة

صحابی کی تعریف: لغوی طور اس کا مصدر صحابہ اور صحبہ ہے جس کے معنی ہیں، کسی کی مجلس میں رہنا، یا صحبت اختیار کرنا، اسی لفظ سے الصاحب اور الصحابی بنا ہے۔ اصطلاح میں ہر وہ شخص جو بحالت اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر چکا ہو اور حالت اسلام ہی میں وفات پائے، صحابی کہلاتا ہے۔ صحبت صحابہ ان امور کے ذریعے سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

- قرآن کریم سے معلوم ہو جیسے حضرت ابوبکر کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔ (ثانی اثنین اذھما فی الغار، التوبة:۴۰)
- تواتر سے ثابت ہو کہ یہ شخص صحابی رسول ہے، مثلاً ابوبکر الصدیق، عمر بن الخطاب اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم۔
- شہرت سے معلوم ہو، جیسے ثابت بن قیس، ذوالیدین وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● صحابی کی شہادت سے ثابت ہوتا ہو، جیسے عکاشہ بن محصن کے بارے میں حضرت ابن عباس نے اپنی حدیث میں ذکر کیا

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے ذریعے معلوم ہو کہ وہ صحابی ہے۔

● ثقہ تابعین کی شہادت سے ثابت ہو کہ وہ صحابی ہے۔

● خود وہ شخص دعویٰ کرے کہ وہ صحابی ہے تو اس کا دعویٰ قبول کیا جائے گا، بشرطیکہ وہ عادل ہو۔

صحابہ کے بارے میں چند مشہور تصانیف یہ ہیں: ● ابوالحسین عبدالباقی بن قانع (۳۵۱ھ)، **معجم الصحابه** (مطبوع) ● ابونعیم اصفہانی (۴۳۰ھ)، **معرفة الصحابة** (مطبوع) ● حافظ ابن عبدالبر (۴۶۳ھ)، **الاستیعاب فی أسماء الصحابة** (مطبوع) ● ابن الاثیر (۶۰۶ھ)، **اسد الغابه فی معرفة الصحابة** (مطبوع) ● حافظ ابن حجر، **الاصابة فی تمییز الصحابه** (مطبوع)

صحابہ کرام میں سے راویانِ حدیث کی تعداد ۱۵۶۵ ہے۔

(تیسیر ۸۲، معجم، ۲۰۵)

صحاح ستہ

صحاح ستہ سے مراد حدیث کی یہ چھ کتابیں ہیں: ● **صحیح بخاری** ● **صحیح مسلم** ● **سنن ابو داؤد** ● **سنن الترمذی** ● **سنن النسائی** ● **سنن ابن ماجه**

شروع میں اہل علم کے نزدیک صرف پانچ کتابیں صحاح میں شامل تھیں، ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی (ف ۵۰۷ھ) نے سب سے پہلے **سنن ابن ماجه** کو اس مجموعے میں شامل کیا۔

حافظ ابن الاثیر الجزری (ف ۶۰۶ھ) نے **موطا امام مالک** کو **سنن ابن ماجه** کی جگہ رکھا ہے اور اپنی کتاب **جامع الاصول** میں یہی طریقہ اپنایا ہے، تاہم اہل علم کے نزدیک حافظ ابن الاثیر کے انتخاب کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی اور **سنن ابن ماجه** ہی چھٹی کتاب شمار کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ (معجم،۲۱۱)

الصحف - صحائف

صحف، جمع ہے صحیفہ کی، اور اس سے مراد وہ مجموعہ ہائے احادیث ہیں جو ابتدائی تدوین حدیث کے دور میں صحابہ کرام نے ترتیب دیے تھے، یہ صحائف مشہور ہیں۔

● **صحیفہ صادقہ:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مرتب کیا تھا۔

● **صحیفہ علی بن ابی طالب:** یہ ایک مختصر مجموعہ حدیث تھا جس میں حضرت علی نے دیت اور قیدیوں کے بارے میں احکام جمع کر رکھے تھے۔

● **صحیفہ سعد بن عبادۃ:** امام ترمذی نے اس صحیفے کے بارے میں تذکرہ کیا ہے کہ اس میں یمین اور شاہد کے ذریعے سے فیصلہ کرنے کے بارے میں حدیث موجود ہے۔

(بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفہ، ۲۹۴)

الصحیح (لذاتہ)

لغوی طور پر یہ لفظ "الصحیح" سقیم و مریض کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث یا روایت ہے جس کی سند اپنے قائل تک متصل ہو، اس کے تمام راوی عادل اور ضابط ہوں، وہ اپنے جیسے راویوں سے نقل کریں، اور یہ کیفیت سند کے شروع سے آخر تک قائم رہے، نیز اس میں کوئی شذوذ (انفرادیت)، یا کوئی مخفی علت نہ پائی جائے۔ اسی روایت کو صحیح یا صحیح لذاتہ کہا جاتا ہے مزید دیکھیے: **شروط الصحیح** (معجم، ۲۱۲)

الصحیح (لغیرہ)

وہ حدیث جو حقیقت میں حسن لذاتہ ہو، مگر مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر اسانید کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے بھی منقول ہوتو اسے الصحیح لغیرہ کہا جاتا ہے، اور اسے یہ نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اسے یہ مرتبہ اپنی سند کی بنیاد پر نہیں، بلکہ دوسری اسانید کی متابعت سے ملا ہے۔ احادیث کی یہ قسم حسن لذاتہ سے اعلیٰ اور صحیح لذاتہ سے ادنیٰ ہوتی ہے۔ (تیسیر، ۴۹)

صحیح ابن حبان

حافظ ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی (ف ۳۵۴ھ) نے المسند الصحیح علی التقاسیم والأنواع کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جسے عموماً صحیح ابن حبان کہا جاتا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب دوسری تمام کتب حدیث سے بالکل مختلف ہے، چنانچہ اس کتاب سے استفادہ کرنا بہت مشکل تھا۔ اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے امیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی (ف ۷۳۱ھ) نے اسے فقہی ابواب پر مرتب کر دیا ہے۔

صحیح ابن حبان کی احادیث کی اکثریت بخاری و مسلم کی شروط کے مطابق ہے، یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں، اس لیے علماء اس کتاب کی احادیث کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ حافظ ابن حبان نے احادیث کو قبول کرنے کے لیے ان پانچ امور کو ملحوظ رکھا ہے:

● راوی حدیث کا دینی لحاظ سے عادل ہونا ● سچ بولنے میں شہرت کا حامل ہونا ● حدیث کی روایت میں سمجھ بوجھ سے کام لینا ● روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے معانی بدل جانے کا علم رکھنا ● تدلیس سے روایت کا پاک ہونا۔ (مقدمہ صحیح ابن حبان، ۱:۳۴-۳۵)

صحیح ابن خزیمہ

محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن المغیرہ نیشاپوری (ف ۳۱۱ھ) کی یہ کتاب، حدیث کی ان کتابوں میں شمار کی جاتی ہے جو صحیح حدیث کے مأخذ ہیں۔

امام سخاوی کے نزدیک صحیح ابن خزیمہ کی احادیث حسن کے درجے میں آتی ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء اس کتاب کو صحیح ابن حبان پر فوقیت دیتے ہیں، جبکہ حافظ ابن حبان نے اپنے شیخ ابن خزیمہ سے صرف ۱۳۰۱ احادیث روایت کی ہیں اور وہ اپنی شرائط کے لحاظ سے ابن خزیمہ سے زیادہ احتیاط کرتے ہیں۔ (معجم، ۲۱۴)

صحیح الاسناد

جب کوئی محدث کسی حدیث کی سند کے بارے میں صحیح الاسناد کہتا ہے تو وہ اس کی سند کی صحت کے بارے میں حکم بیان کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کا متن کسی علت یا شذوذ کی وجہ سے غیر صحیح ہو سکتا ہے۔

محدث جب کسی حدیث کے بارے میں ھذا حدیث صحیح کہتا ہے تو یہ اعتماد دلاتا ہے کہ اس حدیث میں صحیح ہونے کی پانچوں شرطیں موجود ہیں، لیکن جب صحیح الاسناد کہتا ہے تو تین شرطوں کی ضمانت دیتا ہے کہ اس کے راوی عادل، ضابط اور سند متصل ہے، مگر دوسری دو شرطیں عدم شذوذ اور عدم علت ثابت نہیں ہیں۔

تاہم اگر کوئی قابل اعتماد محدث صحیح الاسناد کہنے پر ہی اکتفا کرے اور کوئی علت خفی بیان نہ کرے تو بظاہر اس کا یہ قول متن کے صحیح ہونے کا بیان ہوتا ہے، کیونکہ اصل تو عدم علت اور عدم شذوذ ہی ہے۔ (تیسیر، ۴۷، معجم، ۲۲۱)

صحیح البخاری

امام بخاری کی مرتبہ اس کتاب کا پورا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه ہے۔

اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن کریم کے بعد صحت کے لحاظ سے صحیح بخاری کا درجہ سب سے بلند ہے اور اس کی وجہ امام بخاری کا طریقہ تھا۔ انہوں نے جمع حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صحیح احادیث کا انتخاب کرتے ہوئے راویوں کے بارے میں پورے اطمینان اور توثیق کا خیال رکھا ہے، اس طرح روایات کو جانچ پرکھ کے بعد اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''یہ کتاب میں نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے سولہ سال میں مرتب کی ہے''۔ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: ''یہ کتاب میں نے مسجد حرام میں تصنیف کی، ہر حدیث کو استخارہ اور دو رکعت پڑھنے کے بعد اور اس کی صحت کا پورا یقین ہونے کے بعد شامل کیا ہے''۔

راویوں کے بارے میں امام بخاری کی شرط بہت کڑی ہے۔ وہ صرف ان راویوں سے حدیث لیتے ہیں جو پہلے طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ مثال کے طور پر امام زہری کے شاگردوں کو پانچ طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱- وہ طلبہ جو امام زہری کے ساتھ سفر وحضر میں رہے، عدالت، اتقان اور امانت کے لحاظ سے مکمل تھے۔ جیسے امام مالک، سفیان بن عیینہ وغیرہ۔ یہ وہ راوی ہیں جو امام بخاری کے مطمح نظر تھے۔

۲- وہ طلبہ جو عدل واتقان میں تو طبقہ اولیٰ کے برابر تھے، لیکن امام زہری کی صحبت میں زیادہ وقت نہیں رہ سکے اور انہیں کم موقعہ ملا، مثلاً اوزاعی اور لیث بن سعد وغیرہ۔ ان راویوں سے امام مسلم تو روایت لیتے ہیں، لیکن امام بخاری بہت کم ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۳- تیسرے طبقے کے راوی دوسرے طبقے سے بھی مرتبے میں کم ہیں، اس لیے امام بخاری ان سے روایات نہیں لیتے، شاید متابعات اور شواہد میں لے لیتے ہوں۔

جبکہ چوتھے اور پانچویں طبقے کے راویوں سے وہ حدیث بالکل نہیں لیتے، کیونکہ وہ اہل علم کے نزدیک مجروح اور ضعیف ہیں۔

صحیح بخاری میں کتب کی تعداد ۹۷، ابواب کی تعداد ۳۴۵۰، غیر مکرر احادیث کی تعداد ۲۶۰۲، کل احادیث کی تعداد مع تکرار ۷۳۹۷ ہے (البتہ دارالسلام- لاہور کے مطبوعہ نسخے میں تعداد ۷۵۶۳ ہے)۔

معلق احادیث کی تعداد ۱۳۴۱ ہے، غیر متصل معلق احادیث ۱۵۹ ہیں۔ متابعات وشواہد ۳۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں،اورکل روایات کی تعداد۹۰۸۲ ہے۔ (التعریف،۴۶،معجم،۲۲۲)

صحیح غریب

امام ترمذی اپنی کتاب سنن میں یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس حدیث میں دو وصف جمع ہیں: اولاً حدیث صحیح ہے، ثانیاً صحیح، مگر اس کا راوی فرد ہے، یعنی اپنی روایت میں منفرد ہے۔

غریب حدیث صحیح ہوسکتی ہے، حسن بھی اور ضعیف بھی۔ (منهج النقد،۲۷۲)

الصحیح لایعل بالضعیف

یعنی صحیح کو ضعیف کے ذریعے سے معلول قرار نہیں دیا جاسکتا۔حافظ عبدالحق الأحکام الکبری میں فرماتے ہیں: "اگر صحیح حدیث ثقہ راوی کی روایت سے ہم تک پہنچے تو اس کی انفرادیت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی، نہ کسی کے ارسال کرنے یا اسے موقوف کرنے سے اسے کوئی گزند پہنچ سکتا ہے، یعنی اگر کوئی حدیث صحیح روایت اور سند سے ہم تک پہنچ گئی ہے تو اب اس کا منفرد، یا غریب ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، نیز کوئی ضعیف حدیث، صحیح حدیث کو ضعیف نہیں کرسکتی۔

(معجم،۲۳۲)

صحیح مسلم

صحاح ستہ میں درجے کے لحاظ سے دوسری کتاب، امام مسلم کی تالیف الجامع الصحیح ہے۔ان کے بقول یہ کتاب تین لاکھ احادیث میں سے مرتب کی گئی ہے اور احمد بن سلمہ کے مطابق پندرہ سال میں مکمل ہوئی۔

امام مسلم نے اس کتاب کی ترتیب میں یہ خیال رکھا ہے کہ انہی روایان حدیث سے روایت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی جائے جو حدیث صحیح کی شرائط کے مطابق ہوں، اور کوئی منقطع یا معلق حدیث ذکر نہ کی جائے۔

امام مسلم طبقاتِ رواۃ میں سے پہلے اور دوسرے طبقے کے راویوں سے احادیث لیتے ہیں، اور تیسرے طبقے سے بہت کم روایت اخذ کرتے ہیں۔ (مزید وضاحت کے لیے دیکھیے: صحیح البخاری)

انہوں نے اپنی کتاب کے "مقدمہ" میں واضح کیا ہے کہ انہوں نے احادیث کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے: ● انتہائی پختہ حفاظ کی روایات ● حفظ واتقان کے لحاظ سے متوسط راویوں کی روایات ● ضعفاء اور متروک راویوں کی روایات۔

امام مسلم نے بتایا ہے کہ وہ پہلے ان احادیث کا ذکر کریں گے جو پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہیں اور اس کے بعد دوسری قسم کی احادیث درج کریں گے، جبکہ تیسری قسم کی احادیث اس کتاب میں نہیں لائیں گے۔

امام مسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں الفاظ کا پورا خیال رکھا ہے، یہاں تک کہ وہ حدثنا اور اخبرنا کا بھی فرق کرتے ہیں، اور اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ صرف متصل احادیث روایت کریں۔ اقوال صحابہ وتابعین اور معلق روایات بیان کرنے سے بالعموم اجتناب کرتے ہیں۔ کتاب میں چودہ معلقات ہیں۔ جن کا ذکر ابن الصلاح نے کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں حدیث کی اہمیت، راویوں کے بارے میں قواعدِ جرح وتعدیل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی وعید، روایت کرنے میں یقین اور اطمینان کرنے، ضعیف اور متروک راویوں سے روایت نہ کرنے، نیز اسناد کی اہمیت جیسے اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے۔

امام مسلم نے اپنی کتاب کی تبویب نہیں کی، یہ کام بعد میں امام نووی نے کیا ہے۔

صحیح مسلم میں کتب کی تعداد ۵۴، احادیث کی تعداد بغیر تکرار ۳۰۳۳، احادیث کی تعداد مع تکرار ۵۷۷۰، متابعات وشواہد کی تعداد ۱۶۱۸ ہے۔ کل احادیث ۷۳۸۸ ہیں۔

(التعریف، ۷۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصحیفة الصادقة

یہ وہ مجموعۂ احادیث ہے جو عہد نبوی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مرتب کیا تھا۔ وہ اسے صادقہ کہا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان احادیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نہیں ہے۔ وہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد یہ صحیفہ ان کی اولاد کے پاس رہا، یہاں تک کہ عمرو بن شعیب تک پہنچا۔ وہ اس میں سے روایت کیا کرتے تھے۔ عمرو بن شعیب کے بعد اس صحیفے کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس کے پاس رہا، بظاہر اس کی احادیث مختلف کتابوں میں تقسیم ہو گئی ہیں۔

(معجم، ۲۱۶)

صحیفة همام بن منبه

یہ وہ مجموعۂ احادیث ہے جو ہمام بن منبہ (ف ۱۳۲ھ) نے حضرت ابو ہریرۃ سے روایت کردہ احادیث سے مرتب کیا تھا اور ہمام سے معمر بن راشد (ف ۱۵۴ھ) نے روایت کیا اور وہیں سے مشہور ہوا۔ معمر بن راشد سے عبدالرزاق صنعانی (ف ۲۱۱ھ) نے روایت کیا اور ان سے امام احمد نے روایت کیا اور تمام احادیث اپنی مسند میں شامل کر لیں۔

اس مجموعے میں ۱۳۸ احادیث ہیں، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے برلن اور دمشق کے مخطوطات کو بنیاد بنا کر صحیفہ ہمام بن منبہ کی تحقیق کی، اور ۱۹۵۳ء میں شائع کیا۔ ان کے بعد ڈاکٹر رفعت فوزی نے دار الکتب المصریہ۔ قاہرہ کے ایک اور مخطوطے کو بنیاد بنا کر تحقیق کی اور شائع کیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق پر مبنی نسخہ مع اردو ترجمہ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ (معجم، ۲۲۰)

صدر الحدیث

کسی بھی حدیث کے شروع کے حصے یا جملے کو صدر الحدیث یا طرف الحدیث کہا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاًانماالأعمال بالنیات ۔ یہ جملہ صدرالحدیث یا طرف الحدیث کہلائے گا۔

صفة رواية الحديث

وہ امور جو روایت حدیث کے دوران میں ملحوظ رہنے چاہییں، یعنی ● اس صیغے کے مطابق روایت کرنا جس کے مطابق روایت حاصل کی گئی تھی، یعنی طرق تحمل کے صیغوں کے مطابق ہی حدیث بیان کی جائے۔ ● روایت بالمعنیٰ ہو تو الفاظ اور معانی کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ ● حدیث کو مختصر کرتے ہوئے خیال رہے کہ اصل مفہوم متاثر نہ ہو۔ ● عربی زبان کے قواعد وضوابط کو ملحوظ رکھا جائے۔ ● تلاوت حدیث کے دوران میں ان قواعد کا خیال رہے جو تلاوت کے لیے ضروری ہیں، مثلاً ان محذوف الفاظ کا پڑھنا جو تحریر نہیں کیے جاتے۔

صفة من تقبل روايته ومن ترد (کس کی روایت قابل قبول ہے اور کس کی قبول نہیں ہے؟)

وہ صفات جن کی موجودگی میں راوی کی روایت قابل قبول ہوگی، یہ ہیں:

۱- عدالتِ راوی، یعنی راوی متقی ہو، دنیاوی امور اور غلط اخلاق سے دور ہو۔ عادل راوی کے لیے ان شروط کا ہونا ضروری ہے: ● اسلام ● بلوغت ● عقل ● تقوی، یعنی کبائر سے اجتناب اور صغائر پر اصرار نہیں ● اچھے اخلاق اور سلوک کا حامل ہونا، برے اخلاق سے پرہیز کرنا۔

۲- ضبط راوی، یعنی راوی ان امور کا حامل شخص ہو: ● سمجھ بوجھ رکھتا ہو، مغفل نہ ہو۔ ● وہ حدیث کا حافظ ہو، اگر اپنے حفظ سے روایت کرے، اور اگر اپنی کتاب میں سے روایت کرے تو پوری طرح اس کا محافظ ہو۔ ● اگر بالمعنیٰ روایت کرتا ہے تو ان علوم کا حامل ہو جن کے ذریعے سے معانی بدل جاتے ہیں۔

جس راوی میں عدالت اور ضبط جمع ہو جائیں، وہ ثقہ کہلاتا ہے، اور اس کی روایت قابل قبول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔

وہ صفات جن کا حامل راوی قابل قبول نہیں ہے، یہ ہیں:

۱- کافر راوی کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

۲- نابالغ بچے اور پاگل شخص کی روایت نا قابل قبول ہے۔

۳- فاسق شخص کی روایت مردود ہے۔

۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے کی روایت قابل قبول نہیں ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تب بھی روایت قبول نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں، البتہ وہ شخص مستثنیٰ ہے جو عام بات چیت میں جھوٹ بولتا ہو، اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی روایت قابل قبول ہے۔

۵- صاحب بدعت کی روایت قبول نہیں ہے۔ (دیکھیے: بدعت)

۶- روایت پر اجرت لینے والے راوی کی روایت محدثین کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

(مقدمہ، ۲۸۸)

صلعم

یہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختصار ہے، اس طرح لکھنا یا ص لکھنا جائز نہیں ہے، اور نہ صرف درود بغیر سلام کے لکھنا جائز ہے۔ **(معجم، ۲۳۲)**

صیغ الأداء (حدیث کی روایت کرنے کے صیغے)

محدثین کرام نے ادائے حدیث کے لیے مخصوص الفاظ مقرر کیے ہیں، تاکہ وہ تحمل حدیث کے مطابق ہوں۔ چونکہ طرق تحمل آٹھ ہیں تو ادائیگی کے لیے بھی آٹھ صیغے مقرر کیے گئے ہیں۔ تفصیل یہ ہے:

۱- **سمعت، حدثني، حدثنا** —— یہ صیغے اس وقت استعمال کیے جاتے ہیں جب راوی نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطریق سماع حدیث حاصل کی ہو۔

۲-أخبرني وقرأت عليه ـــ یہ صیغہ طریقہ عرض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے مماثل صیغے یہ ہیں: قرئ علی فلان وأنا أسمع اور بہتر ہے کہ یہ کہے: حدثنا فلان قراءة عليه، اوراخبرنا وانبانا بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

۳-قرئ، عليه وأنا أسمع ـــ یہ صیغہ بھی عرض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اہل حجاز نے صرف حدثنا اوراخبرنا استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

۴-أنبانی اجازة ـــ بطریق اجازت حاصل کرنے کی صورت میں یہ صیغہ استعمال کیا جائے گا۔

۵-ناولنی ـــ یہ طریقہ اجازت میں سب سے اعلیٰ وارفع صیغہ ہے۔

۶-شافهني ـــ طریقہ اجازت میں مستعمل ہے۔

۷-کتب الی فلان، حدثنا فلان مكاتبة، أخبرني فلان مكاتبة ـــ طریقہ مکاتبہ میں مستعمل ہے۔

۸-عن ـــ یہ صیغہ سماع کے بجائے اجازۃ کے لیے مناسب ہے، البتہ اس میں تدلیس کا اندیشہ بھی موجود ہے، اس لیے اس صیغے کے استعمال میں تدلیس کی پہچان ضروری ہے۔ بعض محدثین نے تمام حالات میں عن کا استعمال جائز قرار دیا ہے۔

وجادۃ کی صورت میں یہ صیغہ استعمال کیا جائے گا۔ وجدت بخط فلان۔

(معجم، ۲۳۲)

صيغ التمريض

وہ صیغے جن کے ذریعے سے حدیث بغیر تاکید اور یقین کے بیان کی جائے، یعنی جن میں صیغہ مجہول استعمال ہو، مثلاً یذکر، یروی، ذکر، روی وغیرہ۔ عموماً یہ صیغے ضعیف احادیث کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ ض ـــــ

الضابط

وہ راوی جو اپنی روایات کو پوری طرح مکمل اور محفوظ رکھتا ہو۔ دیکھیے: الضبط

الضبط

لغت میں کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانے اور روکنے کو ضبط کہتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ضبط سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنی سنی ہوئی روایات کو اس طرح مکمل رکھے کہ ان میں کوئی تردد نہ رہے۔ وہ انہیں اچھی طرح سمجھتا ہو کہ ان میں کوئی التباس باقی نہ رہا ہو اور یہ دونوں امور سننے سے لے کر روایت کرنے تک برقرار رہیں۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی مرویات میں غلطی نہ کرتا ہو، یہ بات تو ناممکن ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اس کی غلطیاں دوسروں کے مقابلے میں کم ہوں۔

ضبط میں خلل کی وجہ سے حدیث میں قلب (یعنی ردو بدل) واقع ہو جاتا ہے اور راوی تلقین کا شکار ہو جاتا ہے۔ دیکھیے: مقلوب اور تلقین۔

ضبط کی دو قسمیں ہیں: ● ضبط صدر، یعنی راوی اپنی سنی ہوئی احادیث کو اس طرح یاد رکھے کہ جب چاہے انہیں سنا سکے۔ ● ضبطِ کتاب، یعنی راوی اپنی سنی ہوئی احادیث کو اس طرح احتیاط سے لکھے کہ وہ اس کے پاس سننے سے لے کر روایت کرنے تک پوری طرح محفوظ ہوں۔

ضبط میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، جو راوی جتنی محنت اور مذاکرہ سے کام لے گا، اسی قدر اس کا ضبط بہتر ہوگا۔ (معجم،٢٣٦)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط المشکل

مشکل سے مراد وہ لفظ ہے جسے سمجھنے میں دقت پیش آتی ہو۔اس قسم کے الفاظ کی نقطوں اور اعراب کے ذریعے سے وضاحت کرنا ضبط المشکل کہلاتا ہے۔

محدثین کے نزدیک صرف انہی الفاظ کی وضاحت کرنا چاہیے جن کے بارے میں غلطی کا احتمال ہو۔تمام عبارتوں کو تشکیل دینا یعنی ان کی وضاحت کرنا مشکل کام ہے۔مثلاً ابوالجوزاء، ابوالحوراء، دو مختلف اشخاص ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ دونوں کے تعین کے لیے ان کے ناموں کے فرق کی وضاحت نقطوں سے کی جائے۔ (معجم،۲۳۸)

الضبة دیکھیے :التضبیب

الضخم عن الضخام

توثیق اور تعدیل کے لیے استعمال ہونے والی عبارت ہے۔ضخم سے مراد بھاری بھرکم، عظیم ہے۔ضخام اس کی جمع ہے۔یہ الفاظ شعبہ کے لیے استعمال کیے گئے۔

(سیر اعلام النبلاء،۷:۲۱۹)

الضرب

ضرب سے مراد وہ لکیر ہے جو اس عبارت پر کھینچی جاتی ہے جس میں کوئی غلطی واقع ہوگئی ہے اور کتاب سے اسے خارج کرنا مقصود ہو۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس قسم کے کلام پر لکیر کھینچ دی جائے، تاکہ معلوم ہو کہ یہ کلام مقصود نہیں ہے۔بعض علماء کے نزدیک یہ خط عبارت کے الفاظ کو کاٹتا ہوا ہونا چاہیے، اسے شق بھی کہا جاتا ہے۔ (منهج النقد،۲۳۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضریر دیکھیے: روایۃالضریر (نابینا راوی کی روایت کا حکم)

ضعّف

مراتب جرح میں مستعمل صیغوں میں سے ایک صیغہ ہے۔ یہ پہلے مرتبے کے راویوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پہلے مرتبے کے راویوں کی احادیث اعتبار کے لیے قابل قبول ہیں، یعنی ان کی تقویت کے لیے دیگر طرق اور اسانید تلاش کیے جائیں گے۔ (منھج النقد،۱۱۱)

الضعفاء (ضعیف راویوں کے بارے میں تصانیف)

ضعیف راویوں کے بارے میں جن اہل علم نے اہم کتابیں تصنیف کی ہیں، ان میں امام بخاری، امام نسائی، حافظ عقیلی، حافظ ابن حبان، جوزجانی اور ازدی شامل ہیں۔ اس موضوع پر اہم کتابیں مندرجہ ذیل ہیں: ● حافظ ابن عدی (ف ۳۶۵ھ)، الکامل ● امام ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال ● امام ذہبی، المغنی فی الضعفاء ● حافظ ابن حجر، لسان المیزان، اس کتاب میں انہوں نے امام ذہبی کی میزان الاعتدال پر اضافہ، استدراک اور نقد کیا ہے۔ (تیسیر،۲۱۲)

الضعیف

ضعیف وہ حدیث ہے جس میں صحیح اور حسن کی صفات موجود نہ ہوں۔ کسی بھی حدیث کے ضعیف قرار دینے کے لیے مختلف اسباب ہیں۔ یہ اسباب مجموعی طور پر ان دو امور میں واقع ہوتے ہیں: ● راوی میں عیب ● سند میں سقوط

پہلے سبب کی وجہ سے مختلف اقسام وجود میں آتی ہیں، مثلاً موضوع، متروک، منکر، معلل، مخالفۃ الثقات، مدرج، مزید فی متصل الاسانید، مضطرب، مصحف، شاذ اور ملقن وغیرہ۔ دوسرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب کی وجہ سے بھی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں، مثلاً معلق، مرسل، معضل، منقطع، مدلس، مرسل خفی، معنعن، موقوف اور مقطوع وغیرہ (ان تمام اقسام کے لیے ان کے متعلقہ اندراجات دیکھیے۔)

ضعیف حدیث کا حکم: ضعیف حدیث قابل عمل نہیں ہے، اور کسی قسم کے احکام حتیٰ کہ فضائلِ اعمال میں بھی ضعیف احادیث سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

ضعیف الاسناد لایقتضی ضعف المتن

یعنی سند کا ضعیف ہونا متن کے ضعیف ہونے کے لیے لازمی نہیں ہے۔ اس مقولے کا مطلب یہ ہے کہ متنِ حدیث عموماً کئی اسانید کے ذریعے سے روایت کیا جاتا ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ محقق تمام اسانید پر نظر رکھے اور ان تک پہنچ سکے اور خاص طور پر متاٗخر زمانے میں، اس لیے محدث کا حکم کسی بھی متن کے بارے میں صرف انہی اسانید کے حوالے سے ہوگا جن پر اس کی نظر تھی اور اس نے ان کے بارے میں تحقیق کی تھی، چنانچہ یہ مناسب نہیں ہے کہ چند اسانید کو دیکھتے ہوئے متن کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا جائے، بلکہ ایسی صورت میں صرف یہ کہا جائے کہ ضعیف بھذا الاسناد (یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے)۔ اگر کسی محدث نے تمام طرق حدیث اور تمام اسانید دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہو کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو اس کی بات قبول کی جائے گی اور اس کا حوالہ دیتے ہوئے حدیث کو ضعیف قرار دیا جا سکتا ہے۔ (معجم، ۲۴۳)

ضعیف بھذا السند

کسی بھی روایت پر حکم لگاتے ہوئے اگر محدث یہ دیکھتا ہے کہ اس کی سند میں ضعیف راوی پائے جاتے ہیں اور دیگر طرق اور روایات اس کے سامنے نہیں ہیں تو احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ صرف کہا جائے: ضعیف بھذاالسند (یہ سند ضعیف ہے)، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دیگر اسانید کی روشنی میں یہ سند تقویت پا جائے۔ (معجم، ۲۴۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف جداً

راویوں کی جرح کے لیے مستعمل عبارتوں میں سے ایک عبارت ہے، جو تیسرے مرتبے کے راویوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ تیسرے مرتبے کے راویوں کی احادیث قابل اعتبار ہیں، انہیں یکسر رد نہیں کیا جا سکتا۔ (دراسات، ۲۵۲)

ضعیف الحدیث

جرح وتعدیل میں مستعمل صیغوں میں سے ایک صیغہ ہے جو جرح کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے مرتبے میں یہ صیغہ ذکر کیا جاتا ہے۔

دوسرے مرتبے کے راویوں کا حکم یہ ہے کہ ان کی روایات یکسر رد نہیں کی جاتیں، بلکہ اعتبار کے لیے قابل قبول ہوتی ہیں۔ (دراسات، ۲۵۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ ط ـــــ

طبقة - طبقات

لغوی طور پر طبقہ سے مراد کسی ایک وصف میں مشترک افراد ہیں، اصطلاحی معنی میں وہ افراد جو عمر اور استاد سے حدیث سننے میں ہم عصر ہوں۔

اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ ایک قسم کے افراد کے تشابہ سے بچاؤ ہو جاتا ہے، خصوصاً جبکہ وہ نام، کنیت اور نسبت میں مشترک ہوں۔

مشہور کتب طبقات یہ ہیں: ● طبقات کبری ابن سعد (ف۲۳۰ھ) ● طبقات خلیفه بن خیاط (ف۲۴۰ھ) ● طبقات مسلم بن الحجاج (ف۲۶۱ھ)

(معجم، ۲۴۴)

طبقات الرواة

حدیث کے راویانِ کرام کو دو طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱- صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین —— صحابہ کو بھی مزید طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مشہور تقسیم امام حاکم کی ہے، انہوں نے صحابہ کے بارہ طبقات قائم کیے ہیں۔ دیکھیے: طبقات الصحابه

۲- صحابہ کرام کے علاوہ دیگر راویانِ کرام —— ان تمام راویوں کو حافظ ابن حجر نے بارہ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ دیکھیے: الطبقات عند المحدثین (معجم، ۲۴۴)

طبقات الصحابه

طبقاتِ صحابہ کے بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض انہیں پانچ طبقات میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کرتے ہیں جیسے ابن سعد نے کیا ہے، اور بعض، مثلاً امام حاکم انہیں بارہ طبقات میں تقسیم کرتے ہیں۔امام حاکم کے مطابق صحابہ کے طبقات مندرجہ ذیل ہیں:

۱-مکہ میں ابتداء میں اسلام لانے والے، مثلاً خلفائے راشدین

۲-دارالندوہ میں مشرکین کے اجتماع سے پہلے اسلام لانے والے صحابہ

۳-حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ

۴-بیعۃ العقبۃ الاولیٰ میں شریک صحابہ

۵-بیعۃ العقبۃ الثانیہ میں شریک صحابہ — ان میں اکثریت انصار کی ہے۔

۶-صحابہ میں اولین مہاجرینِ مدینہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قباء پہنچ گئے تھے۔

۷-اہل بدر

۸-غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیان ہجرت کرنے والے صحابہ

۹-صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان میں شامل صحابہ

۱۰-صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان ہجرت کرنے والے صحابہ، مثلاً خالد بن ولید اور عمرو بن العاص

۱۱-فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے والے صحابہ

۱۲-فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے بچے اور کمسن صحابہ

(الباعث الحثیث ۲:۴-۵۰۴)

الطبقات عند المحدثین (محدثین کرام کے طبقات)

راویانِ حدیث کو اہل علم نے مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے۔مشہور ترین تقسیم وہ ہے جو حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کی ہے۔انہوں نے بارہ طبقات میں ان راویوں کا ذکر کیا ہے جن کی روایات صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱-صحابہ کرام

۲-کبار تابعین، مثلاً سعید بن میسّب

۳-تابعین کا درمیانی طبقہ جس میں حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔

۴-درمیانی طبقے کے بعد والے تابعین جو کبار تابعین سے روایت کرتے ہیں، مثلاً زہری اور قتادہ وغیرہ۔

۵-صغار تابعین جنہوں نے صحابہ میں سے صرف ایک یا دو کو دیکھا ہے، اور ان کی سماعت ان سے ثابت نہیں ہے، مثلاً اعمش وغیرہ

۶-پانچویں طبقے کے ہم عصر، لیکن کسی صحابی سے ان کی ملاقات ثابت نہیں ہے، مثلاً ابن جریج۔

۷-کبار اتباع تابعین، مثلاً امام مالک اور امام ثوری وغیرہ

۸-اتباع تابعین کا درمیانی طبقہ، مثلاً ابن عیینہ اور ابن علیہ وغیرہ

۹-صغار اتباع تابعین، مثلاً یزید بن ہارون اور امام شافعی وغیرہ

۱۰-اتباع تابعین سے روایت کرنے والے کبار راویان کرام، مثلاً امام احمد

۱۱-ان راویوں کا درمیانہ طبقہ، مثلاً امام ذھلی اور امام بخاری وغیرہ

۱۲-ان راویوں کا نچلا طبقہ، مثلاً امام ترمذی وغیرہ

اسی آخر الذکر طبقے میں صحاح ستہ کے مؤلفین کے اساتذہ بھی شامل ہیں، جن کی وفات متأخر ہے، مثلاً امام نسائی کے شیوخ وغیرہ۔

ان راویوں کی تاریخ وفات کے بارے میں حافظ ابن حجر نے مندرجہ ذیل قاعدہ مرتب کیا ہے:

پہلا اور دوسرا طبقہ: پہلے سو سال کے اندر۔

تیسرے سے لے کر آٹھویں طبقے تک: پہلے سو سال کے بعد اور دو سو سال سے پہلے۔

نویں سے لے کر بارھویں طبقے تک: دو سو سال کے بعد۔ (مقدمہ تقریب التھذیب،۵،۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات النقاد (ناقد محدثین کے طبقات)

علمِ جرح وتعدیل کے لحاظ سے اہل علم نے ناقد محدثین کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ان میں بعض بہت سخت اور بعض معتدل ہیں۔

پہلا طبقہ: اس میں شعبہ بن الحجاج (ف ۱۶۰ھ) ہیں جو سخت نقادوں میں سے گنے جاتے ہی، سفیان الثوری (ف ۱۶۱ھ) کا شمار بھی اسی طبقے میں کیا جاتا ہے۔

دوسرا طبقہ: اس میں یہ نقاد شامل ہیں۔ ● یحیٰ بن سعید القطان (ف ۱۹۸ھ) جن کا شمار متشددین میں ہوتا ہے ● عبدالرحمٰن بن مہدی (ف ۱۹۸ھ) جن کا شمار معتدلین میں ہوتا ہے۔

تیسرا طبقہ: اس میں یہ نقاد شامل ہیں۔ ● یحیٰ بن معین (۲۳۳ھ) متشددین میں گنے جاتے ہیں ● احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) معتدل ناقدین میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

چوتھا طبقہ: اس میں یہ نقاد مذکور ہیں: ● ابو حاتم الرازی (محمد بن ادریس، ف ۲۷۷ھ) متشددین میں شمار ہے ● امام محمد بن اسماعیل البخاری (ف ۲۵۶ھ) ان کا شمار معتدل نقادوں میں ہوتا ہے۔

(معجم، ۲۴۸)

الطب النبوی

کتاب الطب کے نام سے یہ حصہ اکثر کتب حدیث میں پایا جاتا ہے۔اس میں طب نبوی کے بارے میں احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔صحاح ستہ کی ان کتب میں یہ حصہ مذکور ہے: ● صحیح بخاری ● سنن ابو داؤد ● سنن الترمذی ● سنن نسائی ● سنن ابن ماجہ۔

دوسرے لفظوں میں صرف صحیح مسلم میں ''کتاب الطب'' موجود نہیں۔

الطریق – الطرق

لغوی طور پر الطریق سے مراد راستہ ہے اور طرق اس کی جمع ہے۔محدثین کے ہاں یہ لفظ سند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روایت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کثرۃ الطرق سے مراد اس حدیث کی اسانید اور روایتوں کی کثرت ہے۔

الطعن

لغت میں طعن سے مراد وار کرنا، مارنا وغیرہ ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد، زبان سے کسی راوی کا کوئی عیب بیان کرنا، یا اس کے دین وعدالت، حفظ وضبط، یا فہم وفراست وغیرہ کی کمی اور کوتاہی کے بارے میں تفصیل بیان کرنا ہے۔

کسی راوی میں دس طرح کے عیب ہو سکتے ہیں، ایسا راوی مجروح سمجھا جاتا ہے۔ ان میں سے پانچ کا تعلق دین وعدالت سے اور پانچ کا تعلق حفظ وضبط سے ہے۔

(الف) دین وعدالت کے لحاظ سے یہ پانچ طعن یا عیوب مراد لیے جا سکتے ہیں: ● کذب (جھوٹ بولنا) ● تہمۃ بالکذب (جھوٹ بولنے کا الزام لگانا) ● فسق (فقدانِ تقویٰ) ● بدعت ● جہالت

(ب) حفظ وضبط کے اعتبار سے یہ پانچ عیوب لگائے جا سکتے ہیں: ● فحش الغلط (فاش غلطیوں کا ارتکاب) ● سوءالحفظ (حافظے کی خرابی) ● غفلت ● کثرتِ اوہام ● مخالفتِ ثقات (اپنے سے برتر راوی کی مخالفت) (تیسیر، ۸۰)

طلب الحدیث

طلب حدیث کے لیے کیا شروط ہیں؟

اساتذہ سے حدیث پڑھنے اور حاصل کرنے کے لیے طالب علم کے لیے مسلمان ہونے اور اس کے بالغ ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ صحیح تر اور راجح قول یہی ہے، تاہم احادیث روایت کرنے کے لیے راوی کا مسلمان اور بالغ ہونا شرط ہے، خواہ اس نے یہ احادیث اپنے مسلمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے، یا بالغ ہونے سے پہلے حاصل کی ہوں، تاہم بلوغت سے پہلے حاصل کرنے کی صورت میں اس کا باشعور اور سمجھدار ہونا شرط ہے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ تحمل حدیث کے لیے بالغ ہونا شرط ہے، لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اہل علم نے حضرت حسن اور حضرت ابن عباس اور دیگر صغار صحابہ کی روایات بغیر کسی ایسی تفریق کے قبول کی ہیں کہ یہ روایات بلوغت سے پہلے کی ہیں یا بعد کی۔

سماع حدیث کس عمر میں ہونا چاہیے، اس بارے میں چار اقوال ہیں:

۱- اہل شام کے نزدیک تیس سال کی عمر میں ابتداء کرنا مستحب ہے۔

۲- اہل کوفہ بیس سال کی عمر مناسب سمجھتے ہیں۔

۳- اہل بصرہ دس سال کو ترجیح دیتے ہیں۔

۴- آج کل کے حالات میں، جب حدیث کی تمام کتب مدون اور مطبوعہ شکل میں موجود ہیں، جب بھی طالب علم میں صلاحیت اور استعداد ہو، طلب حدیث شروع کر دینا چاہیے۔

کم سنی کے لیے کوئی عمر متعین ہے یا نہیں؟

۱- بعض اہل علم نے پانچ سال کی عمر متعین کی ہے اور محدثین کے ہاں اسی پر عمل ہے۔

۲- دیگر اہل علم طالب علم کی عمر، تمیز اور شعور کا اعتبار کرتے ہیں کہ بچہ اگر بات سن اور سمجھ کر صحیح جواب دے سکتا ہے تو اسے ممیّز شمار کیا جائے گا، اور اس کی سماع صحیح ہوگی، ورنہ نہیں۔

(تیسیر، ۱۴۴)

الطیوریات

حدیث کی تصنیف کا ایک طریقہ جو اجزاء کہلاتا ہے۔ اس میں حافظ ابوطاہر احمد بن محمد السِلَفی کا مرتب کردہ مجموعہ شامل ہے جس میں انہوں نے ابن الشرف الأنماطی اور ابن الطیوری (ابوالحسین مبارک بن عبدالجبار الأزدی، ف ۵۰۰ھ) کی احادیث جمع کی ہیں۔ (معجم، ۲۶۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— ع —

العادل – عدول دیکھیے: العدالة

العاضد

عاضد سے مراد وہ روایت ہے جو کسی اور روایت کی تقویت کا باعث بنے، جیسے کوئی ضعیف روایت دوسری روایات کی مدد سے حسن لغیرہ بن سکتی ہے۔ یہ تقویت دینے والی روایت عاضد کہلائے گی۔

العاقل

عدالتِ راوی کے لیے شرط ہے کہ وہ عاقل ہو، کیونکہ ایک ہوش مند شخص ہی صحیح معنی میں حدیث کو سمجھ کر منتقل کر سکتا ہے۔ ایک بچہ یا مجنون شخص یہ کام نہیں کر سکتا، اس لیے ضروری ہے کہ راوی صاحبِ عقل ہو، تاکہ صحیح طریقے پر روایت کر سکے۔

العالی والنازل

کسی حدیث کی دو سندوں میں سے جس سند کے راویوں کی تعداد کم ہو، وہ ''عالی'' اور جس میں زیادہ ہو، وہ ''نازل'' کہلاتی ہے۔

علو کی اقسام: کسی سند کا عالی ہونا پانچ طرح ہو سکتا ہے۔ ان میں سے ایک کو علوِ مطلق اور باقی کو علوِ نسبی کہا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب، بشرطیکہ سند ہر طرح سے صحیح اور قابل اعتماد ہو۔ یہی علوِ مطلق دوسری تمام اقسام سے اہم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) کسی امام حدیث سے قرب، یعنی کسی شیخ، مصنف، یا مؤلف کی سند حدیث کسی معروف امام حدیث تک قلیل واسطوں سے پہنچ رہی ہو اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کے واسطے خواہ زیادہ ہی ہوں۔ اس میں بھی صحت و نظافت اسناد لازمی شرط ہے، مثلاً ائمہ حدیث اعمش، ابن جریج یا مالک وغیرہ کی جانب سند کا قریب ہونا۔

(ج) کتب ستہ یا کسی اور معتمد کتاب حدیث کی روایت میں نسبی قرب، علماء متاخرین میں اب بالعموم اسی کا اہتمام باقی رہ گیا ہے۔ اور اسی اعتبار سے متقدمین کے ساتھ موافقہ، ابدال، مساواۃ اور مصافحہ وغیرہ کی انواع حاصل ہوتی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- الموافقہ سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کسی معروف مصنف کے شیخ تک اپنی سند کو کم تر واسطوں سے پہنچائے، جبکہ اس مصنف کی سند سے واسطے بڑھ جاتے ہوں۔ حافظ ابن حجرؒ نے شرح نخبہ میں اس کی مثال اس طرح پیش کی ہے کہ امام بخاری اپنے شیخ قتیبہ عن مالک کی سند سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں، اس سند سے ہمارے اور شیخِ بخاری، یعنی قتیبہ کے مابین آٹھ واسطے ہیں۔ یہی حدیث اگر ہم ابو العباس السراج عن قتیبہ کی سند سے روایت کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے مابین سات واسطے آتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں امام بخاری کے ساتھ ان کے استاد، قتیبہ سے موافقت حاصل ہوئی اور کم واسطوں کی بناء پر ہماری یہ سند عالی ہوئی۔

(شرح نخبة الفكر، ۱۲۴)

۲- البدل، یعنی کوئی شخص کسی معروف محدث مصنف کے شیخ الشیخ تک اپنی سند کو کم تر واسطوں سے پہنچائے، اور مصنف کی سند کی نسبت سے اس سند کے واسطے کم ہوں، مثلاً حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا سند کے بالمقابل اگر ہمیں کوئی ایسی سند حاصل ہو کہ وہ قعنبی عن مالک تک جا پہنچتی ہو اور دونوں سندوں کا اجتماع قتیبہ کی بجائے اس کے شیخ قعنبی پر ہوتا ہو تو اس صورت کو بدل کہا جائے گا۔ (شرح نخبة الفكر، ۱۲۵)

۳- مساواۃ یہ ہے کہ کسی کی سند کے واسطے شروع سے لے کر آخر تک مصنف کی سند کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطوں کے بالکل برابر ہوں، مثلاً حافظ ابن حجر نے بیان کیا کہ: ''اگر نسائی ایک حدیث روایت کریں اور ان کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین گیارہ واسطے ہوں، اور ہمیں وہ حدیث کسی اور سند سے حاصل ہو جائے جس کے واسطے بھی گیارہ ہوں تو ہم امام نسائی کے ساتھ گنتی کے اعتبار سے ''مساوی'' ہو گئے۔ (شرح نخبة الفكر، ۱۲۵)

۴- المصافحہ —— کسی کی سند کے واسطوں کی تعداد شروع سے لے کر آخر تک، کسی محدث مصنف کے شاگرد کی سند کے برابر ہو تو یہ صورت مصافحہ کہلاتی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ جس طرح دو ملاقات کرنے والے آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، یہاں بھی محدث کی شاگرد سے سند میں ملاقات ہو گئی۔ (شرح نخبة الفكر، ۱۲۵)

(د) پہلے وفات پا جانے والے شیخ کی نسبت سے علو —— امام نووی اس کی مثال یوں بیان کرتے ہیں کہ اگر میں ایک حدیث دو سندوں سے روایت کروں، مثلاً عن البيهقي عن الحاكم اور عن ابي بكر بن خلف عن الحاكم، تو ان میں سے اول الذکر اس اعتبار سے عالی اور آخر الذکر نازل ہے کہ بیہقی کی وفات ۴۵۸ھ میں اور ابن خلف کی وفات ۴۸۷ھ میں ہوئی ہے۔

(التدريب، ۲: ۱۶۸)

(ہ) تقدم سماع کی نسبت سے علو، یعنی دو شاگردوں میں سے جس کسی نے اپنے شیخ سے پہلے سنا ہو، اس کی سند عالی ہو گی، بہ نسبت اس کے جس نے اسی شیخ سے بعد میں سنا ہو، مثلاً ایک نے ساٹھ سال پہلے سنا اور دوسرے نے چالیس سال پہلے۔ سند کے واسطوں کی تعداد ان دونوں تک برابر ہو تو پہلے سننے والا دوسرے کی نسبت سے عالی ہو گا، بالخصوص اس صورت میں جب شیخ آخر عمر میں مختلط ہو گیا ہو۔

نزول کی اقسام: نازل اسانید کی بھی پانچ ہی قسمیں ہیں جو عالی کے بالمقابل آتی ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے تقابل سے سمجھا جا سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علو اور نزول میں افضل کیا ہے؟

(الف) جمہور کے قول کے مطابق علو افضل ہے، کیونکہ کم واسطوں کی وجہ سے حدیث میں خلل کا احتمال بہت کم ہو جاتا ہے، اسی لیے نازل اسانید میں رغبت نہیں کی جاتی۔ امام ابن المدینی نزول کو ''شئوم'' یعنی نحوست سے تعبیر کرتے ہیں، تاہم یہ ترجیح اسی صورت میں ہے جب مقابلے کی دونوں سندیں قوت وصحت میں برابر ہوں۔

(ب) اگر سند نازل میں کوئی اضافی فائدہ نمایاں ہو تو یہ بھی افضل قرار پائے گی، مثلاً اس کے رجال، عالی سند کے مقابلے میں زیادہ ثقہ اور حافظ ہوں، یا تفقہ میں نمایاں تر ہوں، وغیرہ۔

عالی اور نازل اسانید کے اعتبار سے کوئی خاص تصنیفات موجود نہیں ہیں، تاہم علمائے حدیث نے کچھ رسائل ثلاثیات کے نام سے تالیف کیے ہیں، اوران میں ایسی احادیث جمع کی ہیں جن کی اسانید میں مصنف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین صرف تین اشخاص ہیں۔ علماء کے اس اسلوبِ تصنیف وتالیف سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ حضرات عالی اسانید کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔ **●ثلاثیات البخاری** (ابن حجر) **●ثلاثیات احمد بن حنبل ●مسألة العلو والنزول**، حافظ طاہر المقدسی اس مسئلے کے سمجھنے کے لیے بہت معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

(معجم، ۲۶۵-۲۶۸)

العبادلة

عبادلہ لفظ ''عبدل'' کی جمع ہے، اور عرب ''عبد'' کو ''عبدل'' بھی کہتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں عبادلہ سے مراد وہ صحابہ کرام ہیں جن کا نام عبداللہ ہے۔ وہ تمام حضرات تقریباً تین سو ہیں، لیکن اصل مراد وہ چار حضرات ہیں جن کی روایات، آثار اور فتاویٰ کثرت سے مشہور ہوئے، یعنی ● عبداللہ بن عمر ● عبداللہ بن عباس ● عبداللہ بن الزبیر ● عبداللہ بن عمرو بن العاص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود کو ان میں شمار نہیں کیا جاتا، جیسا کہ امام احمد کا قول ہے، اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کی وفات متقدم ہے، اور بقیہ چار حضرات ان کے بعد کافی عرصہ زندہ رہے اور ان کے علم سے فائدہ ہوا۔ **(معجم، ۲۶۸)**

العدالة

محدثین کے نزدیک عدالت سے مراد یہ ہے کہ راوی میں وہ تمام صفات موجود ہوں جو اس عمل کے لیے ضروری ہیں۔ جس راوی میں یہ صفات موجود ہوں گی اس کی روایت قابل قبول ہو گی۔ عادل ہونے کے لیے ان پانچ امور کا ہونا ضروری ہے: • اسلام • بلوغت • عقل • تقویٰ • شرافت اور اخلاق۔

عدالت کیسے ثابت ہوتی ہے؟ اولاً دو اہل علم کی تعدیل کے ذریعے سے، ثانیاً کسی راوی کی عدالت کی شہرت سے۔ **(معجم، ۲۷۰)**

عدد الأحاديث (تعدادِ احادیث)

اکثر محدثین کرام کے بارے میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ انہیں ہزاروں یا لاکھوں احادیث زبانی یاد تھیں۔ اس سے مندرجہ ذیل امور مراد ہوتے ہیں:

۱۔ مکرر اسانید کی تعداد —— اگر ایک حدیث بیس سندوں سے مروی ہے تو وہ بیس حدیثیں شمار ہوں گی۔

۲۔ روایات کا اختلاف —— اختلاف کی صورت میں ہر روایت ایک حدیث شمار ہوگی۔

۳۔ حدیث میں کسی لفظ کی تبدیلی —— حدیث میں کوئی لفظ کم، یا زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں وہ ایک نئی حدیث سمجھی جائے گی۔

۴۔ موقوف، مرسل اور منقطع احادیث بھی شمار کی جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵-صحابہ کرام کے فتاوی

۶-تابعین کرام کے فتاوی

احادیث کے شمار میں یہ تمام امور ملحوظ رکھے جاتے ہیں، اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ امام احمد الف الف یعنی دس لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔اسی طرح امام بخاری کو ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد تھیں۔تمام احادیث جمع ہو کر بھی اس عدد تک نہیں پہنچتی تو اس سے مراد وہ روایات اور اسانید ہیں جن کی وجہ سے یہ تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (معجم،۲۶۹)

عدد الأحادیث التی رواها الصحابة (صحابہ کرام کی روایت کردہ احادیث کی تعداد)

	تعداد احادیث	تعداد صحابہ
• اصحاب الألوف	۱۲۴۰۰	۴
• اصحاب الألف	۴۳۷۰	۳
• اصحاب المئتین	۴۵۱۶	۱۰
• اصحاب المائة	۳۱۰۰	۲۱
• اصحاب العشرات	۳۸۱۰	۹۱
• اصحاب تسعة عشر (۱۹)	۳۸	۲
• اصحاب ثمانیة عشر (۱۸)	۱۰۸	۶
• اصحاب سبعة عشر (۱۷)	۵۱	۳
• اصحاب ستة عشر (۱۶)	۴۸	۳
• اصحاب خمسة عشر (۱۵)	۶۰	۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• اصحاب اربعة عشر (۱۴)	۱۵۴	۱۱
• اصحاب ثلاثة عشر (۱۳)	۹۱	۷
• اصحاب اثنی عشر (۱۲)	۱۰۸	۹
• اصحاب احد عشر (۱۱)	۹۹	۹
• اصحاب عشرة (۱۰)	۱۴۰	۱۴
• اصحاب تسعة (۹)	۱۰۸	۱۲
• اصحاب ثمانية (۸)	۱۴۴	۱۸
• اصحاب سبعة (۷)	۱۹۶	۲۸
• اصحاب ستة (۶)	۱۶۲	۲۷
• اصحاب خمسة (۵)	۱۴۰	۲۸
• اصحاب اربعة (۴)	۲۱۲	۵۳
• اصحاب ثلاثة (۳)	۲۱۶	۷۲
• اصحاب اثنین (۲)	۲۴۰	۱۲۰
• اصحاب الأحاد (۱)	۴۵۸	۴۵۸
کل تعداد	۳۰۹۶۹	۱۰۱۳

(اسماء الصحابۃ الرواۃ سے بہ اختصار)

العرض

حصولِ حدیث کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ شیخ کو حفظ سے، یا کتاب سے پڑھ کر حدیث سنانا عرض کہلاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے:

۱۔ طالب علم حدیث پڑھے اور شیخ سنے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲-طلبہ کی جماعت میں سے کوئی ایک پڑھے اور باقی سنیں۔ یہ قراءت حفظ سے، یا کتاب سے دیکھ کر، دونوں طرح ہوسکتی ہے۔ اس طرح شیخ سماع کے دوران میں اپنے حفظ پر اعتماد کرے، یا کتاب سے دیکھے، یا کوئی قابل اعتماد شخص کتاب دیکھتا چلا جائے۔

اس صورت میں ادائے حدیث میں یہ الفاظ استعمال کیے جائیں گے۔

- **قرأت على فلان** (میں نے فلاں شیخ کو پڑھ کر سنایا)۔
- **قرئ على فلان وأنا أسمع** (فلاں شیخ کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا)۔
- **حدثنا فلان قراءة عليه**

اس کے علاوہ **أخبرنا و أخبرني ، حدثنا وحدثني** اور **أنبأنا وأنبأني** بھی استعمال کرنا جائز ہے، تاہم لفظ **أخبرنا و أخبرني** کو زیادہ شہرت حاصل ہے۔ **(معجم،۲۸۰)**

عرض الحديث على أصل أخر

یعنی حدیث کو کسی اور دلیل کے ذریعے سے پرکھنا۔ محدثین کی رائے میں جب کوئی حدیث صحیح قرار پا جاتی ہے تو وہ خود ایک اصل بن جاتی ہے، کسی اور اصل کے ذریعے سے اسے پرکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، کیونکہ جب ایک حدیث مستقل دلیل بن چکی ہے تو اسے کسی اور دلیل پر پرکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بارے میں جو لوگ ان روایات کا سہارا لیتے ہیں جن میں حدیث کو قرآن کریم کے ذریعے سے پرکھنے کے لیے کہا گیا ہے، وہ تمام احادیث جھوٹی اور موضوع ہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی اور امام شافعی کا قول ہے۔ **(معجم،۲۸۱)**

العزو

حدیث کی نسبت اس کے اصل مأخذ کی طرف، مع بیانِ حکم، لیکن بغیر کسی تفصیل کے عزو کہلاتا ہے۔ عزو تخریج کے مقابلے میں خاص ہے، کیونکہ تخریج میں عزو کیا جاتا ہے اور اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ اس حدیث کی سند کے بارے میں تحقیق، علت اور اس کا حکم بیان کیا جاتا ہے۔

بعض مرتبہ عزو کی جگہ تخریج کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور برعکس بھی ہوسکتا ہے۔

(معجم، ۲۸۳)

العزیز

حدیث عزیز اخبار احاد کی ایک قسم ہے۔

عزیز کے لغوی معنی، عزیعز سے قوی اور شدید اور عَزَّیَعَزُّ سے قلیل اور نادر ہیں۔

اصطلاحاً ''العزیز'' سے وہ حدیث مراد ہے جس کے راوی سند کے تمام طبقات میں دو سے کم نہ ہوں، لیکن اگر کسی طبقے میں اس سے زیادہ ہو جائیں، یعنی تین یا زیادہ تو کوئی حرج نہیں، تاہم ضروری امر یہ ہے کہ یہ تعداد کسی بھی طبقے میں دو سے کم نہ ہو، خواہ وہ ایک ہی طبقہ ہو۔

مثال: حضرت انس کی حدیث بروایت بخاری و مسلم اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث بروایت بخاری۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب اليه من والده و ولده والناس أجمعين۔

اس حدیث کی سند اس طرح ہے:

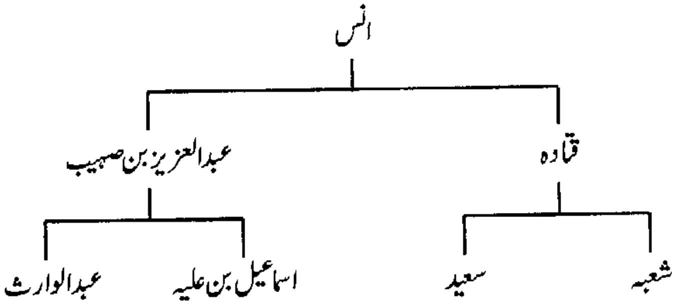

یہ حدیث حضرت انس سے دو راوی قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں، پھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتادہ سے دوراوی شعبہ اور سعید روایت کرتے ہیں، جبکہ عبدالعزیز سے دوراوی اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث، پھر ان سب سے کئی افراد روایت کرتے ہیں۔ (معجم، ۲۸۴)

عسى الغوير أبؤسا

یہ جملہ جرح کے الفاظ میں شمار ہوتا ہے اور اس شخص کے بارے میں استعمال کیا جاتا ہے جو ظاہر میں ہر عیب سے پاک ہو، لیکن اس سے غلطی کا اندیشہ ہو۔ یہ جملہ حضرت عمر نے سنین ابو جمیلہ کو اس وقت کہا تھا، جب انہوں نے سنین ابو جمیلہ کو ایک لاوارث بچہ اٹھائے ہوئے دیکھا۔ یہ اشارہ تھا کہ جیسے وہ انہیں اس پر متہم کر رہے ہیں۔

(معجم، ۲۸۵)

العشاريات

تصنیفِ حدیث کا ایک طریقہ جس میں مصنف وہ احادیث جمع کرتا ہے جن میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دس واسطے ہوں۔ اس طریقے پر امام ترمذی اور امام نسائی نے احادیث مرتب کی ہیں اور یہ ان کے ہاں نازل حدیثیں ہیں۔

امام ترمذی اور امام نسائی کے علاوہ جن دوسرے محدثین نے العشاریات مرتب کی ہیں، ان میں برہان الدین ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد التنوخی، الزین العراقی، السخاوی اور امام سیوطی شامل ہیں۔ (الرسالة، ۷۵)

عشرہ مبشرہ

وہ دس صحابہ کرام جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: • حضرت ابوبکر الصدیق • حضرت عمر بن خطاب • حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن عفان ● حضرت علی بن ابی طالب ● حضرت سعد بن ابی وقاص ● حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ● حضرت طلحہ بن عبید اللہ ● حضرت زبیر بن عوام ● حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ● حضرت ابوعبیدۃ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم (تفصیل کے لیے دیکھیے :الاستیعاب، الاصابہ، اسد الغابہ)

عصر الروایۃ (زمانۂ روایت)

زمانۂ روایت کو اہل علم نے ان پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

۱-عہد صحابہ کرام
۲-عہد تابعین کرام
۳-عہد اتباع تابعین
۴-عہد اتباع اتباع تابعین
۵-عہد اتباع اتباع اتباع تابعین

یہ پانچوں عہد تیسری صدی ہجری کے خاتمے تک مکمل ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس زمانے تک تمام احادیث لکھی جا چکی تھیں اور ان کی تدوین مکمل ہو گئی تھی، تاہم یہ طریقۂ روایت پانچویں صدی کے آخر تک جاری رہا۔ امام بیہقی، خطیب بغدادی، ابونعیم اور ابن عبدالبر کے ہاں ایسی روایات ملتی ہیں جو ان سے پہلے کی کتب تدوین میں موجود نہیں۔ (معجم، ۲۸۶)

العقائد

عقائد سے مراد وہ احکام ہیں جو ایمانیات کے باب میں ذکر کیے جاتے ہیں۔ عموماً کتب حدیث میں عقائد کے نام سے احادیث ذکر نہیں کی جاتیں، بلکہ ''کتاب الایمان'' اور ''کتاب التوحید'' کے عنوان سے احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، سنن ترمذی اورسنن نسائی (کبریٰ اور مجتبیٰ)میں کتاب الایمان شامل ہے،البتہ صحیح بخاری میں کتاب التوحید بھی موجود ہے۔

مستقل کتابوں میں امام بیہقی کی کتاب التوحید اور کتاب الأسماء والصفات اور امام ابن خزیمہ کی کتب شامل ہیں۔

علامات الوضع

موضوع احادیث کی پہچان کے لیے علماء نے کچھ علامتیں طے کی ہیں جو متن اور سند میں موجود ہو سکتی ہیں۔

متن میں وضع حدیث کی علامات یہ ہیں:

۱- غیر فصیح الفاظ کا استعمال

۲- صحیح الفاظ،لیکن غلط معانی

۳- قرآن، حدیث اور اجماع کی صریح مخالفت

۴- عہد نبوی کے واقعات سے عدم مطابقت

۵- راوی حدیث کے مذہب کی موافقت

۶- لفظ حدیث تواتر پر دلالت کرتا ہو،لیکن حدیث متواتر نہ ہو۔

۷- ثواب یا عقاب کی غیر معمولی زیادتی

۸- تجربہ اور حقیقت کی مخالفت

۹- عقلی طور پر نا قابل قبول

سند میں وضع حدیث کی علامات یہ ہیں:

۱- راوی جھوٹ بولنے میں معروف ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲-راوی نے وضع حدیث کا اعتراف کیا ہو۔

۳-وہ امور جو اقرار کے مترادف ہیں، مثلاً تاریخی طور پر راوی کی ملاقات اس کے استاد سے ہونا ممکن نہ ہو۔

۴-راوی کی طرف سے اصحابِ اقتدار کی حمایت

۵-راوی روایت کے ذریعے کسی خاص پیشے کی ترویج کرنا چاہتا ہو۔ (معجم،۴۸۱)

علامة الاسلام – سید المحدثین

یحییٰ القطان "علامۃ الاسلام" کی ترکیب توثیق کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔ "سید المحدثین" کی عبارت اعمش کے لیے استعمال کی گئی تھی۔

(شرح الفاظ التوثیق،۵۰)

علامة الضرب

الضرب سے مراد وہ لکیر ہے جو کتاب میں کسی عبارت کو حذف کرنے کے لیے لگائی جاتی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ عبارت کو مسخ نہ کیا جائے، بلکہ اس کے اوپر ایک لکیر کھینچ دی جائے تاکہ اس کے غلط ہونے کا اندازہ ہو جائے۔ دیکھیے :الضرب

العلة –العلل دیکھیے :المعلول

علم الحدیث درایة دیکھیے :روایة و درایة

علم الحدیث روایة دیکھیے :روایة و درایة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلم الصحیح

علم سے مراد کسی چیز کا ادراک کرنا ہے۔ اصل علم وہ ہے جو صحیح نیت اور پوری طرح سمجھ کر حاصل کیا جائے، یعنی جس میں صحیح فہم اور خالصتاً اللہ کے لیے حصول کی نیت ہو۔

(معجم،۲۸۸)

العلم الضروری

یعنی وہ علم جو انسان کی مجبوری بن جائے اور اس کا انکار مشکل ہو جائے، نیز ضروری سے مراد وہ بات بھی ہے جو کسی دلیل کی محتاج نہ ہو، اور اسے ہر فرد سمجھ سکے، حتیٰ کہ وہ افراد بھی جن کے پاس پڑھنے کی اہلیت نہ ہو، جیسے عام افراد، بچے اور کم عقل لوگ بھی اسے سمجھ سکتے ہوں، جیسے سورج کی موجودگی دن ہونے کی علامت ہے۔

جمہور محدثین، فقہاء اور اصولیین کی رائے میں حدیث متواتر علم ضروری بہم پہنچاتی ہے۔

العلم النظری

یعنی وہ علم جسے سمجھنے کے لیے مقدمات کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ صرف اہل علم ہی کر سکتے ہیں، اسے سمجھنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے، جبکہ علم ضروری میں غلطی کا امکان نہیں ہوتا۔ دیکھیے: العلم الضروری

علوم الحدیث

علوم حدیث سے مراد دو طرح کے علم ہیں: علم حدیث روایۃ، علم حدیث درایۃ۔ علم درایت کو مزید ان ذیلی علوم میں تقسیم کیا جاتا ہے: ● علم الجرح والتعدیل ● علم مختلف الحدیث ● علم علل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث • علم غریب الحدیث • علم ناسخ الحدیث ومنسوخہ • علم سبب ورود الحدیث (تفصیل کے لیے ان عنوانات کے تحت اندراجات دیکھیے۔)

علی الأبواب

تدوین حدیث کا ایک طریقہ، جس میں احادیث فقہی ابواب پر مرتب کی جاتی ہیں۔ ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث یا جو مصنف کی شرط کے مطابق ہوں، ایک عنوان کے تحت جمع کردی جاتی ہیں، جیسے کتاب الصلاۃ، کتاب المغازی وغیرہ۔ پھر یہ احادیث مختلف جزئیات کے تحت ابواب میں تقسیم کردی جاتی ہیں، اوران احادیث کی مناسبت سے اس باب کا نام رکھ دیا جاتا ہے، مثلاً باب مفتاح الصلاۃ الطھور اوراسے ترجمۃ الباب کہا جاتا ہے۔

فقہی ابواب پر ترتیب دینے کے کئی طریقے ہیں:

۱- الجوامع: حدیث کی وہ کتابیں جن میں آٹھ بنیادی ابواب موجود ہوں: • عقائد • احکام • سیر • آداب • تفسیر • فتن • مغازی • مناقب

امام بخاری کی الجامع الصحیح اورامام مسلم کی الجامع الصحیح اس کی مثالیں ہیں۔

۲- السنن: وہ کتب حدیث جن میں صرف ایسی مرفوع احادیث مرتب کی جاتی ہیں، جن کا تعلق فقہی احکام سے ہو، سنن ابو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اورسنن ابن ماجہ اس کی مثالیں ہیں۔

۳- المصنف: وہ کتب حدیث جن میں مرفوع احادیث کے ساتھ ساتھ موقوف اورمقطوع روایات بھی فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہوں، مثلاً مصنف عبدالرزاق اورمصنف ابن ابی شیبہ۔

۴- المستدرک: وہ کتب حدیث جن میں کسی سابقہ کتاب پراستدراک کیا جاتا ہے۔ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقے پر مشہور کتاب امام حاکم کی **المستدرک** ہے، جس میں انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کی کتابوں پر استدراک کیا ہے، یعنی وہ احادیث بیان کی ہیں جو ان کی رائے میں ان کتابوں میں ہونا چاہیے تھیں، لیکن دونوں ائمہ نے ذکر نہیں کی ہیں۔

۴۔ **المستخرج**: وہ کتبِ حدیث جن میں مؤلف کسی اور کتاب کی احادیث اپنی اسانید سے ذکر کرتا ہے، اور اس میں وہ مؤلف کے استاد یا اس سے اوپر مل جاتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق ابوبکر الاسماعیلی کی **مستخرج، صحیح بخاری** پر، ابوعوانہ کی **مستخرج، صحیح مسلم** پر، ابوعلی الطوسی کی **مستخرج، ترمذی** پر، اور محمد بن عبدالملک بن ایمن کی **مستخرج، ابو داوؤد** پر ہے۔

علی الأحرف

تدوین حدیث کا ایک طریقہ جس میں احادیث کو حروف ہجاء کی ترتیب سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق سب سے پہلی کتاب امام سیوطی کی **الجامع الصغیر** ہے۔ اس کے علاوہ ان کی **الجامع الکبیر**، **زوائد الجامع الصغیر** بھی اسی طریقے پر مرتب کی گئی ہیں۔

سیوطی کی کتاب **الجامع الصغیر** کو شیخ البانی مرحوم نے **صحیح الجامع الصغیر** اور **ضعیف الجامع الصغیر** میں تقسیم کر کے تخریج کے ساتھ شائع کیا ہے۔

الجامع الصغیر میں امام سیوطی نے ۱۰۰۳۱ احادیث ترتیب ہجائی پر جمع کی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے **جمع الجوامع** یا **الجامع الکبیر** میں ۸۰ کتبِ حدیث سے احادیث مرتب کی ہیں، اور انہیں دو قسموں —— احادیث قولیہ، احادیث فعلیہ —— میں تقسیم کیا ہے:
احادیث قولیہ جو ترتیب ہجائی کے مطابق مرتب کی گئی ہیں اور احادیث فعلیہ جو مسانید کی ترتیب کے مطابق مرتب کی گئی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الأطراف (تدوین حدیث اور فہرست احادیث کا طریقہ)

اطراف جمع ہے طرف کی، اور اس سے مراد ہے حدیث کا کچھ حصہ یا پہلا جملہ جس سے حدیث کی پہچان ہو جائے، جیسے **انما الأعمال بالنیات**۔

اس طریقہ کار میں مصنف احادیث کے اطراف بیان کرتے ہیں اور پھر کتبِ حدیث کی ترتیب کے مطابق اسانید ذکر کرتے ہیں۔ بعض مصنف پوری سند ذکر کرتے ہیں اور بعض صرف مختصر سند بیان کرتے ہیں، لیکن متنِ حدیث مکمل نہیں لکھا جاتا۔ اس طریقے سے حدیث کی تمام اسانید ایک جگہ مل جاتی ہیں اور تخریج حدیث میں مدد ملتی ہے۔

اس طریقے پر دو مشہور کتابیں ملتی ہیں:

۱- امام ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن المزی (ف ۷۴۲ھ)، **تحفة الأشراف فی معرفة الأطراف** —— اس کتاب میں صحاح ستہ کی احادیث اطراف کے طریقے پر مسانید کی ترتیب کے مطابق جمع کی گئی ہیں۔

۲- شیخ عبدالغنی النابلسی (ف ۱۱۴۳ھ)، **ذخائر المواریث للدلالة علی مواضع الأحادیث** —— اس کتاب میں صحاح ستہ اور **مؤطا امام مالک** کی اسانید اطراف کے طریقے پر، مسانید صحابہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کی گئی ہیں۔

علی الرجال

تدوین حدیث کا ایک طریقہ جس میں احادیث کسی راوی کے نام پر مرتب کی جاتی ہیں۔ اس میں سب سے مشہور طریقہ معجم کا طریقہ ہے۔

معجم سے مراد وہ کتابِ حدیث ہے جس میں مصنف اپنے اساتذہ کی ترتیب پر احادیث جمع کرے۔ وہ ان شیوخ کو حروف ہجاء کے مطابق مرتب کرتا ہے۔ اس میں سب سے مشہور کتابیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام طبرانی کی ہیں۔

١-المعجم الكبير۔ مسانید صحابہ کی ترتیب پر ہے۔

٢-المعجم الأوسط

٣-المعجم الصغير

آخر الذکر دونوں کتابیں امام طبرانی کے شیوخ کی ترتیب پر ہیں۔

على المسانيد

تدوین حدیث کا وہ طریقہ جس میں احادیث صحابہ کرام کی ترتیب پر جمع کی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار میں صحابہ کرام کی ترتیب، ان کے اسلام لانے کی ترتیب کے مطابق، یا انساب کے حوالے سے، یا حروف ہجاء کی ترتیب کے مطابق کی جاتی ہے۔

متعدد محدثین کرام نے اس طریقے کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، ان میں سے اہم یہ ہیں:

- **مسند ابو داؤد الطیالسی** (ف ۲۰۴ھ)—— سب سے اولین مسند ہے۔
- **مسند بقي بن مخلد** (ف ۲۹۶ھ)—— ہر صحابی کی احادیث کو مسانید کی ترتیب کے ساتھ فقہی ابواب میں مرتب کیا گیا ہے۔
- **مسند ابويعلىٰ الموصلي** (ف ۳۰۷ھ)
- **مسند امام احمد بن حنبل** (ف ۲۴۱ھ)—— سب سے وسیع اور مشہور مسند ہے۔

عن

ادائے حدیث کے صیغوں میں سے آٹھواں صیغہ **عــن** ہے۔ اس طریقے میں بغیر سماع کے اجازت محتمل ہے اور تدلیس کا امکان بھی موجود ہے۔ دیکھیے: **صيغ اداء** **(معجم، ۲۸۸)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غ

الغامض

غامض سے مراد وہ امر ہے جس کا مصدر معروف نہ ہو۔ محدثین یہ لفظ سند کے ساتھ یا راوی کے ساتھ اُس وقت استعمال کرتے ہیں، جب سند غیر واضح ہو، یا راوی کے بارے میں ابہام ہو۔

الغرابة دیکھیے: الغریب

الغریب

تعریف: وہ حدیث جسے روایت کرنے والا صرف ایک شخص ہو، یعنی وہ حدیث جسے روایت کرنے میں کوئی شخص اکیلا اور منفرد ہو، اور یہ کیفیت اس کی سند کے تمام طبقات میں، یا بعض میں ہو، یا کسی ایک طبقے میں صرف ایک راوی رہ جائے۔ اگر کہیں ایک سے زیادہ بھی ہوں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اعتبار کم سے کم تعداد کا ہوتا ہے۔

اکثر علماء ''الغریب'' کو ''الفرد'' کا نام بھی دیتے ہیں۔ اس طرح ''الغریب'' اور ''الفرد'' دونوں مترادف ہو جاتے ہیں، البتہ بعض علماء نے ان میں فرق کرتے ہوئے انہیں دو علیحدہ علیحدہ انواع شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجر انہیں لغۃً واصطلاحاً ایک ہی نوع قرار دیتے ہیں، تاہم کہتے ہیں کہ اہل اصطلاح نے استعمال کی کثرت وقلت کے اعتبار سے اس طرح یہ فرق کیا ہے کہ ''الفرد'' کا اطلاق بالعموم ''الفرد المطلق'' پر کرتے ہیں، جبکہ ''الغریب'' کا ''الفرد النسبی'' پر۔

(شرح نخبة الفکر،۲۹)

غریب کی اقسام: سند میں مقام تفرد کے اعتبار سے غریب حدیث دو قسم کی ہوتی ہے: ● غریب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق ● غریب نسبی۔

(الف) **الغریب المطلق یا الفرد المطلق:** وہ حدیث جس میں غرابت (تفرد) سند کی ابتداء میں ہو، یعنی آغاز سند میں ہی اس کا روایت کرنے والا کوئی اکیلا شخص ہو، مثلاً حدیث **انما الاعمال بالنیات** (بخاری ومسلم) کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عمر بن الخطاب منفرد ہیں۔

اس طرح کی انفرادیت کبھی تو پوری سند میں آخر تک قائم رہتی ہے، اور کبھی ایک منفرد راوی سے کوئی بڑی جماعت بھی روایت کرتی ہے۔

(ب) **الغریب النسبی یا الفرد النسبی:** وہ حدیث جس کی سند کے درمیان کے کسی طبقے میں کوئی راوی اکیلا رہ جائے، یعنی ابتداء اور اصل سند میں روایت کرنے والے (صحابہ) تو بہت زیادہ ہوں، لیکن بعد کے کسی طبقے میں کوئی راوی اپنے مشائخ سے روایت کرنے میں اکیلا رہ جائے، مثلاً حدیث **مالک عن الزهری عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل مکة وعلی رأسه المغفر** (رواه الشیخان)، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) جب مکہ میں داخل ہوئے تو ان کے سر مبارک پر خود تھا۔

اس کی سند میں امام مالک، زہری سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ امام مالک کے ساتھ کوئی دوسرا اس روایت کا راوی نہیں ہے۔

اس نوع کو غریب نسبی یا فرد نسبی کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کی انفرادیت کسی ایک معین راوی کی نسبت سے ہے۔

غریب نسبی کی انواع: اثناء سند میں جب کسی راوی کی نسبت سے، یا کسی اور خاص سبب سے غرابت اور تفرد ہو تو اس کی چار معروف صورتیں ہیں۔

(الف) روایت حدیث میں کوئی ثقہ راوی متفرد ہو۔ اس صورت میں یوں کہتے ہیں **لم یروہ ثقة الافلان** یعنی اس کے راویوں میں صرف فلاں شخص ہی ثقہ ہے، جبکہ باقی سب ضعیف ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) کوئی ایک معین راوی کسی دوسرے معین راوی سے روایت کرنے میں متفرد ہو۔ اس صورت میں یوں کہتے ہیں تفرد به فلان عن فلان اگرچہ دوسرے راویوں سے بھی مزید اسانید ثابت ہوں۔

(ج) کسی علاقے، یا شہر کے لوگ کوئی روایت بیان کرنے میں متفرد ہوں، یعنی اس علاقے اور شہر کے لوگوں میں اس روایت کا شہرہ ہو، مگر دوسرے شہروں کے لوگ اس کی روایت نہ کریں۔

(د) کسی شہر، یا علاقے والے دوسرے شہر یا علاقے والوں سے روایت کرنے میں متفرد ہوں، مثلاً تفرد به اهل البصرة عن اهل المدينة، یعنی اہل بصرہ اس روایت کو اہل مدینہ سے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

ایک اور تقسیم: علماء اصول حدیث نے سند اور متن میں غرابت (انفرادیت) کے لحاظ سے احادیث کو اس طرح بھی تقسیم کی ہے۔

(الف) غریب متناً و اسناداً، یعنی وہ حدیث جو اپنے متن اور راوی دونوں کے اعتبار سے غریب (منفرد) ہو۔ دوسرے لفظوں میں اس مفہوم کی کوئی دوسری روایت سرے سے موجود ہی نہ ہو، یا روایات تو ہوں، مگر اپنے الفاظ و معانی میں کسی خاص انفرادیت کے ساتھ ساتھ راوی بھی اکیلا ہی ہو۔

(ب) غریب اسناداً لا متناً، یعنی حدیث اپنی سند کے کسی اعتبار سے غریب (منفرد) ہو، مگر متن کے اعتبار سے غریب نہ ہو، مثلاً کسی حدیث کا متن تو صحابہ کی ایک جماعت روایت کرتی ہے، مگر کوئی ایک تابعی اپنی روایت میں کسی ایک خاص صحابی سے روایت کرنے میں متفرد ہو۔ امام ترمذی اپنی جامع میں اسی صورت کے لیے غریب من هذا الوجه کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

غریب احادیث کے مآخذ: اس قسم کی روایات کتب احادیث میں بہت زیادہ ہیں، مثلاً مسند البزار، المعجم الاوسط طبرانی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور تصنیفات: محدثین کرام نے غریب روایات کو علیحدہ طور پر بھی جمع کیا ہے، مثلاً ● غرائب مالک (امام دارقطنی) ● الافراد (امام دارقطنی) ● السنن التی تفرد بکل سنة منها اهل بلدة (امام ابوداؤد) (تیسیر، ۳۰)

غریب الحدیث

متن حدیث میں وارد ایسے مشکل الفاظ جنہیں قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے سمجھنا مشکل ہو۔ مشکل کلمات کی بہترین وضاحت وہ ہے جو کسی دوسری حدیث میں موجود ہو۔ اس فن میں متعدد اہل علم نے تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ ان میں سے کچھ مشہور یہ ہیں: ● ابوالحسن النضر بن شمیل (ف ۲۰۴ھ) ● عبدالملک بن قریب الأصمعی (ف ۲۱۶ھ) ● ابوعبیدۃ معمر بن المثنی (ف ۲۱۰ھ) ● ابوعبید القاسم بن سلام (ف ۲۲۴ھ) ● ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ (ف ۲۷۶ھ) ● ابواسحاق الحربی (ف ۲۸۵ھ) ● ابوالعباس المبرد (ف ۲۸۵ھ) ● ابوسلیمان الخطابی (ف ۳۸۸ھ) ● ابوعبید الہروی (۴۰۱ھ)، الغریبین ● ابوالقاسم الزمخشری (۵۳۸ھ)، الفائق فی غریب الحدیث ● حافظ ابوموسیٰ الاصفہانی (۵۸۱ھ)، المغیث فی غریب القرآن والحدیث ● السبارک بن محمد ● ابن اثیر الجزری (۶۰۶ھ)، النهایه فی غریب الحدیث۔ آخر الذکر سب سے جامع اور مرتب کتاب ہے۔

(معجم، ۲۸۹)

غریب من هذا الوجه

یعنی اس سند سے یہ حدیث غریب ہے، یعنی صرف ایک روایت ہے۔ محدثین کے نزدیک حدیث کے اس طرح غریب ہونے کے کئی معانی ہیں۔

۱- حدیث صرف ایک ہی سند سے روایت کی جاتی ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال: حماد بن سلمہ کی روایت ابوالعشراء سے اور ان کی روایت اپنے والد سے اور ان کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، حماد بن سلمہ اس روایت میں منفرد ہیں۔ ان سے روایت کرنے والے کئی افراد ہیں۔

۲- کسی حدیث کی سند مشہور ہو اور اس سے کئی احادیث روایت کی گئی ہوں، لیکن یہ متن صرف اسی سند سے صحیح ثابت ہوا ہو۔

مثال: امام ترمذی نے مثال دی ہے، عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن بیع الولاء وھبتہ۔ یہ حدیث صرف اس سند سے صحیح ہے۔

۳- کوئی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اسانید سے مروی ہو، لیکن بعض صحابہ سے اس طرح روایت کی جائے کہ اس پر تعجب کا اظہار ہو، یعنی صرف اسی سند سے وہ حدیث معروف ہو۔

۴- کوئی حدیث کسی صحابی کی روایت سے معروف ہو، پھر وہی حدیث اس صحابی سے کسی اور طرح روایت کی جائے۔ (معجم، ۱۴۵-۱۴۶)

الغريبين

بعض محدثین نے قرآن اور حدیث میں موجود مشکل الفاظ کو موضوع تشریح بنایا ہے اور ان کی لغوی وضاحت کی ہے۔ اسی شرح کو غریبین کہا جاتا ہے۔ اس موضوع پر ابوعبید الہروی (ف ۴۰۱ھ) کی کتاب الغریبین ہے۔

الغفلة

غفلت سے مراد انسان کے ذہن سے کسی چیز کا اتر جانا اور اس کا بھول جانا ہے۔ یہ غفلت اور لاپروائی کسی چیز سے بے نیازی کی بنیاد پر بھی ہو سکتی ہے۔

محدثین کے نزدیک معمولی غفلت اتنی قابل ملامت نہیں ہے، لیکن شدید غفلت کی صورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایسے راوی کی حدیث ضعیف قرار دی جاتی ہے۔

غفلت کی دو قسمیں ہیں:

۱-عمومی غفلت: یعنی راوی اتنا غافل رہتا ہو کہ صحیح اور غلط میں امتیاز نہ کر سکے، اسے فحش الغلط بھی کہا جاتا ہے، یا وہ راوی جو کسی اور کی طرف سے تلقین قبول کر لیتا ہو۔

۲-خاص حالات میں غفلت: کسی خاص حالت میں راوی کی طرف سے غفلت کا مظاہرہ ہو جیسے حدیث سنتے ہوئے کسی قسم کا تساہل برتتا ہو، مثلاً نیند کی حالت میں حدیث سننا وغیرہ۔

(اہتمام المحدثین بنقد الحدیث، ۲۳۴)

الغلط

الغلط سے مراد غلطی، خطاء اور بھول چوک ہے جو عموماً نادانستہ ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک معمولی غلطی پر کوئی گرفت نہیں ہے، لیکن فاش غلطیوں کے مرتکب راوی کی روایت قابل قبول نہیں۔ اس کی حدیث رد کر دی جاتی ہے۔ (تیسیر، ۱۰۷)

غلطات المحدثین

تصحیف اور تحریف کی بناء پر محدثین کرام سے حدیث کو پڑھنے، یا سنانے میں غلطیاں ہو جاتی ہیں، ایسی تمام غلطیوں کو مختلف محدثین نے اپنی کتابوں کا موضوع بنایا ہے۔ ان میں امام دارقطنی کی تصحیف، امام خطابی کی اصلاح خطأ المحدثین اور ابواحمد العسکری کی تصحیفات المحدثین شامل ہیں۔ (تیسیر، ۱۰۷)

الغیلانیات

منتخب احادیث کا مجموعہ جس میں ابو طالب محمد بن ابراہیم بن غیلان البزار (ف ۴۰۴ھ) نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے استاد امام محمد بن عبداللہ بن ابراہیم البغدادی الشافعی (ف ۳۵۴ھ) کی روایات جمع کی ہیں۔

اس مجموعے کے غیلانیات کے نام سے معروف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ابن غیلان اپنے استاد سے اس کی روایت میں منفرد ہیں۔ (معجم، ۲۹۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف

فاحش الغلط

اس سے وہ راوی مراد ہے جو فاش غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہو، اس لیے اس کی روایت کو منکر کا نام دیا گیا ہے۔

فاش غلطیوں کو پرکھنے کا معیار یہ ہے کہ ایسے راوی کی غلطیاں زیادہ ہوں، اور صحیح باتیں کم ہوں، یا برابر ہوں، کیونکہ انسان سے بھول چوک ہو جاتی ہے، لیکن جب کثرت سے ہونے لگے تو وہ قابل قبول نہیں ہے۔ (اهتمام المحدثين بنقد الحديث، ۲۳۸)

فارس في الحديث

یعنی شہ سوار حدیث۔ یہ الفاظ ایوب السختیانی نے شعبہ کے بارے میں استعمال کیے تھے، اور ان کا مقصود ان کی توثیق و تعدیل کرنا تھا۔ (شرح الفاظ التوثيق، ۷۸)

الفتن

فتن جمع ہے فتنہ کی۔ لغت میں اس سے مراد آزمائش، ابتلاء اور امتحان ہے۔ کتب حدیث میں اس سے مراد وہ امتحان اور آزمائش ہے جس میں مسلمان مبتلا ہوئے، یا قیامت سے پہلے مبتلا ہوں گے۔

عموماً کتب حدیث میں باب الفتن شامل ہوتا ہے جس میں اس مضمون سے متعلق احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ یہ باب سنن نسائی کے علاوہ صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتن و أشراط الساعة

بعض کتب حدیث میں فتن کی احادیث کے ساتھ قیامت کی علامتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، اس لیے بعض محدثین کتاب الفتن کے ساتھ اشراط الساعۃ، یعنی علامات قیامت کے بارے میں احادیث بھی بیان کرتے ہیں۔

الفتن و الملاحم

کتبِ حدیث میں جہاں فتن کا ذکر آتا ہے، وہاں بعض محدثین ملاحم کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ملاحم جمع ہے ملحمہ کی، اور اس سے مراد وہ واقعہ ہے جس میں جنگ وجدال کے بارے میں تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ ملاحم کے نام سے امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں احادیث جمع کی ہیں۔

فحش الغلط دیکھیے: فاحش الغلط

فحش الغفلة

یعنی شدید غفلت کا مرتکب راوی۔ غفلت کا وہ درجہ جس میں راوی اتنا غافل ہو کہ صحیح اور غلط میں امتیاز نہ کر سکے۔ (اہتمام المحدثین، ۲۳۴)

فحل الحديث

فحل کا لفظ ہر حیوان کے مذکر کے لیے بولا جاتا ہے، اس کا ترجمہ ''مردِ حدیث'' کیا جا سکتا ہے۔ یہ تعریفی جملہ محدث کی محنت اور علمیت پر دلالت کرتا ہے۔ توثیق کے لیے یہ عبارت یعقوب بن سفیان الفسوی (ف ۲۷۷ھ) نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ انصاری (ف ۱۳۴ھ) کے لیے استعمال کی تھی۔ (شرح الفاظ التوثیق، ۱۲۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفرد

تعریف:لغت میں فرد سے مراد منفرد یا وہ شخص ہے جو اپنے اقارب سے دور ہو۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے والا صرف ایک ہی شخص ہو،یعنی وہ حدیث جسے نقل کرنے میں کوئی شخص اکیلا اور منفرد ہو اور یہ کیفیت اس کی سند کے تمام طبقات میں ہو، یا بعض میں، یا پھر کسی ایک طبقے میں۔ اگر کہیں ایک سے زیادہ بھی ہوں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اعتبار کم سے کم تعداد کا ہوتا ہے۔ حدیث فرد یا غریب کی دو اقسام ہیں: ●الفرد المطلق ●الفرد النسبی

۱-الفرد المطلق: وہ حدیث جس میں تفرد اس کی ابتدائے سند میں ہو،یعنی شروع سند میں ہی اس کی روایت کرنے والا اکیلا شخص ہو،مثال کے طور پر حدیث انما الأعمال بالنیات کی روایت میں حضرت عمر بن الخطاب منفرد ہیں۔ یہ انفرادیت شروع میں بھی ہوسکتی ہے، جبکہ بعض اسانید میں آخر تک قائم رہتی ہے۔

۲- الفرد النسبی :وہ حدیث جس کی سند کے درمیان کے کسی طبقے میں کوئی راوی اکیلا رہ جائے، یعنی ابتداء اور اصل سند میں روایت کرنے والے (صحابہ) تو بہت زیادہ ہوں، لیکن بعد کے کسی طبقے میں راوی اپنے مشائخ سے روایت کرنے میں اکیلا رہ جائے،مثال کے طور پر حدیث مالک عن الزهری عن أنس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم دخل مكة وعلی رأسه المغفر، کی سند میں امام مالک، زہری سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔امام مالک کے ساتھ کوئی دوسرا اس روایت کا راوی نہیں ہے نیز دیکھیے :الغریب

(تیسیر،۳۱)

الفسق

لغت میں کھجور کا چھلکے سے نکلنا فسق کہلاتا ہے۔اصطلاح میں نافرمانی، اللہ کے احکام کو ترک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور صراط مستقیم کے چھوڑنے کو فسق کہا جاتا ہے۔ محدثین کے نزدیک کبائر کا مرتکب یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنے والا فاسق کہلاتا ہے۔ ایسے شخص جس کے فسق کے بارے میں کوئی شک نہ ہو، اس کی روایت قابل قبول نہیں ہے، لیکن ایسا فاسق جس کے فسق کی تاویل ممکن ہو، اس کی روایت قبول کی جاسکتی ہے، کیونکہ بعض امور ایسے ہیں جن میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نبیذ پینا جائز ہے، جبکہ شافعیہ اس سے منع کرتے ہیں۔

ایسا فاسق جو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو، واجبات اور فرائض کا پابند نہ ہو، اس سے یہ بعید نہیں ہے کہ وہ حدیث رسول کی روایت میں جھوٹ بولنے کا مرتکب ہو، یا صحابہ، یا تابعین کے بارے میں کوئی غلط بات کہہ دے۔ (معجم، ۲۹۲)

الفقهاء السبعة

صحابہ کرام کے عالم اسلام میں پھیلنے کے بعد ان کے شاگردوں (تابعین) میں دو طرح کے افراد پائے گئے۔

۱- اہل الرائے، جن کا مرکز عراق میں تھا، انہیں اہل کوفہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲- اہل الحدیث، جن کا مرکز مدینہ منورہ میں تھا، انہیں اہل حجاز بھی کہا جاتا ہے۔ اہل حجاز میں سے سات فقہائے کرام کی شہرت ہوئی جنہیں فقہائے سبعہ کہا جاتا ہے، اُن کے نام یہ ہیں: ● سعید بن المسیب (ف ۹۳ھ) ● عروۃ بن الزبیر (ف ۹۳ھ) ● قاسم بن محمد (ف ۱۰۲ھ) ● خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری (ف ۱۰۰ھ) ● ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام (ف ۹۴ھ) ● سلیمان بن یسار (ف ۱۰۷ھ) ● عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود (ف ۱۰۲ھ)

(التشريع و الفقه في الاسلام، ۲۲۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحدیث

یعنی حدیث سے فقہی مسائل کا اخذ و استنباط کرنا۔ حدیث کو جہاں سند کے لحاظ سے پرکھنا ضروری ہے، وہاں فقہی طور پر اس کی تفہیم و تحقیق بھی ضروری ہے، اور یہی حدیث کی تعلیم کا اصل ثمرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر محدثین کرام فقہ میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، ان کی کتابوں سے ان کی فقہی بصیرت پوری طرح عیاں ہے، مثلاً امام ابن شہاب الزہری، امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور دوسرے محدثین ہیں جو حدیث کی روایت اور درایت میں ماہر تھے۔ اس بارے میں امام بغوی (ف ۵۱۶ھ) کی کتاب شرح السنة ایک اہم کاوش ہے جس میں فقہی احکام پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس طرح متأخرین میں سے امام شوکانی (ف ۱۲۵۵ھ) کی نیل الاوطار فقہ الحدیث کی بہترین کتاب ہے۔ (معجم، ۲۹۶)

فقہ الراوی

فقہ الراوی سے مراد راوی کا حدیث کی سمجھ بوجھ رکھنا اور عملی طور پر جاننا ہے۔ بعض محدثین نے صحتِ حدیث کے لیے راوی کے فقیہ ہونے کی شرط لگائی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ حفظ، ضبط اور اتقان کی شروط کافی ہیں۔

فلان تعرف وتنکر – فلان یعرف وینکر

راویانِ حدیث کی جرح کے لیے یہ صیغے استعمال کیے جاتے ہیں، اور اس راوی کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو کبھی معروف احادیث بیان کرتا ہو اور کبھی منکر اور غیر معروف احادیث بیان کرتا ہو۔ ایسے شخص کی روایت کردہ احادیث کے لیے ضروری ہے کہ انہیں ثقہ اور ضابط راویوں کی احادیث کے ساتھ پرکھا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے بشر بن عمارۃ کے بارے میں کہا ہے **یعرف وینکر (التاریخ الکبیر ۲:۸۰)**۔ اس قسم کے راویوں کی احادیث بالکل رد نہیں کی جاتیں، بلکہ ان کی تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ **(معجم، ۲۹۶)**

الفوائد

تصنیفِ کتب حدیث کا ایک طریقہ ہے جس میں طالب علم اپنے استاد سے سنی ہوئی روایات تحریر کرتا ہے۔ اس طریقۂ تصنیف کا کوئی مخصوص انداز نہیں ہے اور نہ کوئی خاص ترتیب ہے۔ عموماً ان کتابوں میں کسی امام حدیث کی احادیث کی تخریج ہوتی ہے اور بعد میں آنے والا مصنف ان احادیث میں سے عوالی، حسان، صحاح، غرائب، مستخرجات یا افراد منتخب کرتا ہے، یا ثقہ شیوخ، یا کسی خاص جگہ کے شیوخ کو منتخب کرتا ہے۔ اس موضوع کی مشہور کتب یہ ہیں: ●**فوائد** تمام الرازی الدمشقی (ف ۴۱۴ھ) ●**فوائد** ابی بشر اسماعیل بن عبداللہ الأصبہانی (ف ۲۶۷ھ) ●**فوائد** ابی بکر النجاد (ف ۳۴۸ھ) ●**فوائد** ابی بکر القطیعی (ف ۳۶۸ھ) ●**فوائد** الفریابی (ف ۳۰۱ھ)

اس طرز کی تصنیف کے اہم فائدے یہ ہیں، اولاً حدیث میں الفاظ کی کمی یا بیشی کا علم ہو جاتا ہے، ثانیاً عالی اسانید حاصل ہو جاتی ہیں۔

(الرسالۃ، ۷۱، معجم، ۲۹۴)

الفوائد المنتقاۃ والأفراد والغرائب والحسان

کتب فوائد کی ایک اہم کتاب جس کے مصنف احمد بن جعفر بن حمدان، ابوبکر القطیعی (ف ۳۶۸ھ) ہیں۔ اس کے پہلے حصے کو ہزار دینار والا جزء کہا جاتا ہے۔ شیخ بدر عبداللہ البدر کی تحقیق سے کویت سے ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔ **(معجم، ۲۹۵)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفہرس

فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اصل میں فہرست ہے جسے عربی میں فہرس کہا گیا اور فہارس اس کی جمع ہے۔ محدثین کے نزدیک اس سے مراد وہ کتاب ہے جس میں کوئی محدث اپنے اساتذہ اور ان کی اسانید، اور ان سے متعلق دیگر معلومات جمع کرتا ہے، اسے اثبات بھی کہا جاتا ہے۔ دیکھیے: **الاثبات**

مشہور فہارس یہ ہیں: • ابن عطیہ: ابوبکر بن عطیہ المحاربی الاندلسی (ف ۵۱۸ھ) کی فہرس
• قاضی عیاض (ف ۵۴۴ھ) کے شیوخ کی فہرس • ابن خیر الاشبیلی (ف ۵۷۵ھ) کی فہرست

(معجم، ۳۰۰)

فیہ نظر

یہ امام بخاری کی اصطلاح ہے۔ وہ **فیہ نظر** اس راوی کے بارے میں کہتے ہیں جو ان کے نزدیک ترک کرنے کے قابل ہو، تاہم تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تمام راوی جن کے بارے میں امام بخاری نے **فیہ نظر** کہا ہے، قابل ترک نہیں ہیں، بلکہ ان میں ثقہ سے لے کر صدوق تک موجود ہیں، اور اس بات کی تائید ابن معین، ابوحاتم اور امام نسائی کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: **دراسات، ۲۵۹**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ــــ ق ــــ

القاری

تحمل حدیث کے دوسرے طریقے عرض میں جو طالب علم احادیث بیان کرتا ہے، اسے القاری کہا جاتا ہے۔ دیکھیے :عرض

القاص، القصاص

القاص، یعنی قصہ گو۔ لغت میں قص یقص کا مطلب کسی کا پیچھا کرنا ہے۔ قصہ گو ایک کہانی کے بعد دوسری کہانی بیان کرتا چلا جاتا ہے، اس لیے اسے قاص کہا جاتا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ شخص ہے جو پچھلی قوموں کے قصے بیان کرتا ہے۔ قاص کی جمع قصاص ہے (قاف پر پیش کے ساتھ)۔

قصہ گو افراد وضع حدیث میں پیش پیش ہوتے تھے۔ وضع حدیث کے اسباب میں سے ایک سبب اس قسم کے قصوں کا بیان کرنا ہے۔ (الوضع فی الحدیث، ۱:۲۷۲)

قال

تحملِ حدیث کے صیغوں میں مستعمل صیغہ ہے۔ جب حدیث، محدث کے الفاظ کے ذریعے بیان کی جارہی ہو تو بوقت روایت قال کا صیغہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حافظ ابن الصلاح کے نزدیک: قال لنا فلان اور حدثنا فلان میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ صیغہ اس وقت استعمال کیا جائے جب حالتِ مذاکرہ میں حدیث سنی ہو۔

(مقدمہ ابن الصلاح، ۳۱۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبان المحدثين

توثیق اور تعدیل کے لیے استعمال ہونے والی عبارت۔قبان سے مراد ترازو، میزان وغیرہ ہے۔یہ الفاظ بعض علماء نے شعبہ کے لیے استعمال کیے تھے۔

(شرح الفاظ التوثیق،۸۱)

القدح – القادح – القادحة

قدح کا لغوی مطلب درخت یا دانتوں کو کیڑا لگ جانا ہے۔محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد ایسا عیب ہے جو حدیث کی صحت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

قادح وہ عیب ہے جو حدیث کو معلل قرار دے دے، یا وہ علت جس کی وجہ سے حدیث صحیح قرار نہ دی جا سکے۔

قادحة لفظ قادح کا صیغہ تانیث ہے، مثلاً علت قادحة (المعجم الوسیط)

قرأت علی فلان

تحمل حدیث کے صیغوں میں سے ایک صیغہ ہے جو حالت عرض میں استعمال کیا جاتا ہے۔جب کوئی راوی استاذ کو حدیث سناتا ہے تو روایت کرتے ہوئے یہ صیغہ استعمال کرتا ہے۔دیکھیے :العرض

قرئ علی فلان أخبرک فلان

روایت حدیث میں راوی یہ صیغہ اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ کسی استاذ سے، جس سے اس نے سماعت کی ہو، ایسی روایتیں بیان کرے جو اس نے سنی نہیں ہیں۔ادائے حدیث کا یہ تیسرا مرتبہ ہے۔ (معجم،۳۰۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرین دیکھیے :الأقران

القصة

وہ حکایات اور کہانیاں جو ماضی کی تاریخ اور افراد سے تعلق رکھتی ہوں، ان میں وہ اسرائیلیات بھی شامل ہیں جو قصہ گو افراد مبالغے کے ساتھ لوگوں کو سنایا کرتے تھے اور قصہ گوئی سے مالی فوائد حاصل کرتے تھے۔

محدثین کے ہاں ''القصہ'' کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ قصے کہانیاں وضع حدیث کا ایک اہم سبب ہیں۔

القلب دیکھیے :مقلوب

قلیل التحدیث

یہ اصطلاح اس راوی کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس سے بہت کم روایات سنی گئی ہوں۔

قول العبادلة دیکھیے :العبادلة

القوی

بعض محدثین صحیح اور حسن کے درمیانی مرتبے کے لیے جید اور قوی کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اور بعض اسے صحیح کا مترادف قرار دیتے ہیں۔ اکثر علماء کی رائے میں یہ صحیح اور حسن کے درمیان کا رتبہ ہے۔ محدث یہ لفظ اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ کوئی ایسا نکتہ دیکھتا ہے جو حدیث کو حسن سے بلند کر دے، لیکن صحیح تک نہ پہنچائے۔ (التدریب، ۱:۱۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ک

كان بحرا لاتكدره الدلاء

یعنی وہ سمندر جس کا پانی ڈول نکالنے سے گندہ نہیں ہوتا۔ یہ الفاظ کسی راوی حدیث کی توثیق اور تعدیل کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اور اس سے راوی کی وسعت علمی اور جامعیت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ الفاظ امام زہری نے عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی (ف ۹۴ھ) کے لیے استعمال کیے تھے۔ (معجم، ۳۰۲)

كتاب الغريبين

ابوعبید احمد بن محمد الہروی (ف ۴۰۱ھ) نے قرآن وحدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح کے لیے اس نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ مبارک بن محمد ابن الاثیر (ف ۶۰۶ھ) نے اسی کتاب کو بنیاد بنا کر اپنی مشہور کتاب **النهاية في غريب الحديث والأثر** تحریر کی ہے۔

الكتابة

تحمل حدیث کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے، جس میں محدث لکھ کر حدیث یا احادیث طالب حدیث کو دے دے۔ خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر دے، یا لکھوا کر اس پر اپنی مہر لگا دے، یا کوئی اور با اعتماد شخص لکھ کر اس پر شیخ سے دستخط کرا دیے، یا مہر لگوا دے اور یہ صراحت کر دی جائے کہ فلاں نے فلاں شیخ سے املاء کے طور پر لکھا ہے۔

اس طریقہ کار میں شرط یہ ہے کہ شیخ طالب حدیث کو احادیث کی روایت کرنے کی اجازت صراحتاً دے دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث کو روایت کرنا جائز ہے۔ اگر اجازت نہ ہو تو بھی روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شیخ نے اسی غرض کے لیے اسے یہ احادیث لکھ کر دی ہیں۔ روایت کرتے ہوئے طالب علم یہ صیغہ استعمال کرے گا: کتب الی فلان ، حدثنی فلان کتابة ،البتہ سمعت من فلان کتابة کہنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طریقے میں سماعت شامل نہیں ہے۔ درجے کے لحاظ سے کتابت، سماعت سے کم تر ہے۔ (معجم،۳۰۲)

کتابة الحدیث دیکھیے :تدوین حدیث

الکتب الأربعة

الکتب الأربعہ یا سنن اربعہ سے مراد صحیحین کے علاوہ باقی چاروں کتابیں ہیں جو سنن کے نام سے مشہور ہیں۔

کتب الی

ادائے حدیث کے صیغوں میں سے ایک صیغہ۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ ساتویں درجہ پر آتا ہے۔ دیکھیے :صیغ اداء

کتب التخریج

محدثین کرام نے مختلف فنون کی کتب میں موجود احادیث کی تخریج کے لیے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ایسی چند مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں:

۱- حافظ جمال الدین محمد بن یوسف الحنفی زیلعی (ف۷۶۲ھ)——نصب الرایہ، اس میں فقہ حنفی کی مشہور کتاب الھدایہ (از علی بن ابی بکر المرغینانی الحنفی ،ف۵۹۳) کی احادیث کی تخریج کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔حافظ ابن حجر نے اس ضخیم کتاب کی تلخیص الدرایہ فی منتخب أحادیث الھدایہ کے نام سے کی ہے۔

۲- حافظ سراج الدین ابن الملقن (ف۸۰۴ھ)——البدر المنیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر، شرح الرافعی الکبیر، غزالی کی الوجیز کی شرح ہے۔حافظ ابن الملقن نے خلاصۃ البدر المنیر کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے جو شائع شدہ ہے۔حافظ ابن حجر نے اس کی تلخیص التلخیص الحبیر کے نام سے کی ہے۔

۳- حافظ العراقی (ف۸۰۶ھ)——المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار فی تخریج مافی الاحیاء من الأخبار، اس کتاب میں امام غزالی کی احیاء علوم الدین کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔احیاء علوم الدین میں صحیح اور ضعیف احادیث کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ضروری تھا کہ تحقیق کے ذریعے ان کا درجہ بیان کیا جائے۔حافظ ابن حجر نے حافظ العراقی پر استدراک کیا ہے۔زین الدین قاسم بن قطلو بغا الحنفی المصری (ف۸۷۹ھ) نے بھی اسی کتاب کی تخریج تحفۃ الاحیاء فیما فات من تخریج احادیث الاحیاء کے نام سے کی ہے۔

۴- حافظ ابن حجر——الکافی الشاف فی تخریج أحادیث الکشاف، زمخشری کی تفسیر الکشاف کی احادیث کی تخریج حافظ الزیلعی نے کی تھی، حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب میں اس کتاب تلخیص کی ہے اور کچھ چیزوں کا اضافہ بھی کیا ہے۔

۵- عبدالرؤف المناوی (ف۱۰۳۱)——الفتح السماوی بتخریج أحادیث البیضاوی، امام بیضاوی (ف۵۸۶ھ) کی تفسیر میں موجود احادیث کی تخریج عبدالرؤف المناوی نے کی ہے۔احمد مجتبیٰ السلفی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

ابن ہمات الدمشقی (ف۱۱۷۵ھ) نے بھی تفسیر بیضاوی کی احادیث کی تخریج تحفۃ الراوی فی تخریج أحادیث البیضاوی کے نام سے کی ہے۔

۶- حافظ بدرالدین الزرکشی (ف۷۹۴ھ)——المعتبر فی تخریج أحادیث المنھاج و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المختصر، شیخ حمدی بن عبدالمجید السلفی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ مزید دیکھیے التخریج (معجم، ۳۰۹)

الکتب الثلاثة

اس سے مراد صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک ہے۔

کتب الجرح والتعدیل

فن جرح وتعدیل بھی فنِ حدیث کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا رہا اور راویوں کے بارے میں اہل علم کے اقوال مدون ہوتے رہے، اس طرح ان اقوال کے مجموعے کتابی صورت میں مرتب ہو گئے۔ یہ کتابیں تین طرح کی ہیں:

۱۔صرف ثقہ راویوں کے حالات کے بارے میں: ● عجلی (ف ۲۶۱ھ)، الثقات ● ابن حبان (ف ۳۵۴ھ)، الثقات ● ابن شاہین (ف ۳۸۵ھ)، الثقات

۲۔صرف ضعیف راویوں سے متعلق: ● امام بخاری (ف ۲۵۶ھ)، الضعفاء الکبیر اور الضعفاء الصغیر ● جوزجانی (ف ۲۵۹ھ)، أحوال الرجال ● نسائی (ف ۳۰۳ھ)، الضعفاء والمتروکین ● عقیلی (ف ۳۲۲ھ)، الضعفاء الکبیر ● ابن حبان (ف ۳۵۴ھ)، معرفة المجروحین من المحدثین ● ابن عدی (ف ۳۶۵ھ)، الکامل فی ضعفاء الرجال ● دارقطنی (ف ۳۸۵ھ)، الضعفاء والمتروکین

۳۔ثقہ اور ضعیف راویوں کے بارے میں مشترک کتب: ● ابن سعد (۲۳۰ھ)، الطبقات الکبریٰ ● امام احمد بن حنبل (ف ۲۴۱ھ)، العلل ومعرفة الرجال ● امام بخاری (ف ۲۵۶ھ)، التاریخ الکبیر، الأوسط اور الصغیر ● ابن ابی خیثمہ (ف ۲۷۹ھ)، التاریخ الکبیر ● ابن ابی حاتم (ف ۳۲۷ھ)، الجرح والتعدیل (معجم، ۳۱۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکتب السبعة

صحاح ستہ کے ساتھ موطا امام مالک (ف ۱۷۹ھ) کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے اور سات کتابوں کا مجموعہ الکتب السبعہ کہلاتا ہے۔

الکتب الستة

کتب ستہ یا صحاح ستہ وہ چھ کتابیں ہیں جن میں احادیث نبویہ کی بڑی تعداد جمع کی گئی ہے۔ کتابیں یہ ہیں: ● امام بخاری (ف ۲۵۶ھ)، صحیح بخاری ● امام مسلم (ف ۲۶۱ھ)، صحیح مسلم ● امام ابوداؤد (ف ۲۷۵ھ)، سنن ابو داؤد ● امام ترمذی (ف ۲۷۹ھ)، سنن ترمذی ● امام نسائی (ف ۳۰۳ھ)، سنن نسائی (المجتبیٰ) ● امام ابن ماجہ (۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجه۔

الکتب السته لم تغادر من الأحادیث الصحیحة الا النزر الیسیر

یعنی صحاح ستہ میں تمام صحیح احادیث موجود ہیں اور بہت کم ایسی ہیں جو ان میں نہ ہوں۔ ان کتب میں موجودہ احادیث کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

- صحیح بخاری ـــــ ۷۵۶۳ (فواد عبدالباقی کے مطابق)
- صحیح مسلم ـــــ ۱۲۰۰۰ (امام ذہبی کے مطابق)
- سنن ابو داؤد ـــــ ۵۲۷۴ (محمد محی الدین عبدالحمید کے مطابق)
- سنن نسائی ـــــ ۵۷۶۱ (مولانا عطاء اللہ حنیف کے مطابق)
- سنن ترمذی ـــــ ۳۵۹۱ (عزت عبید الدعاس کے مطابق)
- سنن ابن ماجه ـــــ ۴۲۲۱ (فواد عبدالباقی کے مطابق)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحاح ستہ کی کل احادیث ۳۸۸۷۰ ہیں۔ (اس تعداد میں مکرر احادیث بھی شمار کی گئی ہیں۔)

اگر حافظ مزی کی تحفة الاشراف کو جس میں ان احادیث کے تمام طرق یک جا کر دیے گئے ہیں، سامنے رکھا جائے، تو ان احادیث کی تعداد ۱۹۶۲۶ بنتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام اس بات پر متفق ہیں کہ صحاح ستہ میں تمام صحیح احادیث موجود ہیں۔ یہ اتفاق امام نووی نے اپنی کتاب التقریب میں ذکر کیا ہے۔

(التدریب، ۱:۹۹، معجم، ۳۱۵)

کتب السنة

کتب السنۃ سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن میں سنت نبوی کی پیروی اور عمل کی ترغیب دی جاتی ہے اور دور صحابہ کے بعد جو بدعات پیدا ہوئیں، ان سے اجتناب کی تاکید کی جاتی ہے۔ اس طرز پر ان محدثین نے مستقل کتب تحریر کی ہیں اور ہر ایک کی کاوش کتاب السنہ کے نام سے معروف ہے۔ ● امام احمد بن حنبل ● امام ابوداؤد ● حافظ ابوبکر الأثرم ● عبداللہ بن احمد بن حنبل ● ابوالقاسم اللالکائی ● حنبل بن اسحاق بن حنبل الشیبانی (ف ۲۷۳ھ) ● ابوبکر احمد بن محمد بن ھارون الخلال (ف ۳۱۱ھ)، مطبوع (۱۴۱۵ھ) ● ابوالشیخ الاصبہانی (ف ۳۶۹ھ) ● ابوبکر احمد بن عمرو الضحاک الشیبانی (۲۸ھ) مطبوعہ (۱۴۰۰ھ) ● ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان (ابن شاہین) البغدادی، (ف ۳۳۵ھ) ● ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ابواب الطبرانی (ف ۳۶۰ھ) ● ابوعبداللہ محمد بن اسحاق (ابن مندہ) الاصبہانی (ف ۳۹۵ھ)

ان میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر احمد بن محمد ھارون الخلال کی کتب السنہ مطبوعہ ہیں۔ امام ابوداؤد نے کتاب السنة اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

(الرسالہ، ۲۹، معجم، ۳۱۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب عمن دب و درج

راوی حدیث پر جرح کرنے کا صیغہ ہے۔اس راوی کے بارے میں استعمال ہوتا ہے جو ضعیف شیوخ سے روایت کرتا ہے،اور اپنی ذات میں صدوق ہوتا ہے۔حافظ ذہبی نے مروان بن معاویۃ الفزاری کے لیے یہ صیغہ استعمال کیا ہے۔ (میزان الاعتدال،۴:۹۳)

کتب الموضوعات دیکھیے :الموضوع

الکذب

کسی چیز کی حقیقت کے برخلاف بات کہنا،چاہے وہ جان بوجھ کر ہو یا سہواً ہو،اسے کذب کہتے ہیں۔محدثین کی اصطلاح میں کذب سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ہے، چاہے وہ اچھی نیت سے ہو، یا بری نیت سے، جیسے بعض متصوفین نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جھوٹ بولتے ہیں، آپ کے برخلاف نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اس بارے میں احادیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں۔حضرت انس کی مرفوع حدیث من تعمد علی کذباً فلیتبوأ مقعدہ من النار (صحیح مسلم) کے تحت ایسے کاذب کے لیے آخرت میں تو یہ سخت وعید ہے۔دنیا میں ایسے شخص کی سزا یہ ہے کہ اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی، چاہے وہ توبہ بھی کرلے۔ (معجم،۳۱۷)

الکشط

لغوی طور پر کشط سے مراد کسی چیز کو دوسری سے علیحدہ کرنا، اتارنا اور کھرچنا ہے۔محدثین کے نزدیک اس سے مراد کتابتِ حدیث کے دوران میں غلطی سے لکھ دیے گئے غیر متعلق لفظ یا عبارت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مٹانا ہے۔

غیر متعلق یا غلط لفظ/عبارت کے لیے الضرب، المحو، الکشط کے طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔ محدثین کے نزدیک صحیح طریقہ الضرب ہے (دیکھیے: الضرب)۔ مٹانا یا کھرچنا پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ (مقدمہ، ۳۸۲)

الکنیٰ

کنیٰ، کنیت کی جمع ہے۔ کنیت سے مراد وہ نام ہے جو ابو، ام، یا ابن سے شروع ہوتا ہے، مثلاً ابو ہریرہ، ام سلمہ، ابن عمر وغیرہ۔ راوی کی کنیت جاننے کا فائدہ یہ ہے کہ نام اور کنیت سے کسی ایک راوی کو دو شخصیات نہ سمجھ لیا جائے، کیونکہ بعض اوقات روایات میں نام مذکور ہوتا ہے، اور بعض اوقات کنیت۔

کنیتوں کی مختلف اقسام اور مثالیں یہ ہیں:

(الف) وہ شخص جس کی کنیت ہی اس کا نام ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا نام نہیں ہوتا، مثلاً ابو بلال الاشعری کا نام اور کنیت ایک ہی ہے۔

(ب) وہ شخص جو اپنی کنیت سے ہی معروف ہو، اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی نام ہے بھی یا نہیں، مثلاً ایک صحابی ''ابونواس'' کنیت سے معروف ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ اس کے علاوہ ان کا کوئی دوسرا نام بھی ہے۔

(ج) وہ شخص جو کنیت سے ملقب ہو، مگر اس کے ساتھ اس کا نام بھی ہو، اور خونی رشتے پر مبنی کوئی کنیت بھی، مثلاً ''ابوتراب'' حضرت علی بن ابی طالب کا لقب ہے، جبکہ ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔

(د) وہ شخص جس کی دو، یا زیادہ کنیتیں ہوں، مثلاً ابن جریج کی دو کنیتیں تھیں، ابوالولید اور ابو خالد۔

(ہ) وہ شخص جس کی کنیت میں اختلاف ہو، مثلاً اسامہ بن زید کی کنیت میں اختلاف ہے، ابو محمد، یا ابو عبداللہ، یا ابو خارجہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(و) وہ شخص جس کی کنیت معروف ہو، مگر نام میں اختلاف ہو، مثلاً ابو ہریرہ کی یہ کنیت معلوم و معروف ہے، مگر ان کے نام، بلکہ والد کے نام میں بھی ازحد اختلاف ہے۔ اس بارے میں تقریب میں تیس قول آئے ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔

(ز) وہ شخص جس کے نام اور کنیت دونوں میں اختلاف ہو، مثلاً حضرت سفینہؓ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، وہ عمیر، صالح اور مہران مذکور ہیں، جبکہ کنیت کوئی ابوعبدالرحمٰن بتاتا ہے اور کوئی ابوالبختری۔

(ح) وہ شخص جو اپنے نام اور کنیت دونوں ہی سے مشہور ہو، مثلاً حضرات سفیان ثوری، مالک، محمد بن ادریس الشافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ سب ہی اپنے ناموں کے ساتھ ساتھ ابوعبداللہ کی کنیت سے معروف ہیں۔ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا نام اور کنیت دونوں ہی مشہور ہیں۔

(ط) وہ شخص جو اپنی کنیت سے مشہور ہو اور اس کا نام بھی معلوم ہو، مثلاً ابوادریس الخولانیؒ، ان کا نام عائذ اللہ ہے۔

(ی) وہ شخص جو اپنے نام سے مشہور ہو اور کنیت بھی معلوم ہو، مثلاً طلحہ بن عبیداللہ التیمی، عبدالرحمٰن بن عوف اور حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ ان سب کی کنیت ابومحمد تھی۔

مشہور تصنیفات: علماء حدیث مثلاً علی بن المدینی، مسلم اور نسائی نے الکنیٰ کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مطبوعہ کتب میں کتاب الکنیٰ والاسماء ابوبشر محمد بن احمد الدولابی (ف ۳۱۰) کی تالیف ہے۔ (تیسیر، ۱۹۹، معجم، ۳۲۰)

کنا نری، کنا نفعل کذا

صحابہ کرام اپنی احادیث میں یہ صیغہ استعمال کرتے ہیں کہ "ہم دیکھا کرتے تھے" یا "ہم اس طرح کیا کرتے تھے"، مثلاً کنا نعزل علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والقرآن ینزل. متفق علیه. کنانا کل لحوم الخیل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم۔(نسائی، ابن ماجه)ان عبارتوں کا حکم یہ ہے:

● اگر صحابی نے عہد نبوی کی طرف منسوب کیا ہے تو وہ مرفوع ہے، کیونکہ یہ تقریری حدیث کہلائے گی۔

● اگر صحابی عہد نبوی کی طرف منسوب نہ کرے تو حافظ ابن حجر کے نزدیک وہ موقوف لفظی اور مرفوع حکمی ہے، کیونکہ صحابی نے اس بات کو بطور دلیل بیان کیا ہے۔ اکثر محدثین کی رائے میں اس کا حکم بھی مرفوع ہے۔ (معجم،۳۲۴)

کیفیة سماع الحدیث دیکھیے: السماع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــ ل ـــــ

لاأصل له

یہ عبارت محدثین اس حدیث کے لیے استعمال کرتے ہیں جس کی کوئی سند قابل قبول نہ ہو، اور کسی بھی سند سے اسے روایت نہ کیا جا سکے۔

اس عبارت کے علاوہ یہ عبارتیں بھی استعمال کی جاتی ہیں: هذاالحديث لاأصل له، لم يردفيه شي ، لايعلم من أخرجه ولا اسناده، لا أصل له بهذا اللفظ، لا أعرفه بهذا اللفظ، لم أره بهذا اللفظ لايعرف له أصل ، لا أعرف له أصلا ، لم أعرف، لم أقف عليه، لم أجده لم يوجد له أصل، لم أجد له أصلا ، لم أقف له على أصل

مثال کے طور پر وہ حدیث جس میں ہرنی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کا تذکرہ ہے، اس کے بارے میں ابن کثیر فرماتے ہیں: ليس له أصل ، من نسبه الى النبى صلى الله عليه وسلم فقد كذب (المصنوع فی الحديث الموضوع، حدیث نمبر ۹۱)، یعنی اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں، جو بھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے، وہ جھوٹ بولتا ہے۔

حافظ سخاوی نے المقاصد الحسنة میں اور حافظ عراقی نے احياء علوم الدين کی تخریج میں کثرت سے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(معجم، ۳۲۹)

لا أعرف له أصلا دیکھیے: لا أصل له

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا أعرفه – لاأعرفه بهذا اللفظ دیکھیے :لا أصل له

لا شيء

جرح کے الفاظ میں سے ایک لفظ ہے اوراس کا تیسرا مرتبہ ہے۔اس مرتبے کے راوی کی احادیث کسی طور پر قابل قبول نہیں ہیں، نہ بطور احتجاج، نہ بطور استشہاد اور نہ اعتبار ہی کے لیے۔

(الرفع والتکمیل،۱۷۸)

لایتابع علی حدیثه

یہ عبارت اس راوی کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کے ضعف کی وجہ سے اس کی احادیث اس قابل نہیں ہوتیں کہ ان کے لیے متابعات تلاش کیے جائیں۔

لا یسأل عن مثله – لا یسأل عنه

مراتب تعدیل میں یہ عبارتیں استعمال کی جاتی ہیں،اوران کا دوسرا مرتبہ ہے اوراس کا حکم یہ ہے کہ اس کے راوی قابل احتجاج ہیں۔ (الرفع والتکمیل،۱۵۵)

لا یساوی شیئا

یعنی کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔راوی حدیث پر جرح کے شدید الفاظ میں اس عبارت کو شمار کیا جاتا ہے۔ابن عدی اورامام دارقطنی نے ایک راوی کے بارے میں کہا: انه کذاب لایساوی شیئا (الرفع والتکمیل،۱۵۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایسوّی نواۃ فی الحدیث

یعنی حدیث کے بارے میں ایک کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی نہیں ہے۔ یہ عبارت راوی پر جرح کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ ابن عدی کا قول ہے کہ الحسین بن ابی شعر کو کہتے ہوئے سنا ہے: ''یحییٰ بن عثمان حدیث میں ایک گٹھلی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا''۔

(الکامل لابن عدی، ۷:۲۷۰۶)

لایعتبر به – لا یعتبر بحدیثه

یہ عبارت اس راوی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جس کی روایات قابل اعتبار نہیں ہوتیں، یعنی وہ راوی اپنے ضعف کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اس کی حدیث کی تقویت کے لیے کوئی متابعہ یا شاھد تلاش کیا جائے۔ (الرفع والتکمیل، ۱۵۳)

لا یعرف له أصل دیکھیے: لا أصل له

لا یعلم من أخرجه ولا اسناده دیکھیے: لا أصل له

لایقبل الجرح فی شخص أجمعوا علی تعدیله

یعنی جس راوی کے بارے میں تمام اہل علم کا فیصلہ ہو کہ وہ عادل ہے تو اس کے بارے میں کوئی جرح قبول نہ کی جائے گی۔

اگر کسی راوی کی عدالت اور توثیق ثابت ہو چکی ہو، مگر کچھ لوگ اس کی مخالفت کریں تو مخالفین کے قول کی کوئی اہمیت نہ ہوگی، کیونکہ جب کسی راوی کی دینی استقامت، حسن سیرت اور عدالت کے بارے میں شہرت ہو چکی ہو تو ظن غالب یہی ہوتا ہے کہ اس شخص کی روایات صحیح ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قابل قبول ہیں، الا یہ کہ ان اقوال کے برخلاف کسی ایسی قطعی دلیل سے ثابت کیا جائے کہ اس کی عدالت مجروح ہو چکی ہے تو اس کے بارے میں رائے بدلی جا سکتی ہے۔

امام مالک نے عکرمہ مولیٰ ابن عباس کے بارے میں اعتراضات کیے، لیکن کئی علماء حدیث نے عکرمہ کے دفاع میں کتابیں لکھیں اور ان کی عدالت اور توثیق ثابت کی۔

(معجم، ۳۳۱)

اللحن في الحديث

اگر محدث کی روایت کردہ احادیث میں کوئی غلطی یا تحریف نظر آئے تو اسے لحن کہا جاتا ہے۔ کسی بھی محدث کی روایات میں لحن کی موجودگی دوسرے محدثین کو شک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا اس کی تصحیح کی جائے یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے تین اقوال ہیں:

۱- اس حدیث کی روایت اسی طرح کی جائے جیسے سنی گئی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ ابن سیرین، نافع، عبداللہ بن سخبرۃ الأزدی اس کے قائلین میں سے ہیں۔

اسی قول کے حوالے سے ابن الصلاح کی یہ رائے ہے کہ حاشیے میں صحیح عبارت لکھ دی جائے، تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب نہ ہو۔

۲- اس حدیث کی اصلاح کر دی جائے اور صحیح طریقے سے پڑھا جائے۔ اس رائے کے قائلین میں اوزاعی، ابن المبارک اور دیگر محدثین شامل ہیں۔

۳- اسے روایت نہ کیا جائے۔ یہ امام عزالدین بن عبدالسلام کی رائے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصلاح کرتے ہوئے اس لیے نہیں پڑھ سکتے کہ شیخ نے اس طرح نہیں پڑھا، اور غلط اس لیے نہیں پڑھ سکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں فرمایا۔

حدیث میں تحریف یا غلطی کسی لفظ کے ساقط ہونے سے بھی ہو سکتی ہے جس کی کئی صورتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

۱- ساقط ہونے والا لفظ ایسا ہو کہ عبارت سے معلوم ہو جائے کہ یہ لفظ یہاں ہونا چاہیے تھا، مثلاً ابن جریج کنیت میں سے لفظ ابن رہ جائے۔ اس قسم کے الفاظ کی تصحیح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر حاشیے میں وضاحت کردی جائے تو بہتر ہے۔

۲- اگر ساقط لفظ ایسا ہو جو متأخر محدثین سے ساقط ہوا ہو، مگر اصل میں موجود تھا۔ ایسے لفظ کا اضافہ ''یعنی'' کے ساتھ کردینا چاہیے، مثلاً خطیب بغدادی کی روایت ہے: عن ابی عمر بن مهدی عن المحاملی سنده الی عروة عن عمرة (یعنی عن عائشة) قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدنی الی رأسه فأرجله۔ اس سند میں بین القوسین الفاظ متأخر راویوں سے ساقط ہو گئے تھے، جبکہ اصل میں یہ الفاظ موجود تھے، لہٰذا ایسا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(معجم، ۳۲۶، جامع الخطیب ۲: ۲۲، المحدث الفاصل، ۵۲۸، التبصرة التذکرة، ۲: ۱۷۸)

اللحق دیکھیے: التخریج (لاصلاح النسخة)

اللقاء

اللقاء سے مراد طالب علم کی اپنے استاد (محدث) سے ملاقات ہے۔ اگر یہ ملاقات ثابت ہو تو اسی کی بنیاد پر اس کے سماع اور روایت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس ملاقات، یا عدم ملاقات کی بناء پر تدلیس کا حکم لگ جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مدلس

اللقب دیکھیے: ألقاب المحدثین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لم أره بهذا اللفظ دیکھیے: لاأصل له

لم یتابع دیکھیے: لا یتابع علی حدیثه

لم یثبت

کسی حدیث کے ثابت نہ ہونے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ اس حدیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح نہیں ہے۔

لم یرد فیه شئی دیکھیے: لاأصل له

لم یروہ الا فلان عن فلان

یہ عبارت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب کسی حدیث کے تفرد کی طرف اشارہ کرنا مطلوب ہو، یعنی جب کوئی ایک معین راوی کسی دوسرے معین راوی سے روایت کرنے میں متفرد ہو۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: الفرد النسبی یا الغریب

لم یصح

کسی حدیث کی صحت کی نفی کرنے کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں، یعنی وہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے، صحیح نہیں ہے۔

لم یوجد له أصل دیکھیے: لاأصل له

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنا ماروی لامارأی

یعنی ہمارے لیے اس کی روایت اہم ہے نہ کہ اس کی رائے۔ یہ مقولہ محدثین اس وقت استعمال کرتے ہیں جب محدث کوئی حدیث روایت کرتا ہے اور اس کا عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے۔ دیکھیے: ابن الترکمانی کا قول، **الجوهر النقي في الرد على البيهقي**، ۱:۴۶۱

اس کی یہ مخالفت صحت حدیث پر اثر انداز نہیں ہوتی، کیونکہ اس امر کا امکان ہے کہ اس کی رائے کسی اور وجہ سے بدل گئی ہو، کسی اور ناسخ یا راجح قول کو دیکھتے ہوئے اس کا عمل حدیث کے برخلاف ہو، لیکن امت محمد یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی پابند ہے، کسی عالم کی رائے یا اجتہاد کی پابند نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر نے امام طحاوی کے اس حدیث **اذا شرب الكلب في اناء أحدكم فليغسله سبعا** کو رد کرنے کو قبول نہیں کیا کہ حضرت ابو ہریرہ نے سات دفعہ دھونے کے بجائے تین دفعہ دھونے کا فتویٰ دیا تھا، جس سے یہ ثابت ہوا کہ سات دفعہ دھونا منسوخ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے حدیث سے وجوب کے بجائے استحباب سمجھا ہو، یا وہ بھول گئے ہوں۔

(فتح الباری، ۱:۲۷۷)

کسی احتمال کی وجہ سے کسی حدیث کو منسوخ قرار نہیں دیا جا سکتا، اس لیے حدیث کی اصل اس کی صحت ہے، راوی کا عمل خلاف بھی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(معجم، ۳۳۲)

ليس بالثقه – ليس بالمتين – ليس بحجة – ليس بعمدة – ليس بمرضي – للضعف ماهو – ليس بذاک – ليس بالقوی – ليس بمامون – ليس يحمدونه – ليس بالحافظ – لاأدری ماهو

یہ تمام عبارتیں راوی کی جرح کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اوران سب کا تعلق مراتب جرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے مرتبہ سے ہے جو سب سے ہلکا مرتبہ ہے۔ اس راوی کی روایت قابل اعتبار ہے، یعنی تقویت کے قابل ہے اور اس کے لیے مزید روایات تلاش کی جا سکتی ہیں۔

(الرفع والتکمیل ۱۵۴، ۱۷۶)

لیس بشئی

یعنی وہ کچھ نہیں ہے۔ یہ عبارت الفاظ جرح میں استعمال کی جاتی ہے اور اس کے دو مفہوم بتائے گئے ہیں۔

- راوی کی احادیث کی تعداد بہت کم ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر نے عبدالعزیز بن المختار کے بارے میں کہا ہے۔ (مقدمہ فتح الباری)
- اس سے مراد راوی کو ضعیف قرار دینا ہے۔ جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مراتب جرح (الرفع والتکمیل، ۱۷۸)

لیس ببعید عن الصواب

یعنی یہ بات بالکل غلط نہیں ہے، بلکہ صحیح ہو سکتی ہے۔ اس عبارت سے مقصود یہ ہے کہ کسی حدیث یا روایت کے بارے میں راوی کو تردد ہے، لیکن قرائن گواہ ہیں کہ یہ روایت غلط نہیں ہو سکتی، لیکن بالکل صحیح قرار دینے کے شواہد بھی نہیں ہیں، اس لیے اس تردد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لیس بہ بأس

یہ مراتب تعدیل میں سے ایک مرتبہ اور مقام ہے۔ حافظ ابن معین کے نزدیک اس سے مراد ثقہ ہے اور جب وہ ضعیف کہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔

دیگر اہل علم کے نزدیک بھی یہ الفاظ تعدیل کے لیے ہیں، لیکن ثقہ سے کمتر ہیں اور اس راوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث حسن کے درجہ میں ہوگی۔ (معجم،۳۳۳)

لیّن

الفاظ جرح میں سے ایک لفظ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی نہ تو بالکل ساقط ہے اور نہ پوری طرح ثقہ ہی، بلکہ اس میں کچھ ایسی قابل اعتراض باتیں ہے جن کی بناء پر وہ پوری طرح عادل نہیں کہا جا سکتا۔

اسی طرح لین الحدیث بھی اس حکم میں شامل ہے، اور یہ مراتب جرح کے پہلے مرتبہ میں شامل ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس راوی کی روایت قابل اعتبار ہوگی، یعنی اس کی تقویت کے لیے مزید روایات تلاش کی جائیں گی۔ (التدریب،۱:۳۴۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م

المؤتلف والمختلف

مؤتلف، اِئتلاف سے ہے اور اس کا مطلب ہے جمع ہونا، ملاقات کرنا۔ اس کے برعکس مختلف، اختلاف سے ہے جو اتفاق کی ضد ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ راویوں کے نام، لقب، کنیتیں یا نسبتیں تحریری طور پر ایک جیسی ہوں، مگر تلفظ اور ادائیگی میں مختلف ہوں۔ اس کی کئی صورتیں ہیں:

۱-تحریری طور پر ایک جیسی ہوں اور تلفظ میں فرق ہو، مثلاً سلام اور سلاّم، پہلے نام میں تخفیف لام اور دوسرے میں مشدد، اسی طرح مِسْوَر اور مُسَوَّر، پہلے نام میں میم مکسور اور سین ساکن ہے، دوسرے میں میم مضموم اور سین مفتوح اور اس کے بعد واو مشدد ہے۔

۲-تحریری طور پر مشابہ ہوں، البتہ بعض حروف میں اختلاف ہو، مثلاً حِزام اور حَرام۔ پہلے نام میں حاء مکسور اور اس کے بعد زاء ہے، جبکہ دوسرے میں حاء مفتوح ہے اور اس کے بعد راء ہے، الأذرعی اور الأدرعی میں سے پہلے نام میں ذال ہے اور دوسرے میں دال، اسی طرح حَیّان اور حِبّان، پہلے نام میں حاء مفتوح ہے اور اس کے بعد یاء مشدد ہے، جبکہ دوسرے نام میں حاء مکسور ہے اور اس کے بعد باء مشدد ہے۔

الحناط اور الخیاط، نزار اور بزار، خُمیل اور حُمیل اس کی مزید مثالیں یہ ہیں۔

۳-تحریری طور پر یکساں ہوں اور صرف اعراب کا فرق ہو، مثلاً سِراج و سَراج، پہلے نام میں سین مکسور ہے اور دوسرے میں مفتوح، حُصین و حَصین میں سے پہلے نام میں حاء مضموم ہے اور دوسرے میں مفتوح۔

اس فن کا فائدہ یہ ہے کہ محدث ناموں میں تحریف اور تصحیف سے محفوظ رہتا ہے۔ اس فن کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی قاعدہ نہیں ہے، لہٰذا اسے جب تک اچھی طرح سمجھا اور یاد نہ کیا جائے، اس وقت تک غلطی کا امکان باقی رہتا ہے۔

اس فن کی مشہور تصنیفات: ● حافظ دارقطنی (ف ۳۸۵ھ)، المؤتلف والمختلف، مطبوعہ (۱۴۰۶ھ) ● حافظ عبدالغنی الأزدی (ف ۴۰۹ھ)، المؤتلف والمختلف، مطبوعہ (۱۳۲۷ھ) ● حافظ خطیب بغدادی (ف ۴۶۳ھ)، المؤتنف فی تکملة المؤتلف والمختلف للدارقطنی ● حافظ خطیب بغدادی کی تلخیص، التشابه في الرسم، مطبوعہ (۱۹۸۵ء) ● ابونصر ابن ماکولا (ف ۴۷۵ھ)، الاکمال فی رفع عارض الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الأسماء والکنی والأنساب

حافظ ابن الصلاح کا قول ہے آخر الذکر کتاب باوجود بعض نقائص کے کامل ترین کتاب ہے۔ (معجم، ۳۳۴)

المؤنن

یہ صیغہ انّــن فعل سے اسم مفعول ہے، یعنی جو شخص اپنی بات میں انّ انّ کا استعمال کرے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنی روایت بیان کرتے ہوئے انّ کا لفظ استعمال کرے اور یوں کہے حدثنا فلان أن فلانا قال۔

مؤنن روایت کا حکم

● امام احمد اور کچھ دیگر اہل علم ایسی روایات کو منقطع سمجھتے ہیں، تاوقتیکہ ان کا اتصال ثابت نہ ہو جائے۔

● جمہور علماء محدثین، فقہاء اور اصولیین کی رائے میں مندرجہ ذیل شروط کی موجودگی میں یہ روایت قابل قبول ہے۔

متفق علیہ شروط: ۱- مؤنن روایت کا راوی مدلس نہ ہو، ۲- اور ان کی آپس میں ملاقات ممکن ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف فیہ شروط: ۱- راوی اور اس کے شیخ کی لقاء ثابت ہو۔ ۲- ان کی آپس میں طویل صحبت رہی ہو۔ ۳- راوی اپنے شیخ سے روایت کرنے میں معروف ہو۔ (تیسیر، ۷۸)

المبتدع (حکم روایتہ) (مبتدع کی روایت کا حکم)

اگر کوئی راوی کسی بدعت مکفرہ کا مرتکب ہو تو اس کی روایت رد کر دی جاتی ہے۔ اگر بدعت مفسقہ ہو تو جمہور کے قول کے مطابق اس کی روایت دو شرطوں کے ساتھ قبول کی جا سکتی ہے۔

اولاً وہ اپنی بدعت کی ترویج کے لیے اس کی طرف دعوت نہ دیتا ہو۔

ثانیاً کوئی ایسی حدیث روایت نہ کرے جو اس کی بدعت کی تائید اور اسے رواج دینے میں معاون ثابت ہو۔ (تیسیر، ۱۱۳)

المبہم

مبہم سے مراد وہ راوی ہے جس کے نام کی تصریح سند حدیث میں مذکور نہ ہو۔ مبہم راوی کی روایت کا حکم یہ ہے کہ وہ اس وقت تک غیر مقبول ہے جب تک اس کے راوی کی وضاحت نہ ہو جائے، یا کسی دوسری سند میں اس کے نام کی تصریح نہ آ جائے۔

اس کی روایت رد ہونے کی وجہ راوی کا مجہول العین ہونا ہے، کیونکہ جس کا نام مبہم ہو، اس کی شخصیت بھی مجہول ہوگی۔ پھر اس کی عدالت بھی بہ طریق اولیٰ مجہول ہوگی۔ یوں اس کی روایت قابل قبول نہیں رہتی۔

اگر کوئی راوی روایت بیان کرتے ہوئے کہے: اخبرنی الثقة، یعنی راوی کی توثیق کرے، لیکن نام نہ بتائے تو اس صورت میں راجح قول یہ ہے کہ ایسی روایت قابل قبول نہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مذکورہ مبہم شخص اس کے نزدیک ثقہ ہو، مگر دوسروں کے نزدیک ثقہ نہ ہو۔

(تیسیر، ۱۱۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبہمات

یعنی وہ نام جو سند اور متن میں بغیر وضاحت کے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ سند میں جو نام مبہم ہوتے ہیں وہ مجہول ہونے کی وجہ سے سند کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ دیکھیے: **المبهم**

متن میں جو نام مبہم آتے ہیں، ان کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج کرنا ضروری ہے؟ یہ سائل حضرت اقرع بن حابس التمیمی ہیں جیسا کہ ایک دوسری روایت میں صراحت ہے۔

حضرت انس کی متفق علیہ روایت میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ پوچھنے پر انہیں بتایا گیا کہ ایک خاتون یہاں عبادت کرتی ہیں، جب وہ تھک جاتی ہیں تو رسی کا سہارا لیتی ہیں۔ وہ خاتون ام المومنین حضرت زینب بنت جحش تھیں، بعض روایات میں ہے کہ وہ میمونہ بنت الحارث تھیں، اور بعض میں حمنہ بنت جحش کا نام ملتا ہے۔

اسی طرح حدیث المخابرۃ میں رافع بن خدیج کے چچا کا ذکر ہے، وہ ظہیر بن رافع ہیں۔

اس فن کے جاننے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر حدیث میں اس شخص کے لیے کوئی فضیلت بیان کی گئی ہے تو اس طرح اس شخصیت کے مقام کا علم ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی وصف ہے تو نام جان لینے سے کسی اور کے بارے میں بدگمانی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح نام معلوم ہو جانے سے ناسخ اور منسوخ جاننے میں بھی مدد ملتی ہے۔

اس موضوع پر کئی کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: ● حافظ ابو محمد عبدالغنی بن سعید الأزدی (ف ۴۰۹ھ)، **الغوامض والمبهمات** ● حافظ خطیب بغدادی (ف ۴۶۳ھ)، **الأسماء المبهمة في الأنباء المحكمة** (مطبوعہ ۱۴۰۵ھ) ● امام نووی (ف ۶۷۶ھ) نے حافظ خطیب کی کتاب کی تلخیص کی ہے، **الاشارات الى بيان الأسماء المبهمات**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اصل کتاب کے ساتھ طبع ہو چکی ہے)۔ ● ابن طاہر المقدسی (ف ۵۰۷ھ)، ایضاح الاشکال فیما أبھم اسمه من النساء والرجال ● ابن بشکوال الاندلسی (ف ۵۳۳ھ)، الغوامض والمبھمات (حافظ خطیب کی کتاب پر کئی اضافے کیے ہیں)۔ ● ولی الدین العراقی (ف ۸۲۶ھ)، المستفاد من مبھمات المتن والاسناد (معجم، ۲۳۷)

المتابعة

لغوی طور پر متابعۃ سے مراد موافقت ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ ایک راوی دوسرے کے ساتھ اسی حدیث کی روایت میں شریک ہو۔ اس کے جاننے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر راوی ضعیف ہے تو اس کی حدیث کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے، اور اگر ثقہ ہے تو اس کا تفرد ختم ہو جاتا ہے۔ متابعہ کی دو قسمیں ہیں: ''متابعۃ تامۃ'' اور ''متابعہ قاصرہ''

۱۔ متابعہ تامہ سے مراد یہ ہے کہ ایک راوی کو دوسرے کے ساتھ ابتدائے سند سے ہی مشارکت حاصل ہو۔

مثال: امام شافعی کی روایت عن مالک عن عبدالله بن دینار عن ابن عمر رضی الله عنهما أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: الشهر تسع وعشرون، فلا تصوموا حتی تروا الهلال

یہ حدیث امام بخاری نے عبداللہ بن مسلمہ القعنبی سے روایت کی ہے: عن مالک عن عبدالله بن دینار عن ابن عمر (صحیح بخاری، کتاب الصوم، حدیث نمبر ۱۹۰۷)

یہ وہ متابعہ ہے جو ابتدائے سند سے ہے اور صحیح ترین سند پر مشتمل ہے۔

۲۔ ''متابعہ قاصرہ'' سے مراد یہ ہے کہ ایک راوی کو دوسرے کے ساتھ درمیانِ سند سے مشارکت حاصل ہو۔ صحیح مسلم کی روایت: من طریق ابی اسامة عن عبیدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر۔ اس کے بعد فرمایا: فان أغمی علیکم فاقدروا له ثلاثین (کتاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصیام حدیث نمبر ۱۰۸۰)

اسی طرح ابن خزیمہ کی روایت ہے: **من طریق عاصم بن محمد بن زید عن ابیه عن ابن عمر** (صحیح ابن خزیمه، حدیث نمبر ۱۹۰۹) متابعہ قاصرہ ہے، کیونکہ اس میں صحابی حضرت ابن عمر پر مشارکت ہوئی ہے۔ (معجم، ۳۴۱)

المتروک

متروک، اسم مفعول ہے ترک سے، یعنی کسی چیز کو چھوڑ دینا، ترک کر دینا۔ محدثین کی اصطلاح میں جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ایسا ہو جس پر جھوٹے ہونے کی تہمت ہو تو اس کی روایت کو متروک کہتے ہیں۔

مثال: **عن عمرو بن شمر الجعفي الكوفي الشعبي عن جابر عن أبي الطفيل عن علي و عمار قالا : كان النبي صلى الله عليه وسلم يقنت في الفجر ، ويكبر في يوم عرفة من صلاة الغداة ، ويقطع صلاة العصر آخر أيام التشريق** (ميزان الاعتدال)

امام نسائی اور امام دارقطنی کا کہنا ہے کہ عمرو بن شمر متروک الحدیث ہے۔ (تیسیر، ۸۵)

المتشابه

تشابہ سے مراد وہ نام ہیں جو تحریر میں ایک جیسے ہوں، مگر تلفظ میں مختلف ہوں۔

۱۔ نسبت میں تشابہ: مثلاً محمد بن عبداللہ بن المبارک ابوجعفر المُخَرِّمی (میم مضموم، خاء مفتوح اور راء مشدد ہے) کی نسبت بغداد کے ایک محلے کی طرف ہے، جبکہ محمد بن عبداللہ بن عمارۃ ابوجعفر المَخْرَمی (میم مفتوح، خاء ساکن اور راء مفتوح ہے) کی نسبت مسور بن مخرمہ کی طرف ہے۔

ابوعمرو الشیبانی (شین کے ساتھ) کا نام سعد بن ایاس ہے، اور ابوعمرو السیبانی (سین کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ) ان کا نام زرعہ ہے جو یحییٰ بن ابی عمرو کے والد ہیں۔

۲- ناموں میں تشابہ: جیسے عمرو بن زرارۃ (عین پر زبر) اور عمر بن زرارۃ (عین پر پیش)۔ اسی طرح عبیداللہ بن ابی عبداللہ اور عبداللہ بن ابی عبداللہ، حیان بن حصین التابعی اور حنان الأسدی، شریح بن النعمان اور سریج بن النعمان میں تشابہ ہے۔

اس فن کا فائدہ یہ ہے کہ تلفظ میں کوئی تشابہ نہیں ہوتا اور کوئی تصحیف واقع نہیں ہوتی۔ اس بارے میں حافظ خطیب بغدادی کی تصنیف تلخیص المتشابہ اہم کتاب ہے۔

(معجم، ۳۳۸)

المتشابة المقلوب

اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو تحریر اور تلفظ میں یکساں ہوں، لیکن تقدیم و تاخیر کی وجہ سے ان میں اختلاف اور تشابہ پایا جاتا ہو، مثلاً اسود بن یزید اور یزید بن اسود۔

بعض حروف کے اختلاف کے ساتھ ایوب بن سیار (سین اور یائے مشددہ) اور ایوب بن یسار (یاء اور سین) متشابہ ہیں۔ (معجم، ۳۴۰)

المتصل

محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند اس کے قائل تک متصل ہو۔ متصل کو موصول بھی کہا جاتا ہے۔

اگر سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے تو حدیث مرفوع کہلاتی ہے، اور اگر سند صحابی تک متصل ہے تو حدیث موقوف کہلاتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ متصل وہ سند ہے جو ارسال اور انقطاع سے پاک ہو۔

(معجم، ۳۴۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ

محدثین کے نزدیک اس سے مراد امام بخاری اور امام مسلم کا کسی حدیث پر متفق ہونا ہے۔اس اتفاق سے مراد پوری امت کا اتفاق نہیں ہے،تاہم ان دونوں ائمہ کا اتفاق پوری امت کے اتفاق کے مترادف ہے، کیونکہ تمام امت نے ان دونوں محدثین کی احادیث کو قبول کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

ابن الصلاح کہتے ہیں: ''جس حدیث پر دونوں امام متفق ہو جائیں،اس کی سچائی یقینی ہے، کیونکہ امت نے ان کی احادیث کو قبول کیا ہے۔اس سے علم نظری حاصل ہوتا ہے،اور یہ علم تواتر کے برابر ہے،سوائے اس فرق کے کہ متواتر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے،اور یہاں امت کی قبولیت کی وجہ سے علم نظری حاصل ہوگیا ہے''۔(**مقدمہ ابن الصلاح ،۱۷۰،شرح مسلم للنووی،۱:۲۰**)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ''صحیحین کے بہت سے متون اہل علم کے نزدیک متواتر لفظی ہیں، چاہے دوسرے لوگوں کو اس کا علم نہ ہو، صحیحین کے اکثر متون جیسا کہ محدثین جانتے ہیں،علم قطعی دیتے ہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ان کا ثبوت ملتا ہے اور امت نے انہیں قبول کیا ہے''۔ **(علوم الحدیث شیخ الاسلام،۱۰۳)**

امت کے اس اجماع کے بعد جو شخص بھی ان احادیث کی قدر و قیمت میں کمی کرتا ہے،وہ سبیل المؤمنین کا مخالف اور مبتدع ہے۔ **(معجم،۳۴۳)**

المتفق والمفترق

محدثین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ بعض راویوں اور ان کے آباء کے ناموں میں تحریری اور لفظی طور پر اتفاق ہو،مگر ان کی شخصیات مختلف ہوں۔ ناموں کا یہ اتفاق آباء کے علاوہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجداد میں بھی ہوسکتا ہے۔اس میں ان کے نام، کنیتیں اور نسبتیں سب شامل ہیں۔مثال کے طور خلیل بن احمد نام کے چھ افراد ہیں: • خلیل بن احمد النحوی البصری • خلیل بن احمد ابو بشر المزنی • خلیل بن احمد الاصفہانی • خلیل بن احمد السجزی • خلیل بن احمد ابو سعید البستی القاضی • خلیل بن احمد ابو سعید البستی الشافعی

باپ اور دادا کے ناموں میں اشتراک کی مثال: • احمد بن جعفر بن حمدان القطیعی ابو بکر • احمد بن جعفر بن حمدان السقطی ابو بکر • احمد بن جعفر بن حمدان الدینوری • احمد بن جعفر بن حمدان الطرسوسی

حافظ خطیب بغدادی کی المتفق والمفترق میں سب سے عجیب مثال عبداللہ بن الحارث کی ہے۔اس نام کے سترہ افراد ہیں۔

اس علم کو جاننے کے فوائد یہ ہیں:

۱- نام میں اشتراک سے دو یا زیادہ افراد کو ایک نہ سمجھ لیا جائے۔

۲- حدیث پر حکم لگانے میں مدد ملتی ہے، کیونکہ راویوں میں امتیاز ہو جاتا ہے جو حکم لگانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔اگر ان میں سے ایک ثقہ اور دوسرا ضعیف ہو تو امتیاز نہ ہونے کی بنا پر ثقہ کو ضعیف اور ضعیف کو ثقہ قرار دیے جانے کا اندیشہ ہوسکتا ہے اور اس طرح صحیح حدیث، ضعیف یا ضعیف حدیث، صحیح قرار پاسکتی ہے۔

اس علم کا زیادہ فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب دو، یا دو سے زیادہ راویوں کے نام مشترک ہوں اور ان کا زمانہ بھی ایک ہو، مزید براں ان کے اساتذہ یا تلامذہ بھی مشترک ہوں۔اگر ان کا زمانہ مختلف ہو اور فرق زیادہ ہو تو امتیاز کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔

اس موضوع پر چند تصنیفات یہ ہیں: • حافظ خطیب بغدادی، المتفق والمفترق، مطبوعہ (۱۴۱۷ھ/۱۹۹۸ء) • محمد بن نجار البغدادی، المتفق والمفترق، مفقود • ابو بکر الجوزقی، المتفق والمفترق، مفقود • محمد بن طاہر المقدسی، الأنساب المتفقة في الخط،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المتماثلة فی النقط و الضبط، مطبوعہ۔ (معجم، ۳۴۴)

المتن

لغت میں کسی سخت اور بلند سطح زمین کو متن کہتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں کلام کا وہ حصہ جو سند کے بعد شروع ہو متن کہلاتا ہے۔ (تیسیر، ۲۲)

المتهم بالكذب

متہم بالکذب سے مراد وہ شخص ہے جس کے بارے میں یہ ثابت ہو چکا ہو کہ وہ عام گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے اور یہ بات اس کے بارے میں مشہور ہو۔ اس قسم کا شخص عادل نہیں رہتا اور اس کی روایت قبول نہیں کی جاتی، ایسے شخص سے بعید نہیں ہے کہ وہ حدیث میں بھی جھوٹی روایات شامل کر دے۔ ایسا شخص جو عادل نہ ہو اور اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو چکا ہو، وہ متروک کہلاتا ہے اور اس کی حدیث مطروح کہلاتی ہے۔

اہل علم نے المتہم بالکذب سے روایت لینے سے منع کیا ہے۔ اگرچہ کتب رجال میں اس قسم کے افراد کے نام بہت کم ملتے ہیں، کیونکہ اہل علم نے صرف اپنے راویوں کے نام ان کتابوں میں درج کیے ہیں جن کی روایت کتب حدیث میں ملتی ہیں، مگر جس شخص کی کوئی روایت نہیں ہے اور وہ جھوٹا بھی ہے، اس کا ذکر کتب رجال میں نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: الکذب

(معجم، ۳۴۷)

المتواتر

خبر متواتر، روایت حدیث کی ایک قسم ہے دوسری قسم آحاد کہلاتی ہے۔ متواتر کا لغوی مفہوم تسلسل ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ثم أرسلنا رسلنا تترا، یعنی ہم نے مسلسل رسول بھیجے بغیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی انقطاع کے، اسی طرح کہتے ہیں: تواتر المطر، یعنی بارش مسلسل ہو رہی ہے۔

محدثین کی اصطلاح میں متواتر سے مراد وہ حدیث ہے جسے اتنی کثیر تعداد نے روایت کیا ہو، جس کا جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو، یعنی متواتر میں تعداد کی کثرت اور ان کا عادۃً جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

خبر متواتر کی چار شرائط ہیں:

۱- اسے کثیر تعداد نے روایت کیا ہو، جس کا شمار ممکن نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد کے لیے کوئی عدد مقرر نہیں کیا جا سکتا، باوجود اس کے کہ علم ضروری اور یقینی، متعین تعداد سے بھی ہو سکتا ہے۔

۲- ان کی تعداد اتنی ہو کہ ان کا عادتاً جھوٹ پر جمع ہونا ممکن نہ ہو۔

۳- یہ کثرتِ تعداد سند کے ہر طبقے میں یکساں موجود ہو، اگر یہ تعداد صرف ایک طبقے، یا شروع میں، یا وسط میں ہو تو روایت متواتر نہیں ہوگی، بلکہ غریب یا مشہور ہو سکتی ہے۔

۴- اس خبر کے حصول کا ذریعہ انسانی حواس ہوں، یعنی حواس خمسہ کے ذریعے سے اس نے یہ خبر حاصل کی ہو جس میں چکھنا، چھونا، سونگھنا، سننا اور دیکھنا شامل ہے۔

خبر متواتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل اور تقریر ہو سکتی ہے۔ قول کا تعلق سننے سے ہے، جبکہ بقیہ حواس سے فعل اور تقریر کو جانا جا سکتا ہے۔

خبر متواتر علم ضروری دیتی ہے، اور علم ضروری وہ ہے جس کی حتمی تصدیق کرنے پر انسان مجبور ہو جائے۔

متواتر حدیث کی چند مثالیں یہ ہیں:

۱- من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار۔ اس حدیث کو ۷۲ سے زائد صحابہ نے روایت کیا ہے۔

۲- أکمل المؤمنین ایمانا أحسنهم أخلاقا۔ بیس سے زائد صحابہ سے مروی ہے، اور ان سے بے شمار راویوں نے روایت کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-بدأ الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ۔ بیس سے زائد صحابہ نے روایت کی ہے۔

۴- لايزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق حتى ياتي أمر الله ۔ بیس سے زائد صحابہ سے مروی ہے۔

۵-لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواک عند كل صلاة ،ایک روایت میں ہے: عند كل وضوء۔

یہ حدیث تیس سے زائد صحابہ کرام نے بیان کی ہے اوران سے لاتعداد راویوں نے نقل کی ہے۔

متواتر کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- متواتر لفظی: وہ روایت جس کے الفاظ و معانی دونوں متواتر ہوں، جیسے اول الذکر حدیث۔
- متواتر معنوی: وہ روایت جس کے معنی متواتر ہوں، مگر الفاظ متواتر نہ ہوں، مثلا دعا میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں احادیث۔

مشہور تصانیف: ● امام سیوطی، الفوائد المتكاثره في الأحاديث المتواترة ،اور اس کا خلاصہ الأزهار المتناثرة ● ابن طولون الدمشقی (ف ۹۵۳ھ)،اللآلي المتناثرة في الآحاديث المتواترة ● زبیدی (ف ۱۲۰۵ھ)، لقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة ● محمد بن جعفر الکتانی، النظم المتناثر في الحديث المتواتر ● نواب صدیق حسن خان، الحرز المكنون من لفظ المعصوم المامون ۔ یہ اللآلي المتناثره کا انتخاب ہے۔اس کتاب میں انہوں نے چالیس منتخب احادیث جمع کی ہیں۔

(معجم،۳۴۸)

المجهول

مجہول سے مراد وہ راوی ہے جس کے علمی حالات محدثین کے ہاں معروف نہ ہوں، یعنی اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علمی مشاغل خصوصاً حدیث کے ساتھ تعلق بالکل اندھیرے میں ہو۔

مجہول راوی کی دو قسمیں ہیں: ● مجہول العین ● مجہول الحال، یا المستور

۱- مجہول العین: وہ راوی جس کا نام معلوم ہو، مگر دیگر تفصیلات نامعلوم ہوں، اور اس سے روایت کرنے والا صرف ایک شخص ہو، یعنی ظاہری اور باطنی دونوں طرح وہ مجہول عدالت ہو، مثلاً جبار، شداد الطائی، سعید بن ذی حدان، عبداللہ، مالک بن اغر، عمرو الہمدانی اور قیس بن کریم الأحدب، ان تمام راویوں سے صرف ابواسحاق السبیعی نے روایت کی ہے۔

مجہول العین راویوں کی روایت قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ قبولِ حدیث کی شرط راوی کا ثقہ ہونا ہے۔ جس راوی سے صرف ایک شخص نے روایت کی ہو اور کسی دوسرے نے اس کی توثیق نہ کی ہو، وہ راوی ثقہ نہیں ہوسکتا، چونکہ اس معاملے میں راوی کی ثقاہت کی شرط پوری نہیں ہو رہی، اس لیے یہ روایت قابل قبول نہیں۔

اس معاملے میں حافظ ابن حبان نے جمہور کی مخالفت کی ہے۔ ان کی رائے میں جس راوی سے ایک شخص نے روایت کی ہو اور اس پر کسی قسم کی جرح یا اس کا دعویٰ عیب معروف نہ ہو تو وہ ثقہ ہے۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار اپنی کتاب الثقات میں کیا ہے اور ہیثمی نے **مجمع الزوائد** میں اسی پر اعتماد کیا ہے۔

۲- مجہول الحال یا المستور: وہ راوی جس سے روایت کرنے والے دو، یا دو سے زیادہ ہوں، مگر اس کی توثیق نہ کی گئی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ راوی باطنی طور پر مجہول العدالۃ ہے، ظاہری طور پر نہیں۔

اس کے بارے میں بھی وہی حکم ہے، اور اس کی روایت ناقابل قبول ہے۔ روایت کے لیے ایک، یا دو راویوں کا روایت کرنے کے ساتھ توثیق کا ہونا بھی ضروری ہے۔ صرف دو راویوں کی روایت کی وجہ سے عمومی طور پر توثیق نہیں ہوتی، سوائے بخاری و مسلم کے راویوں میں کہ ان دونوں حضرات کی روایت ہی توثیق کے برابر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجہول کا لفظ اس راوی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو قلیل الروایہ، ہو، حتی کہ بعض صحابہ کو بھی مجہول کہا گیا ہے، کیونکہ ان سے روایت معروف نہیں ہے، مثلاً مدلاج بن عمرو السلمی، حلیف بنی عبد شمس کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں: ''مجہول''۔ امام ذہبی کہتے ہیں: ''معلوم نہیں یہ کون ہیں؟''

حافظ ابن حجر نے لسان المیزان میں ان کی صحبت اور دیگر تفصیلات بیان کی ہیں۔

مجہول سے ملحقہ دیگر صفات اور عبارات

۱- مبہم: بعض مرتبہ مبہم، مجہول سے زیادہ پریشان کن ہوتا ہے۔ مبہم سے اس وقت تک روایت نہ لی جائے گی، جب تک اس کی شخصیت کا پتہ نہ چل جائے اور علم جرح وتعدیل کی روشنی میں اس کا جائزہ نہ لے لیا جائے۔

۲- حدثنی الثقة: اگر کوئی راوی اپنے استاذ کا نام لینے کے بجائے صرف یہ کہے کہ ثقہ نے روایت کی ہے تو جمہور اہل علم کے ہاں وہ قابل قبول نہیں ہے، الا یہ کہ کہنے والا صرف ثقہ راویوں ہی سے روایت کرتا ہو۔ اس بارے میں دو آراء ہیں: پہلی یہ کہ اس کی روایت قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ ممکن ہے وہ شخص دوسروں کے ہاں ثقہ نہ ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی نام کے دو شخص ہوں۔ اگر دونوں ثقہ ہوں تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر ایک ثقہ اور دوسرا ضعیف ہو تو اشکال پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم اس وقت تک توقف کریں گے، جب تک دونوں کے بارے میں صراحت سے معلوم نہ ہو جائے۔ مجہول العین کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔ مجہول الحال (مستور) کی روایت میں اس وقت تک توقف کیا جائے گا، جب تک اس کے بارے میں واضح توثیق نہیں مل جاتی، یا اس کی حدیث کے متابعات نہیں مل جاتے۔ (معجم، ۳۵۲)

المحامليات

اجزاء کی صورت میں حدیث کے مجموعے، جن کی تعداد سولہ ہے۔ یہ اجزاء قاضی ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد الضبی المحاملی (ف ۳۳۰ھ) نے بغداد اور اصفہان کی روایات سے جمع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے تھے۔ (الرسالۃ،۷۰)

المحتف بالقرائن

محتف بالقرائن سے مراد وہ اخبار آحاد ہیں جنہیں قبول کرنے کے لیے معروف شرائط اور اوصاف کے علاوہ بعض اضافی قرائن اور شواہد بھی موجود ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے روایت کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کی احادیث دیگر مقبول روایات کی نسبت امتیازی حیثیت کی حامل ہوتی ہیں، جن میں ایسے اضافی شواہد موجود نہیں ہوتے۔

محتف بالقرائن کی اقسام یہ ہیں:

۱- وہ احادیث جو بخاری و مسلم میں ہیں، مگر متواتر نہیں۔ ان احادیث کی امتیازی حیثیت امام بخاری اور امام مسلم کی روایت کی وجہ سے ہے، جن کی احادیث تمام امت کے نزدیک قابل قبول ہیں۔

۲- وہ مشہور روایت جس کی اسانید ایک دوسری سے بالکل ہی مختلف اور رواۃ کے ضعف یا مخفی علل سے بالکل پاک ہوں۔

۳- وہ روایت جس کے تمام راوی جلیل القدر ائمہ اور حفاظ ہوں، بشرطیکہ روایت غریب نہ ہو، مثلاً ایسی روایت جسے امام احمد نے امام شافعی سے، اور انہوں نے امام مالک سے روایت کیا ہو، یا امام احمد، امام شافعی سے روایت کرنے میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہوں، یا امام شافعی امام مالک سے روایت کرنے میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہوں۔ صحت کے لحاظ سے یہ مقبول روایات سب سے قوی ہیں۔ اگر کسی دوسری روایت کے ساتھ کہیں تعارض پیدا ہوتا ہے تو اس صورت میں انہیں ترجیح دی جائے گی۔ (تیسیر،۵۱)

المحدث

وہ شخص جو علم حدیث میں روایت و درایت کے ساتھ مشغول ہو اور روایات کے معتد بہ حصے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روایات کے راویوں کا ادراک رکھتا ہو اور اپنے حفظ وضبط کے حوالے سے معروف ہو

(التدریب،۱: ۴۸)

المحرف دیکھیے: التحریف

المحفوظ

حدیث شاذ کے بالمقابل حدیث کو محفوظ کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :شاذ

محکم الحدیث

محکم الحدیث سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جو اس جیسی کسی اور حدیث سے متعارض نہ ہو۔ اکثر احادیث محکم ہیں۔ مختلف یا متعارض احادیث مجموعی لحاظ سے بہت ہی کم ہیں۔ محدثین کرام کو صحیح احادیث کی جانچ پڑتال کے دوران میں، اگر یہ معلوم ہوا کہ بعض احادیث ایک دوسرے سے متعارض ہیں تو انہوں نے ان کے درمیان تطبیق، یا ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے، اور اگر بعض ایسی روایات ہیں جن کے ایک سے زائد مفہوم ہو سکتے ہیں تو انہوں نے مفہوم متعین کرنے کی ضرورت محسوس کی، تاہم اکثر احادیث ایسی ہیں جن کا کوئی مخالف یا معارض نہیں ہے اور وہ کتب حدیث میں جمع کر کے الگ کر دی گئی ہیں، جیسے حافظ عثمان بن سعید الدارمی کی ان احادیث کے بارے میں تصنیف ہے۔

محکم الحدیث کی مثالیں:

- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا: إ ن أشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یشبھون بخلق الله.
- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما: لا یقبل الله صلاة بغیر طھور ولا صدقة من غلول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● حدیث انس بن مالک: اذا وضع العشاء وأقیمت الصلاۃ فابدء وا بالعشاء ۔مزید دیکھیے :مختلف الحدیث (معجم،۳۷۹)

مخالفۃ الثقات

جب کسی راوی میں یہ عیب پایا جائے کہ وہ دیگر ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے تو اس وجہ سے ایسے راوی کی روایت کردہ حدیث ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ مخالفت پانچ طرح کی ہو سکتی ہے اور ہر مخالفت کا ایک خاص نام ہے: ● مدرج ● مقلوب ● المزید فی متصل الأسانید ● مضطرب ● مصحف۔ تفصیل کے لیے متعلقہ اندراج دیکھیے۔

المختارۃ

کتب حدیث میں سے ایک کتاب جو حافظ ضیاء الدین المقدسی (ف ۶۴۳ھ) کی تصنیف ہے، حروف معجم کی بنیاد پر مسانید کی ترتیب پر تیار کی گئی ہے اور نامکمل ہے۔ مؤلف نے اس میں صحیح احادیث جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب میں کئی ایسی احادیث بھی ہیں جن کی صرف ان ہی سے تصحیح ثابت ہوتی ہے اور انہیں اہل علم نے قبول کیا ہے، سوائے چند احادیث کے جن کے بارے میں علماء نے وضاحت کر دی ہے۔

اہل علم کے نزدیک مقدسی کی تصحیح کا ضابطہ ترمذی اور ابن حبان کی تصحیح سے قریب تر ہے، اور حاکم کی تصحیح سے بلند تر ہے۔ (معجم،۳۸۰)

مختلف الحدیث

مختلف الحدیث کے بالکل برعکس محکم الحدیث ہے۔ اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کے خلاف اسی جیسی کوئی اور حدیث وارد ہو اور ان دونوں میں جمع کا امکان ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر صحیح مسلم کی حدیث لاعدوی و لا طیرۃ ، یعنی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نحوست و بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کے بالمقابل صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے: فر من المجذوم فرارک من الأسد ، یعنی مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

یہ دونوں احادیث صحیح ہیں، لیکن بظاہر ایک دوسری کی متعارض ہیں۔ پہلی حدیث میں مرض کے متعدی ہونے کی نفی اور دوسری میں اثبات ہے، چنانچہ علمائے حدیث نے ان دونوں میں جمع و تطبیق کی کئی صورتیں بتائی ہیں۔

مختلف الحدیث قسم کی احادیث کا تعارض رفع کرنے کے طریقے

● اگر دونوں میں قابل قبول جمع کی صورت ممکن ہو تو جمع کرنا لازم اور اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

● اگر جمع ممکن نہ ہو تو:

۱- جو ناسخ ہو اس پر عمل کیا جائے گا اور دوسری، یعنی منسوخ کو ترک کر دیا جائے گا۔

۲- اگر ناسخ و منسوخ کا علم نہ ہو تو کسی ایک کو دوسری پر ترجیح دیں گے۔ ترجیح کے لیے علماء نے متعدد وجوہ بیان کی ہیں۔

۳۔ اگر ترجیح دینا بھی مشکل ہو، جس کا امکان بہت کم ہوتا ہے تو ان دونوں پر عمل کرنے میں توقف کیا جائے گا، حتیٰ کہ ترجیح کی کوئی صورت معلوم ہو جائے۔

مختلف الحدیث کی مشہور تصانیف یہ ہیں: ● امام شافعی، اختلاف الحدیث ● ابن قتیبہ، تاویل مختلف الحدیث ● ابوجعفر الطحاوی، مشکل الآثار (تیسیر، ۵۴)

المخضرم

مخضرم سے مراد وہ شخص ہے جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو اور عہد نبوی بھی، لیکن اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبول کیا ہو، یا آپ کی زندگی میں اسلام قبول کر لیا ہو، لیکن آپ سے ملاقات نہ کی ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے افراد کے بارے میں رائے یہ ہے کہ وہ تابعی کے حکم میں ہیں، اوران کی احادیث مرسل شمار ہوں گی۔ امام مسلم نے ایسے بیس افراد کا تذکرہ کیا ہے۔ حافظ العراقی نے اپنی کتاب التقیید میں ان کا ذکر کرنے کے بعد مزید بیس افراد کا اضافہ کیا ہے۔ کچھ کا تذکرہ ابن الصلاح نے کیا ہے۔ مخضرمین یہ ہیں:

۱-ابوعمرو الشیبانی، سعد بن ایاس الکوفی (ف ۹۶ھ) ۲-سوید بن غفلۃ، ابوامیۃ الجعفی (ف ۸۰ھ) ۳- عمرو بن میمون الأودی (ف ۷۴ھ) ۴- ابوعثمان النّہدی عبدالرحمٰن بن مل (ف ۹۵ھ) ۵-ابوالحلال العتکی ، ربیعۃ بن زرارۃ ۶-عبدخیر بن یزید الخیوانی الہمدانی ۷- ابومسلم الخولانی عبداللہ بن ثوب الشامی، یزید بن معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے ۸-عبداللہ بن عکیم الجہنی، حجاج بن یوسف کے زمانے میں انتقال ہوا، ۹-الأحنف بن قیس بن معاویۃ التمیمی السعدی (ف ۶۷ھ) ۱۰-شریح بن ہانی الحارثی سیستان میں ابن ابی بکرۃ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ۱۱-الأسود بن یزید النخعی (ف ۷۴ھ) ۱۲-الأسود بن ہلال المحاربی (ف ۸۴ھ) ۱۳-المعرور بن سوید الأسدی ۱۴-مسعود بن حراش، یہ ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ ۱۵- مالک بن عمیر الحنفی ۱۶-شبیل بن عوف الأحمسی، جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ ۱۷- ابورجاء العطاردی، عمران بن ملحان (ف ۱۰۵ھ) ۱۸-ابوالعنبر غنیم بن قیس (ف ۹۰ھ) ۱۹-ابورافع الصائغ نفیع المدنی ۲۰- خالد بن عمیر العدوی ۲۱-ثمامۃ بن حزن القشیری، ۳۵ سال کی عمر میں حضرت عمر سے ملاقات کی۔ ۲۲- جبیر بن نفیر الحضرمی (ف ۸۰ھ) ۲۳-یسیر بن عمرو ۲۴-اسلم مولی عمر (ف ۸۰ھ) ۲۵-اویس بن عامر القرنی، جنگ صفین میں مارے گئے۔ ۲۶- اوسط بن اسماعیل البجلی (ف ۷۹ھ) ۲۷- جبیر بن الحویرث ۲۸- حابس بن سعد الطائی الیمانی، جنگ صفین میں مارے گئے۔ ۲۹- حجر بن عنبس الحضرمی الکوفی ۳۰-شریح بن الحارث القاضی (ف ۸۰ھ) ۳۱-ابووائل شقیق بن سلمۃ الکوفی، عمر بن عبدالعزیز کے دور میں وفات پائی۔ ۳۲-عبدالرحمٰن بن عسیلۃ الصنابحی، عبدالملک بن مروان کے دور میں وفات پائی۔ ۳۳-عبدالرحمٰن بن غنم (ف ۷۸ھ) ۳۴-عبدالرحمٰن بن یربوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵-عبیدۃ بن عمرو السلمانی ۷۰ھ سے قبل وفات پائی۔ ۳۶-علقمۃ بن قیس النخعی، ۷۰ھ کے بعد وفات پائی۔ ۳۷-قیس بن ابی حازم البجلی، ۹۰ھ کے بعد یا قبل وفات پائی۔ ۳۸-کعب الأحبار الحمیری، خلافت عثمانؓ میں انتقال ہوا۔ ۳۹-مرۃ بن شراحیل الطیب الہمدانی (ف ۷۶ھ) ۴۰-مسروق بن الأجدع الہمدانی (ف ۶۲ھ) ۴۱-ابوعنبۃ الخولانی، عبدالملک بن مروان کے عہد میں وفات پائی۔ ۴۲-ابوفالج الأنماری

حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب الاصابہ میں القسم الثالث کے ذیل میں مخضرمین کا ذکر کیا ہے۔

(التقیید والایضاح، ۲۸۱-۲۸۲، مقدمہ، ۵۱۲، معجم، ۳۸۰)

المدبج

یہ لفظ تدبیج مصدر سے اسم مفعول ہے اور اس کے معنی ہیں کسی چیز کو مزین کرنا۔ اس کا اصل دیباجتی الوجہ سے لیا گیا ہے، یعنی چہرے کے دونوں رخسار۔ جس طرح دونوں رخسار ایک دوسرے کے مساوی اور شخصیت کا مرکز حسن و جمال ہوتے ہیں، اسی طرح فن حدیث میں دو ہم عصر روایت کرنے میں ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔

اصطلاح میں مدبج سے مراد وہ روایت ہے جو دو ہم عصر راوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔

صحابہ کرام میں حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما کی روایت ایک دوسرے سے مدبج ہے۔ تابعین میں امام زہری اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ایک دوسرے سے روایت ہے۔ اتباع تابعین میں امام مالک اور امام اوزاعی کی ایک دوسرے سے روایت مدبج کہلاتی ہے، اور اتباع الأتباع میں امام احمد بن حنبل اور امام علی بن المدینی کی ایک دوسرے سے روایت کی یہی کیفیت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فن کے فوائد یہ ہیں: ● سند میں کسی زیادتی کا اندیشہ نہیں رہتا۔ ● یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ واو کو عن سے بدل دیا گیا ہے۔ (تیسیر، ۱۷۸، معجم، ۳۵۷)

المدخل

تصنیفِ حدیث کا ایک طریقہ ہے جو محدثین کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، تاہم محدثین کو سبقت کا امتیاز حاصل ہے اور اس سے ان کا مقصد علم حدیث کا مقدمہ اور تمہید تیار کرنا ہے۔ محدثین کے بعد اہلِ ادب وغیرہ نے بھی یہ طریقہ اپنایا ہے۔

اس سلسلے کی اہم تصنیفات یہ ہیں: ● ابوبکر الاسماعیلی الجرجانی (ف ۳۷۱ھ)، المدخل
● حاکم ابوعبداللہ النیساپوری (ف ۴۰۵ھ)، المدخل الی الصحیح، مطبوع ۱۴۰۴ھ۔
● حافظ البیہقی (ف ۴۵۸ھ)، المدخل الی السنن الکبری ۔ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ کتاب کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ (معجم، ۳۵۹)

المدرج

لغوی طور پر کسی چیز کو دوسری میں داخل کر دینے کو ادراج کہتے ہیں، اور اس مصدر کا اسم مفعول مدرج ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں ایسا کوئی اضافہ کر دیا گیا ہو جو اصل میں اس کا حصہ نہیں ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ● المدرج فی المتن
● المدرج فی السند

● المدرج فی المتن: وہ حدیث، جس کے متن میں بغیر کسی علامت کے زائد الفاظ بڑھا دیے گئے ہوں۔ اس کی تین اقسام ہیں: (۱) ابتداء میں ادراج، یا (۲) وسط میں، یا (۳) انتہائے حدیث میں۔

۱۔ابتداء میں ادراج: حضرت ابوہریرہ کی حدیث: اسبغوا الوضوء، ویل للأعقاب من

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النار میں اسبغوا الوضوء حضرت ابوہریرہ کے الفاظ ہیں۔انہوں نے حدیث سے معنی اخذ کرتے ہوئے ادا کیے ہیں اور یہ ان کی طرف سے مدرج ہیں۔اصل حدیث کے الفاظ صرف ویل للأعقاب من النار ہیں۔

۲-وسط حدیث میں ادراج: حضرت بسرۃ بنت صفوان کی حدیث: من مس ذکرہ او انثییہ او رفغیہ فلیتوضأ میں انثیین اور رفغین کا ذکر مدرج ہے، کیونکہ اصل حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔حقیقت میں یہ الفاظ عروۃ کے اضافہ کردہ ہیں۔

۳-انتہائے حدیث میں ادراج: حضرت ابوہریرہ کی حدیث: ان اللہ تجاوز لأمتی عما توسوس به صدورها مالم تعمل به، اوتکلم به، وما استکرهوا علیه اس حدیث کے آخر میں وما استکرهوا علیه کے الفاظ اصل روایت میں، جو امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے، میں نہیں ہیں۔

ادراج معلوم کرنے کے طریقے

۱-عبارت ایسی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا صادر ہونا محال ہو، مثلاً حدیث ابوہریرہ: للعبد المملوک أجران ، والذی نفسی بیدہ لولا الجهاد فی سبیل اللہ ، والحج ، وبرأمی لاحببت أن أموت وأنا مملوک کے آخر میں اس تمنا کا اظہار کہ اگر جہاد، حج اور والدہ کی خدمت جیسے اعمال نہ ہوتے تو میں یہی پسند کرتا کہ میری موت غلامی کی حالت میں آئے۔ یہ ناممکن ہے کہ ایسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہو، کیونکہ اولاً آپ کی والدہ محترمہ موجود نہیں تھیں، ثانیاً یہ ممکن نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غلام ہونے کی تمنا کریں۔

۲-صحابی اس بات کا اقرار کرے کہ یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں، مثلاً حضرت ابن مسعود کی حدیث: من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار۔ اس روایت کے بعد حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: اور میں کہتا ہوں کہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-کوئی راوی اس بات کی وضاحت کر دے کہ یہ الفاظ مرفوع حدیث میں نہیں ہیں، مثلاً حضرت ابن مسعود کی وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز میں تشہد کی تعلیم دی۔ اس کے آخر میں ہے: أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا رسول الله ، فاذاقلت هذا فقد قضيت صلاتك ، ان شئت أن تقوم فقم ، وان شئت أن تقعدفاقعد۔

فاذا قلت کے بعد والا کلام حضرت ابن مسعود کا قول ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ہے جیسا کہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ دیکھیے: سنن ابو داود، كتاب الصلاة، باب التشهد حدیث نمبر ۹۷۰، سنن دار قطنی ۱:۳۵۳۔

۴- کسی دوسری روایت میں زائد الفاظ متعین طور پر الگ ذکر کیے گئے ہوں۔

● المدرج في السند: حقیقت میں اس کا تعلق بھی متن سے ہے، اس کی تین اقسام ہیں:

۱- ایک حدیث کئی راوی اپنی اپنی اسانید سے روایت کرتے ہیں، مگر کوئی راوی ان سب کو ایک ہی سند سے بیان کر دے اور فرق ظاہر نہ کرے۔

۲- راوی کے پاس حدیث کے دو متن ہوں، اور ہر ایک کی سند الگ ہو، مگر روایت کرتے ہوئے دونوں حدیثوں کو ایک ہی سند سے بیان کرے اور متن کے زائد الفاظ بھی بغیر وضاحت کے اس میں شامل کر دے۔

۳- راوی سند بیان کرے، مگر اس کے ساتھ اتفاقاً اپنی طرف سے کوئی اضافی الفاظ کہہ دے، اور سننے والا یہ سمجھے کہ یہ الفاظ متنِ حدیث کا حصہ ہیں اور یہ الفاظ اسی طرح روایت ہوتے رہیں۔

ادراج کا حکم: احادیث رسول میں عمداً ادراج کرنا حرام ہے، تاہم تفسیری کلمات کی اجازت دی گئی ہے، اسی لیے امام زہری اور بعض دیگر محدثین توضیحی الفاظ کو احادیث میں بیان کر دیا کرتے تھے۔

اس فن کے بارے میں اہم تصانیف یہ ہیں: ● حافظ خطیب بغدادی (ف ۴۶۳ ھ)، الفصل للوصل المدرج في النقل ● حافظ ابن حجر کی تلخیص اور فقہی ابواب پر ترتیب، تقريب المنهج بترتيب المدرج ● امام سیوطی، حافظ ابن حجر کی کتاب کی تلخیص کی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المدرج الی المدرج (تیسیر ،۹۳، معجم،۳۶۰)

المدلّس

اس سے مراد وہ روایت ہے جس میں تدلیس واقع ہوئی ہے۔

تدلیس کی تعریف:

الف-عربی زبان میں ''تدلیس'' عیب چھپانے کو کہتے ہیں، بالخصوص جب فروخت کنندہ خریدار سے اپنے مال کا عیب چھپائے۔ یہ لفظ دلس سے لیا گیا ہے۔اس کا مفہوم ''اندھیرا'' یا ''اندھیرے کا اختلاط'' ہے۔احادیث کی یہ نوع اسی لیے اس نام سے موسوم کی گئی ہے کہ طالب حدیث سے اس کا عیب چھپا لیا گیا ہے،اور اس کی حقیقت کو اندھیرے اور خفا میں رکھا گیا ہے۔

ب-اصطلاحاً سند کے عیب کو چھپانا اور اس کی تحسین کو ظاہر کرنا تدلیس کہلاتا ہے۔

تدلیس کی اقسام: تدلیس کی اہم دو قسمیں ہیں۔ • تدلیس الاسناد • تدلیس الشیوخ

تدلیس الاسناد: علماء نے اس کی کئی تعریفات بیان کی ہیں۔امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار اور امام ابو الحسن بن القطان کی اختیار کردہ صحیح اور دقیق تعریف یہ ہے: ''راوی اپنے کسی ہم عصر سے، جس سے اسے سماع حاصل ہو، کوئی ایسی روایت بیان کرے جو درحقیقت اس سے نہیں سن سکا، مگر اس کی جانب نسبت کرتے ہوئے سننے کی صراحت بھی نہ کرے''۔

ایک راوی نے کسی شیخ سے کچھ روایات سنی ہوتی ہیں اور کچھ کسی اور سے۔بعض اوقات راوی کوئی حدیث اپنے معروف شیخ کی طرف نسبت کرکے بیان کر دیتا ہے، حالانکہ وہ روایت اس نے مذکورہ شیخ سے نہیں سنی ہوتی، اور اصل شیخ جس سے سنی ہے اس کا نام وہ کسی وجہ سے حذف کر دیتا ہے، اور اس موقع پر قال، عن جیسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جن میں سماع کا شبہ اور احتمال تو ہے، مگر صراحت نہیں۔

صراحتِ سماع سے گریز کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ کہیں اسے کذاب لوگوں میں شمار نہ کر لیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔خیال رہے کہ ایسے ساقط کردہ شیخ ایک یا زیادہ ہوسکتے ہیں۔

تدلیس الاسناد اور مرسل خفی میں فرق: امام ابوالحسن بن القطان مذکورہ تعریف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ تدلیس الاسناد اور ارسال میں فرق یہ ہے کہ ارسال میں راوی کسی ایسے شیخ سے روایت کرتا ہے جس سے اس کا سماع ثابت ہی نہیں ہوتا، جبکہ تدلیس میں سماع ثابت ہوتا ہے، یعنی مدلس اور مرسل (ارسالِ خفی) دونوں ہی اپنے شیوخ سے غیر مسموع روایات بیان کرتے ہیں، جبکہ الفاظ سننے کا تأثر دیتے ہیں۔ مدلس نے صرف زیر بحث روایت یا روایات نہیں سنی ہوتیں، البتہ بعض دیگر روایات سنی ہوتی ہیں، جبکہ مرسل (ارسال خفی) نے اپنے شیخ سے کوئی روایت بالکل نہیں سنی ہوتی، نہ یہ زیر بحث روایت اور نہ کوئی اور، بلکہ محض ملاقات ہوئی ہوتی ہے، یا اس کا زمانہ پایا ہوتا ہے۔

امام حاکم معرفة علوم الحديث میں اپنی سند سے بیان کرتے ہیں: علي بن خشرم قال لنا ابن عيينة عن الزهري ، فقيل له سمعته من الزهري فقال لا ولا ممن سمعه من الزهري. حدثني عبدالرزاق عن معمر عن الزهري

اس مثال میں ابن عیینہ نے اپنے اور زہری کے مابین دو راوی ساقط کر دیے ہیں۔ ابن عیینہ کو زہری سے سماع بھی حاصل ہے، اس لیے یہاں ایک عام طالب علم یہ وہم کرسکتا ہے کہ زہری سے براہ راست روایت کی جارہی ہے۔

تدلیس التسویہ: تدلیس کی یہ قسم بھی دراصل تدلیس الاسناد ہی کی ایک صورت ہے۔

راوی اپنے شیخ سے روایت کرے، مگر سلسلۂ سند سے دو ثقہ راویوں کے درمیان آنے والے کسی ضعیف راوی کو ساقط کر دے، جبکہ ان دونوں ثقات کی آپس میں ملاقات ثابت شدہ ہو۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک راوی اپنے ثقہ شیخ سے کوئی حدیث روایت کرتا ہے، مگر وہ ثقہ شیخ کسی ضعیف راوی سے، اور ضعیف راوی کسی ثقہ راوی سے روایت کرتا ہے، جبکہ ضعیف راوی سے پہلے اور بعد کے دونوں ثقہ آپس میں ملاقات کر چکے ہوں، تو مدلس راوی جس نے پہلے ثقہ سے حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنی، اس درمیان والے ضعیف کو گرا دیتا ہے، اور دونوں ثقہ راویوں کو آپس میں ملا دیتا ہے، اور ان دونوں کے مابین سماع کے محتمل الفاظ استعمال کرتا ہے، اور یوں بظاہر پوری سند کو ثقات کی سند بنا دیتا ہے۔

تدلیس العطف: تدلیسِ اسناد کی ایک قسم تدلیس عطف بھی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنے دو اساتذہ سے روایت کرتا ہے جس میں وہ دونوں مشترک ہیں، لیکن اس نے ایک سے سنا تھا، جبکہ دوسرے سے اس کا سماع ثابت نہیں۔ راوی روایت کرتے ہوئے ایک استاد سے سماع کی صراحت کرتا ہے، مگر دوسرے کو اس پر عطف (یعنی واو) کے ساتھ جمع کر دیتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے دوسرے استاد سے بھی سماعت کی ہے، جبکہ اس نے صرف پہلے استاد سے سنا ہوتا ہے، مثلاً اگر کوئی راوی کہے حدثنا حصین و مغیرہ، حالانکہ اس نے صرف حصین سے سنا تھا، اور مغیرہ سے اس نے یہ روایت نہیں سنی تھی، مگر قطع کی نیت کرتے ہوئے دونوں کو یکے بعد دیگرے بیان کر دیا۔

تدلیس القطع: اس سے مراد یہ ہے کہ راوی حدثنا کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے اور پھر کسی کا نام لے کر سند اور روایت بیان کرتا ہے، اور یوں ظاہر کرتا ہے کہ اس نے اس راوی سے سنا ہے، حالانکہ اس نے اس سے نہیں سنا ہوتا۔

مثال: امام ابن ابی حاتم کتاب العلل میں روایت کرتے ہیں: اسحق بن راھویہ عن بقیة حدثنی ابو وھب الاسدی عن نافع عن ابن عمر ... حدیث لا تحمدوا اسلام المرء حتی تعرفوا عقدة رایه (کسی شخص کے اسلام کی تعریف نہ کرو، تا آنکہ اس کے عقیدے کو اچھی طرح جانچ پرکھ نہ لو)۔

امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ اس سند میں تفصیل ہے، جسے سمجھنے والے بہت کم ہیں۔ اس سند کی حقیقت درج ذیل ہے۔ عبید الله بن عمرو (ثقه) عن اسحاق بن ابی فروة (ضعیف) عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم۔

عبیداللہ بن عمرو کی کنیت ابووہب ہے اور نسبت اسدی ہے۔ بقیہ نے اس کے نام کی جگہ اس کی کنیت اور نسبت بیان کر دی ہے، تاکہ اس کے اصل نام کی طرف خیال نہ جائے، حتیٰ کہ جب اس کے شیخ اسحاق بن ابی فروۃ کا نام بھی چھوڑ دیا گیا تو اس کے بعد اندازہ ہی نہ ہوسکا کہ یہ کون ہے؟

(شرح الالفیہ للعراقی،۱۹۰، التدریب،۱:۲۲۵)

تدلیس الشیوخ: راوی اپنے کسی شیخ سے کوئی حدیث روایت کرے، مگر سند بیان کرتے ہوئے اس کے معروف نام کی جگہ اس کی کنیت، یا نسب اور وصف کا ذکر کرے جو معروف نہ ہو۔ اس عمل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ پہچانا نہ جاسکے!

ابوبکر بن مجاہد جو ائمہ قراء میں سے ہیں، اپنی بعض روایات میں یوں کہہ دیتے ہیں: حدثنا عبداللہ بن ابی عبداللہ، اور اس سے ان کی مراد ابوبکر بن ابی داؤد السجستانی ہوتے ہیں۔

تدلیس کا حکم

(الف) تدلیس الاسناد ــــ یہ ایک نہایت مکروہ عمل ہے۔ اکثر علماء نے اس کی مذمت کی ہے۔ امام شعبہ کے بیانات اس بارے میں بہت ہی سخت اور شدید ہیں، مثلاً ان کے نزدیک "تدلیس جھوٹ ہی کے ہم پلہ ہے"۔

(ب) تدلیس التسویۃ ــــ یہ تدلیس، تدلیس الاسناد سے بھی بڑھ کر بری اور قبیح ہے۔ حافظ عراقی کا کہنا ہے کہ "عمداً تدلیس التسویۃ کا ارتکاب بہت بڑا عیب ہے"۔

(ج) تدلیس الشیوخ ــــ یہ تدلیس الاسناد سے کراہت میں قدرے کم ہے، کیونکہ مدلس اس میں کسی راوی کو ساقط نہیں کرتا، بلکہ مروی عنہ کی پہچان کو مشکل بنا دیتا ہے، اور سامع کو حقیقت تک پہنچنے میں خاصی دقت ہوتی ہے۔ مقاصد کے اعتبار سے اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(د) تدلیس العطف اور تدلیس القطع ــــ یہ دونوں اقسام بھی کسی طرح مذکورہ بالا اقسام سے کراہت میں کم نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدلیس کیوں کی جاتی ہے؟

(الف) مدلسین تدلیس الشیوخ کا عمل ان چار وجوہ سے اختیار کرتے ہیں:

۱- شیخ ضعیف یا غیر ثقہ ہوتا ہے۔ ۲- شیخ طویل العمر ہوتا ہے اور اس کی وفات تاخیر سے ہوتی ہے، جس کے سبب کافی لوگ، جو راوی کے خیال میں اس سے کم درجہ ہوتے ہیں، اس شیخ سے سماع حاصل کر لینے کی وجہ سے اس مدلس راوی کے ہم پلہ وہم مرتبہ بن جاتے ہیں، (اور یہ اپنے آپ کو ان سے بالاتر رکھنے کی کوشش کرتا ہے)۔ ۳- شیخ کم سن ہوتا ہے، یعنی اس مدلس سے بھی کم عمر ہوتا ہے۔ اس بناء پر شاید وہ اس کے نام کا ذکر کرنا کسر شان سمجھتا ہے۔ ۴- یہ اپنے شیخ سے بہت زیادہ روایات حاصل کر چکا ہوتا ہے، لہٰذا روایت کرتے وقت ایک ہی نام کی تکرار کے بجائے (تنوع عبارت کی خاطر) اسے مختلف انداز میں ذکر کرنا چاہتا ہے۔

(ب) تدلیس الاسناد میں مدلسین کے ہاں پانچ وجوہ ہو سکتی ہیں:

۱- علو سند کا وہم دلانا۔ ۲- شیخ سے احادیث کا معتد بہ حصہ سنا ہو، مگر بعض احادیث اس سے براہ راست نہ سن سکا ہو، بلکہ کسی واسطے سے سنی ہوں تو عندالروایۃ واسطہ حذف کر دیتا ہے۔ ۳ تا ۵- مذکورہ بالا پہلی تین وجوہ جو تدلیس الشیوخ میں ذکر ہوئی ہیں۔

مدلس راوی کیوں مذموم اور ناپسندیدہ ہوتا ہے؟

کسی مدلس راوی کے مذموم اور ناپسندیدہ ہونے کے تین سبب ہوتے ہیں: ● وہ یہ وہم دلاتا ہے کہ اس نے فلاں شیخ سے سنا ہے۔ ● روایت بالصراحت بیان کے بجائے احتمال وشبہ کے انداز میں روایت کرتا ہے۔ ● اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو تدلیس وہ کر رہا ہے، اگر اس کی صراحت کرے تو یہ پسندیدہ نہ ہوگی۔

مدلس راوی کی روایات کا حکم

ائمہ محدثین مدلس راوی کی روایات قبول کرنے میں مختلف آراء رکھتے ہیں۔ دو مشہور آراء یہ ہیں: ● مدلّس کی روایت بالکل غیر مقبول اور مردود ہوتی ہے، چاہے وہ اپنے سماع کی تصریح بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردے، کیونکہ تدلیس بذات خود ایک عملِ شنیع اور جرح ہے، (مگر یہ قول قابل قبول نہیں ہے)۔

● دوسرا صحیح تر قول یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے، یعنی، (۱) مدلس اگر اپنے سماع کی تصریح کرے تو روایت مقبول ہوگی، یعنی حدیث بیان کرتے ہوئے سمعت وغیرہ الفاظ استعمال کرے۔

(۲) اگر سماع کی تصریح نہ کرے تو روایت ناقابل قبول ہوگی، (مثلاً لفظ عن سے روایت کرے)۔

تدلیس کیسے معلوم ہوتی ہے؟

اسانید میں تدلیس معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں: ● مدلس راوی سے جب دریافت کیا جائے تو خود وضاحت کردے، (جیسا کہ ابن عیینہ کے ساتھ ہوا)۔ ● کوئی ماہر فن امام حدیث اپنے علم و معرفت اور تحقیق و جستجو کی بناء پر تفصیل بتائے۔

مدلس راویوں کے مراتب

حافظ ابن حجر نے مدلس راویوں کو حسب ذیل پانچ مراتب میں تقسیم کیا ہے:

۱- وہ راوی جن سے شاذ و نادر تدلیس کا ظہور ہوتا ہے، مثلاً یحییٰ بن سعید الأنصاری۔

۲- وہ راوی جن کی تدلیس قابل برداشت ہے۔ ان کی امامت اور شخصیت کی بناء پر ان کی احادیث صحیح کتب میں ذکر کی گئی ہیں، اور بے شمار احادیث کے سامنے بہت کم تدلیس کی وجہ سے قابل قبول ٹھہرائے گئے، مثلاً سفیان الثوری، یا وہ راوی جو صرف ثقہ راویوں سے تدلیس کرتے تھے، مثلاً سفیان بن عیینہ۔

ان دونوں مراتب کے حامل راویوں کی روایات قابل قبول ہیں۔

۳- کثرت سے تدلیس کرنے والے راوی —— جمہور اہل علم کے نزدیک ان کی وہی روایت قابل قبول ہوگی جس میں سماع کی صراحت ہو۔ ابوالزبیر المکی کثرت سے تدلیس کرنے والوں میں شامل ہیں۔

۴- وہ راوی جن کے بارے میں تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ ان کی کوئی حدیث نہیں لی جائے گی، تاوقتیکہ وہ سماع کی صراحت نہ کریں، کیونکہ یہ راوی ضعفاء اور مجہول راویوں سے تدلیس کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جیسے بقیہ بن الولید۔

۵-وہ راوی جو تدلیس کے علاوہ کسی اور عیب کی وجہ سے ضعیف قرار دیے گئے تو ان کی حدیث نہیں لی جائے گی، چاہے وہ سماع کی صراحت بھی کر دیں، سوائے اس راوی کے جس کا ضعف معمولی ہو اور ثقہ قرار دیا جائے جیسے ابن لہیعہ۔

بعض مشہور مدلسین

۱-بقیۃ بن الولید ــــ اس کے بارے میں ابو مسہر کہتے ہیں: احادیث بقية ليست نقية فكن منها على تقية (بقیہ کی احادیث صاف نہیں ہوتیں، ان سے محتاط رہنا!)

(میزان الاعتدال ا:۳۳۲)

۲-الولید بن مسلم

تدلیس اور مدلسین کے بارے میں مشہور تصنیفات

اس موضوع پر کافی تصنیفات ہیں۔درج ذیل بہت معروف ہیں:

- علامہ خطیب بغدادیؒ نے اس موضوع پر تین کتابیں لکھی ہیں۔ان میں سے ایک التبيين لاسماء المدلسين ــــ مدلسین کے ناموں کی فہرست ہے، دوسری دو کتابوں میں انواع تدلیس کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ (الکفایۃ،۳۵۷)
- علامہ برہان الدین بن الحلبی، التبيين لاسماء المدلسين (مطبوع)
- حافظ ابن حجر، تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس (مطبوع)

(تیسیر،۷۱-۷۶،معجم،۳۶۸-۳۷۹)

المذاکرہ

مذاکرہ سے مراد ہے کسی بات کو یاد کرنا، دہرانا، یا کسی اور سے یاد کرنے میں مدد لینا۔محدثین کے نزدیک مذاکرہ علم حدیث کے لیے نہایت ضروری ہے، تاکہ حدیث یاد رہے اور علم تازہ ہوتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سننے کے بعد آپس میں مذاکرہ کیا کرتے تھے، تاکہ انہیں حدیث یاد رہے۔

بہترین مذاکرہ رات کا مذاکرہ ہے جس وقت سکون ہوتا ہے اور طالب علم اطمینان سے مذاکرہ کرسکتا ہے۔ سلف صالحین میں سے بعض علماء عشاء کے بعد مذاکرہ شروع کرتے تھے اور فجر کی اذان تک اس میں مصروف رہتے تھے۔

اگر طالب علم کو کوئی اور شخص مذاکرہ کرنے کے لیے نہ ملے تو خود ہی اپنی یاد کردہ احادیث دہراتا رہے اور یاد کرتا رہے۔ بار بار دہرانے سے بھی الفاظ زبان پر آسانی سے رواں ہوجاتے ہیں۔

مراتب الاصحیۃ (صحیح روایات کی درجہ بندی)

اگر کتب حدیث میں موجود احادیث کو صحت کے لحاظ سے مرتب کرنا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل ترتیب ملحوظ رکھی جائے گی۔

۱- متفق علیہ احادیث، یعنی بخاری اور مسلم کی روایت کردہ احادیث جو قطعی علم کا ذریعہ ہیں اور متواتر کے ہم پلہ ہیں۔

۲- صرف امام بخاری کی مروی احادیث

۳- صرف امام مسلم کی مروی احادیث

۴- وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم دونوں کی شرط کے مطابق ہوں، مگر انہوں نے روایت نہ کی ہوں۔ شرط سے مراد ان دونوں کے راوی اور طریقہ تخریج ہے۔ امام حاکم کا طریقہ ہے کہ وہ اسانید جمع کرکے ان پر حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

۵- وہ احادیث جو امام بخاری کی شرط کے مطابق ہوں اور انہوں نے روایت نہ کی ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶-وہ احادیث جو امام مسلم کی شرط کے مطابق ہوں اور انہوں نے روایت نہ کی ہوں۔

۷-وہ احادیث جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق نہ ہوں، لیکن دیگر ائمہ مثلاً ابن خزیمہ، ابن حبان اور اصحابِ سنن ومسانید نے انہیں صحیح قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے تمام احادیث کا احاطہ نہیں کیا اور نہ ان کا یہ ہدف ہی تھا۔

(معجم،۳۸۲)

مراتب التعديل

صحابہ کرام کے بعد آنے والے راویان کرام کے بارے میں یہ مراتب متعین کیے گئے ہیں:

پہلا مرتبہ — اس مرتبے میں تین طرح کے صیغے مستعمل ہیں۔

۱-وہ صیغہ جو مبالغے پر مبنی ہے، مثلاً اليه المنتهي في التثبت ، لاأعرف له نظيرا في الدنيا.

۲-وہ صیغہ جو افعل تفضیل کے وزن پر ہو، مثلاً أوثق الناس، أضبط الناس۔

۳-وہ صیغہ جو مکرر استعمال کیا گیا ہو، مثلاً ثقه ثقه ، ثقه حافظ ، ثقه ضابط وغیرہ۔

دوسرا مرتبہ — اس مرتبے میں صرف ایک صیغہ مستعمل ہے جس میں راوی کے انفرادی وصف کی وضاحت ہوتی ہے، مثلاً ثقة، حافظ، عادل، متقن، ثبت وغیرہ۔

ان دونوں مراتب کے حامل راویوں کی احادیث درجہ اول میں صحیح تصور کی جاتی ہیں اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں پائی جاتی ہیں۔

تیسرا مرتبہ — ان الفاظ کے حامل راوی تیسرے مرتبے میں شامل ہیں، صدوق لاباس به، ليس به بأس ، مأمون ، خيار ، محله الصدق ، شیخ وغیرہ۔

ان راویوں کی بیان کردہ احادیث کو امام ترمذی حسن کہتے ہیں، اور امام ابوداؤد اور منذری ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں، بہرحال ان راویوں کی احادیث قابل قبول ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مرتبہ — مندرجہ ذیل عبارات کے حامل افراد اس مرتبے میں شمار ہوتے ہیں:

صدوق سيىء الحفظ ، صدوق له أوهام ، تغير بآخره ، شيخ وسط ، شيخ يكتب، ينظر فيه ، مقبول حديث يتابع والا فلين الحديث ، صالح الحديث ، يكتب للاعتبار ، مقارب الحديث، صويلح، صدوق ان شاء الله ، أرجو أن لابأس به ، جيد الحديث ، حسن الحديث ، وسط، صدوق مبتدع، صدوق يهم وغیرہ، یا وہ عبارتیں جو ضعف یا جرح کے نزدیک ہوں۔

ایسے راوی بھی اس درجے میں رکھے جاسکتے ہیں جو کسی قسم کی بدعت کے شکار ہوں، جیسے تشیع، قدریت، ناصبیت، ارجاء اور جہمیت وغیرہ۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ راوی چوتھے مرتبے، بلکہ اِس سے بھی کم تر مرتبے میں ہیں اور ان راویوں کی روایت کسی دوسری حدیث کی تقویت کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے اور حسن لغیرہ کے درجے تک پہنچ سکتی ہے۔

(معجم،۲۸۳)

مراتب الجرح

پہلا مرتبہ — اہل کذب، ان راویوں کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں:

متروك الحديث ، واهي الحديث ، كذاب ، ساقط ، ما أكذبه ، دجال، متهم بالكذب ، اليه المنتهى في الكذب ، هو ركن الكذب، فلان رد حديثه ، مردود الحديث ، مطروح الحديث ، فلان ارم به، فلان لايساوى شيئا، فلان هالك، فلان ذاهب ، فيه نظر (امام بخاری کے نزدیک)، سكتوا عنه ، وضاع ، يضع الحديث فلان لايعتبر به ، فلان ليس بمأمون.

اس مرتبے میں حافظ ابن حجر کے نزدیک چوتھا، پانچواں اور چھٹا، حافظ عراقی کے نزدیک تیسرا، چوتھا اور پانچواں مرتبہ شامل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مرتبے کے حامل راویوں کا حکم یہ ہے کہ ان کی حدیث ہر حالت میں مردود ہے اور ان احادیث کا ٹھکانا موضوع احادیث کی کتب ہیں۔

دوسرا مرتبہ —— اہل غفلت ونسیان، ان الفاظ کے حامل اس مرتبہ میں شامل ہیں: **ضعیف ، منکر الحدیث، حدیثه منکر ، مضطربُ الحدیث، ضعفوه، لایحتج به.**

اس مرتبے کے افراد کی حدیث رد نہیں کی جائے گی، بلکہ قابل اعتبار ہے۔

تیسرا مرتبہ —— اہل اغلاط، ان الفاظ کے حامل افراد اس مرتبے میں شامل ہیں: **مستور الحال ، مجهول الحال ، لیس بقوی یکتب حدیثه ، لین الحدیث، فلان فیه مقال ، فلان فیه ضعف ، فلان یعرف وینکر ، لیس بذلک القوی ، لیس بالمتین، لیس بحجة، لیس بعمدة ، لیس بالمرضی ، فلان للضعف ماهو ، فیه خلف، طعنوا فیه، سیئی الحفظ ، لین الحدیث، تکلموا فیه۔** ان افراد کی حدیث بھی قابل اعتبار ہے۔
(معجم،٣٨٦)

مراتب المدلسين دیکھیے: مدلس

المردود

مردود سے مراد وہ حدیث ہے جو کسی درجے میں بھی ضعیف ہو سکتی ہے۔ اسے رد کرنے کا سبب سند میں کوئی سقوط واقع ہونا ہے، یا راوی میں کسی عیب کا ہونا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: **ضعیف**

المرسل

تعریف: محدثین کے نزدیک مرسل سے مراد وہ حدیث ہے جو کسی تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کے قول، فعل یا تقریر کے بارے میں بیان کی ہو۔ حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے: ''وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی ساقط ہو''، مثال کے طور پر یونس کی حسن بصری سے یہ روایت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبیل کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: الزاد والراحلة، یعنی زادِ سفر اور سواری۔

حدیث مرسل کا حکم: مرسل روایت درحقیقت ضعیف اور مردود احادیث کی ایک قسم ہے، کیونکہ اس میں اتصالِ سند مفقود ہوتا ہے جو صحیح حدیث کی ایک لازمی شرط ہے۔ اسی طرح محذوف راوی کا کوئی تعین نہیں ہوتا۔ ممکن ہے وہ کوئی غیر صحابی ہو۔ اس صورت میں اس کے ضعیف ہونے کا احتمال مزید بڑھ جاتا ہے۔

تاہم محدثین اور ائمہ کا حدیثِ مرسل کے حکم اور اس کے حجت ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، کیونکہ سند کا یہ انقطاع ایک خصوصی نوعیت کا حامل ہے۔ حدیث مرسل میں بالعموم صحابی ہی ساقط ہوتا ہے اور صحابہ سب کے سب عادل شمار ہوتے ہیں۔ اب اگر ان کی معرفت متعین نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بہر حال اس بارے میں تین اقوال معروف ہیں۔

الف- حدیث مرسل ضعیف اور مردود ہے۔ — جمہور محدثین اور اکثر اصولیین اور فقہاء مرسل روایت کو ضعیف اور مردود شمار کرتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ محذوف راوی نامعلوم ہے، ممکن ہے وہ صحابی کے علاوہ کوئی اور فرد ہو۔

ب- حدیث مرسل صحیح اور قابل حجت ہے۔ — امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے مشہور قول کے مطابق مرسل روایت صحیح اور قابل احتجاج ہوتی ہے۔ علماء کا ایک طبقہ ایک اضافی شرط یہ عائد کرتا ہے کہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور اس کی شہرت یہی ہو کہ وہ صرف ثقات سے ہی ارسال کرتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ کوئی بھی ثقہ اور معتمد تابعی اس بات کو جائز اور حلال نہیں سمجھتا کہ موثوق واسطے کے بغیر ہی یہ کہہ دے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔۔۔''

ج- حدیث مرسل مشروط طور پر مقبول ہے۔ — امام شافعی اور بعض دیگر ائمہ کرام مرسل روایت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولیت کے لیے چار شرطیں عائد کرتے ہیں۔تین کا تعلق شرائط ارسال کرنے والے راوی سے ہے اور ایک کا اس حدیث سے ہے۔شرائط درج ذیل ہیں:

۱-ارسال کرنے والا کبار تابعین میں سے ہو۔

۲-اگر اس سے مرسل عنہ کی تفصیل معلوم کی جائے تو کسی ثقہ کا نام بتائے۔

۳-اور اگر دیگر با اعتماد حفاظ حدیث بھی اس روایت میں مرسل مذکور کے ساتھ شریک ہوں تو وہ اس کی مخالفت نہ کریں۔

۴-مذکورہ بالا تین شرطوں کے ساتھ درج ذیل میں سے بھی کوئی ایک شرط اس کے ساتھ موجود ہو یعنی:

- یہ حدیث کسی دوسری سند سے متصل طور پر ثابت ہو۔
- دوسری اسانید کے ذریعے بھی یہ روایت مرسل طور پر ثابت شدہ ہو، مگر ارسال کرنے والا بعض دیگر علماء کا شاگرد ہو جو پہلے مرسل کے اساتذہ کے علاوہ ہوں۔
- کسی صحابی کے قول کے موافق ہو۔
- اکثر اہل علم اس کے مطابق فتوی دیتے ہوں۔(امام شافعی، الرسالۃ)

اگر ان شروط کے ذریعے مرسل روایات صحیح طور پر ثابت ہو جائیں اور ان کی اسانید بھی متعدد ہوں، مگر ان کے معارض کوئی غریب، لیکن صحیح حدیث بھی ثابت ہو اور ان میں جمع ممکن نہ ہو تو ان مراسیل کو ترجیح حاصل ہوگی۔

مرسل صحابی

کوئی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان یا آپ کا کوئی فعل بیان کرے، مگر اس نے براہ راست خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو، نہ مشاہدہ کیا ہو، تو اسے مرسل صحابی کہتے ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں، مثلاً صحابی کا کم عمر ہونا، متأخر اسلام ہونا، یا کسی نامعلوم سبب سے مجلس میں اس کی عدمِ حاضری وغیرہ۔اس نوع کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کہ صغار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ، مثلاً ابن عباس اور ابن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

مرسل صحابی کا حکم

جمہور علماء محدثین کا صحیح اور مشہور قول یہ ہے کہ صحابی کی مرسل روایت صحیح اور قابل حجت ہوتی ہے، کیونکہ صحابی کا تابعین سے روایت کرنا بہت ہی نادر ہے اور جب وہ کسی تابعی سے روایت کرتے ہیں تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اور جب صحابی وضاحت نہ کریں اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ استعمال کریں تو سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے ضرور کسی دوسرے صحابی سے سنا ہوتا ہے اور راوی صحابی کا نام ذکر نہ کرنا حدیث کے لیے کسی طرح مضر نہیں ہوتا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ صحابی کی مرسل روایت دیگر مراسیل کی طرح ہوتی ہے، مگر یہ قول ضعیف اور مردود ہے۔

مرسل حدیث کے بارے میں اہم تصانیف یہ ہیں: ● امام ابوداؤد، مراسیل — شیخ شعیب ارناؤوط کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔ ● ابن ابی حاتم، مراسیل ● حافظ صلاح الدین العلائی (۶۹۴ھ-۷۶۱ھ) کی جامع التحصیل فی أحکام المراسیل، شیخ حمدی عبدالمجید السلفی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

(تیسیر، ۶۵، معجم، ۳۸۹)

المرسل الخفی

محدثین کی اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے: راوی اپنے کسی ہم عصر یا ملنے والے شخص سے کوئی ایسی روایت بیان کرے جو اس سے نہ سنی ہو، مگر ایسے الفاظ استعمال کرے جو سماع کے محتمل ہوں، مثلاً قال وغیرہ کے الفاظ استعمال کرے۔ اس قسم کی روایت کو مرسل خفی کہا جاتا ہے۔

مرسل خفی کی مثال سنن ابن ماجہ کی یہ حدیث ہے، عمر بن عبدالعزیز عن عقبة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عامر مرفوعا، رحم الله حارس الحرس (جہاد میں پہرہ دینے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے)۔اس سند میں عمر بن عبدالعزیز کی ملاقات عقبہ بن عامر سے ثابت نہیں ہے، جیسا کہ امام مزی نے واضح کیا ہے۔ (تحفة الاشراف، ۷:۳۱۴)

مرسل خفی کا علم کیسے ہوتا ہے؟

۱-کوئی امام فن یہ بات صراحت سے بیان کردے کہ فلاں راوی جس شخص سے روایت کررہا ہے، اس کی اس راوی سے ملاقات نہیں ہوئی، یا اس نے اس سے بالکل سنا ہی نہیں۔

۲-راوی خود یہ اعتراف کرے کہ میں فلاں شیخ سے نہیں ملا یا، میں نے اس سے نہیں سنا۔

۳-وہ روایت کسی اور سند سے بھی منقول ہو اور اس میں اس راوی اور اس کے شیخ کے درمیان کوئی اور راوی بھی مذکور ہو۔

مگر یہ کیفیت مختلف فیہ ہے، کیونکہ دوسری سند کا المزید فی متصل الاسانید میں سے ہونا ممکن ہے۔

مرسل خفی کا حکم: ایسی روایت ضعیف شمار ہوتی ہے، کیونکہ یہ منقطع کی قسم ہے۔اس قسم کے بارے میں خطیب بغدادی نے التفصيل لمبهم المراسيل کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔

(تیسیر، ۷۶)

مرسل الصحابی

تعریف: کوئی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان، یا فعل بیان کرے، مگر اس نے براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو، نہ مشاہدہ کیا ہو، تو اسے مرسل صحابی کہتے ہیں۔

اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں: ● صحابی کا دیر سے اسلام قبول کرنا۔ ● اس مجلس سے غائب ہونا۔ ● صحابی کا کم سن ہونا۔

مثال: حضرت ابوہریرۃ کی حدیث: من أصبح جنبا فلا صوم له (جس نے جنابت کی حالت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صبح کی، اس کا روزہ نہیں ہوا)۔ ابو ہریرہ نے یہ حدیث براہ راست نہیں سنی، بلکہ فضل بن عباس سے روایت کی تھی، جیسا کہ امام بخاری نے بیان کیا ہے۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر ۱۹۲۶)

اس قسم کی احادیث قابل قبول ہیں۔ صحابی کے نام کی لاعلمی سے اس لیے کوئی فرق نہیں پڑتا، کہ تمام صحابہ عادل ہیں۔ ایک ضعیف احتمال یہ ہے کہ شاید صحابی نے تابعی سے روایت کی ہو۔ اس بنیاد پر بعض اہل علم نے ایسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابی اگر تابعی سے روایت کرے تو وہ اس کا نام بیان کرتا ہے اور نہ بیان کرے تو وہ روایت کسی اور صحابی سے ہوگی۔ اس قسم کی کثیر روایات حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر سے مروی ہیں۔ حضرت ابن عباس کو فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اور حضرت ابن زبیر ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دو حضرات نے دیگر صحابہ سے روایت کی، مگر ان کا ذکر نہیں کیا۔ یہ تمام روایات قابل حجت ہیں۔

(معجم، ۳۹۴)

المرفوع

محدثین کے نزدیک وہ قول، فعل، تقریر یا صفت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو، اور اسے کوئی صحابی بیان کرے، حدیث مرفوع کہلاتی ہے۔ اس کی چار اقسام ہیں:

۱- مرفوع قولی ـــــ وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان بیان کیا گیا ہو۔

۲- مرفوع فعلی ـــــ وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل بیان کیا گیا ہو۔

۳- مرفوع تقریری: وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہونے والے کسی عمل کے بارے میں بیان کیا گیا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا ہو۔

۴- مرفوع وصفی ـــــ وہ حدیث جس میں کوئی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی اخلاقی یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی وصف بیان کرے، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت اور اخلاق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل تھے۔ (تیسیر، ۱۱۶، معجم، ۳۶)

المرفوع حکماً - مرفوع حکمی

مرفوع حکمی وہ روایت ہے جسے ایسے صحابی نے روایت کیا ہو جو نہ اسرائیلیات روایت کرتا ہو، اور نہ اس کی روایت میں کوئی ایسی بات ہو جو اجتہاد سے تعلق رکھتی ہو، مثلاً عبادات اور ثواب وعقاب سے متعلقہ امور، یعنی ظاہر میں وہ حدیث صحابی کا قول ہوتی ہے، جبکہ اس کا حکم مرفوع کا ہوتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل احادیث شامل ہیں:

۱-صحابی کا وہ بیان جو ماضی کے حالات پر مبنی ہو، مثلاً ابتدائے تخلیق وغیرہ، یا مستقبل کے بارے میں معلومات پر مشتمل ہو، مثلاً ملاحم، فتن اور قیامت کے حالات وغیرہ بیان کیے گئے ہوں، یا عبادات سے متعلق افعال پر اجر وثواب، یا سزا وغیرہ کے بارے میں ہو۔

۲-صحابی کا کوئی ایسا عمل جس میں اجتہاد کا دخل نہ ہو، مثلاً حضرت علیؓ کا صلاۃِ کسوف میں دو سے زیادہ رکوع کرنا۔

۳-صحابی کا یہ کہنا کہ ہم ایسے کیا کرتے تھے، یا کہا کرتے تھے، یا صحابہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے وغیرہ۔ اس میں شرط یہ ہے کہ صحابی اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی طرف منسوب کرے، اگر عہد رسولؐ کی طرف نسبت نہیں ہوگی تو وہ حدیث مرفوع کے بجائے موقوف کہلائے گی۔

۴-صحابی کا یہ کہنا کہ أمرنا بکذا، أونهينا عن كذا ، أو من السنة كذا، یعنی ہمیں اس چیز کا حکم دیا گیا، یا ہمیں اس سے منع کیا گیا، یا یہ بات سنت ہے، مثلاً بعض صحابہ کا یہ بیان کہ بلال کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت ایک بار کہا کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵-کوئی راوی کسی صحابی سے روایت کرے اور مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کوئی لفظ استعمال کرے۔

یرفعه، یعنی وہ صحابی اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کرتا ہے۔

ینمیه، یعنی وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ہے۔

یبلغ به، یعنی وہ صحابی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔

روایة، یعنی وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے۔

۶-صحابی کوئی ایسی بات بیان کرے جو تفسیری طور پر ذکر کی گئی ہو اور اس کا تعلق کسی آیت کے سبب نزول وغیرہ سے ہو۔

یہ تمام روایات مرفوع حکمی کے ذیل میں آتی ہیں اور قابلِ حجت ہیں۔

(معجم، ۳۹۶)

المزید فی متصل الأسانید

محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ سند ہے جو ظاہراً متصل ہو، مگر اس میں کسی راوی کا اضافہ کر دیا جائے، مثال کے طور پر امام عبداللہ بن المبارک کی روایت: عن سفیان، عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر ، حدثنی بسر بن عبیداللہ ، سمعت ابا ادریس یقول : سمعت واثلة بن الأسقع یقول : سمعت ابا مرثد یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیها، (یعنی قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز ہی پڑھو)۔

اس روایت میں دو جگہ اضافہ ہوا ہے، ایک سفیان کا اضافہ اور دوسرا ابو ادریس کا۔ اس اضافے کا سبب وہم ہے۔

۱-سفیان کا اضافہ ابن المبارک سے پہلے کسی راوی نے کیا ہے، کیونکہ ثقہ راوی ابن المبارک عن عبدالرحمن بن یزید کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- ابوادریس کا اضافہ ابن المبارک کا وہم ہے، کیونکہ ثقہ راوی عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، مگر ابوادریس کا نام نہیں لیتے، جبکہ بعض نے بسر بن عبیداللہ کی واثلہ سے سماع کی صراحت کی ہے۔

اس موضوع پر مشہور تصنیف حافظ خطیب بغدادی کی **تمییز المزید فی متصل الأسانید** ہے۔ **(معجم، ۳۹۷)**

المسانید

مسانید، مسند کی جمع ہے۔ اس سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں احادیث، صحابہ کے اسمائے گرامی کی ترتیب سے مرتب کی جاتی ہیں اور احادیث کے موضوع کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

صحابہ کے درمیان ترتیب افضلیت کی بنیاد پر ہوسکتی ہے، جیسے پہلے خلفائے راشدین اور ان کے بعد عشرہ مبشرہ میں سے باقی صحابہ وغیرہ، یا سبقت اسلام کی بنیاد پر، یا حسب ونسب کی بنیاد پر، یا حروف ہجائی کی ترتیب پر۔

سب سے پہلی مرتبہ مسند، امام ابوداؤد الطیالسی (ف ۲۰۴ھ) کی ہے، اور سب سے عظیم اور مشہور مسند امام احمد بن حنبل (ف ۲۴۱ھ) کی ہے، آخر الذکر کی ترتیب اس طرح ہے:

- مسانید خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
- مسانید بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم
- مسند اہل بیت رضی اللہ عنہم
- مسند مکثرین مثلاً عبادلۃ اربعۃ (ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر اور ابن عمرو رضی اللہ عنہم)
- مسند مکی صحابہ رضی اللہ عنہم
- مسند مدنی صحابہ رضی اللہ عنہم
- مسند شامی صحابہ رضی اللہ عنہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مسند کوفی صحابہ رضی اللہ عنہم
- مسند بصری صحابہ رضی اللہ عنہم
- مسند انصار رضی اللہ عنہم
- مسند صحابیات رضی اللہ عنہن۔

مسند احمد میں چالیس ہزار کے قریب احادیث ہیں، ان میں سے دس ہزار مکرر ہیں۔ امام احمد نے ساڑھے سات لاکھ احادیث سے یہ احادیث منتخب کی تھیں۔ موجودہ مطبوعہ نسخے میں احادیث کی تعداد ۲۷،۶۴۴ ہے۔

ایک مسند امام شافعی (ف ۲۰۴ھ) کی جانب منسوب ہے جو خود ان کی مرتبہ نہیں ہے، بلکہ محمد بن یعقوب نیشاپوری ابوالعباس الأصم کی مرتب کردہ ہے۔

دوسری مشہور مسانید میں بقی بن مخلد (ف ۲۷۲ھ) کی مسند ہے جس میں بقول احمد شاکر ۳۱۰۶۴ احادیث ہیں۔ ان کے علاوہ امام ابوبکر الحمیدی (ف ۲۱۹ھ)، اسحاق بن راہویہ (ف ۲۳۸ھ)، امام حافظ عبد بن حمید (ف ۲۴۹ھ)، حافظ ابوبکر البزار احمد بن احمد بن عمرو البصری (ف ۲۹۲ھ) اور ابویعلی الحافظ الموصلی (ف ۳۰۷) کی مسانید قابل ذکر ہیں۔

امام ابو حنیفہ (ف ۱۵۰ھ) کی مسند حافظ ابو نعیم اصفہانی کی مرتب کردہ متداول اور مشہور ہے۔ (معجم، ۳۹۹)

المساواة

سند عالی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کی سند کے راویوں کی تعداد شروع سے لے کر آخر تک، مصنف کی سند کے راویوں کی تعداد کے برابر ہو جائے۔ حافظ ابن حجر نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ اگر امام نسائی ایک حدیث روایت کریں اور ان کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گیارہ راوی ہوں، اور وہی حدیث ہمیں کسی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند سے حاصل ہو جائے جس کے راویوں کی تعداد بھی گیارہ ہو تو ہم امام نسائی کے ساتھ تعداد میں ''مساوی'' ہو گئے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: عالی اور نازل (معجم،۴۰۲)

المستخرج

مستخرج سے مراد وہ کتاب ہے جس میں کسی مؤلف نے کسی دوسرے محدث کی احادیث کو اپنی اسانید سے روایت کیا ہو۔ اس میں دوسرے مصنف کی اسانید پہلے سے مختلف ہوتی ہیں، مثلاً کوئی مؤلف صحیح بخاری، یا صحیح مسلم کی احادیث اپنی اسانید سے بیان کرے، لیکن بخاری اور مسلم کی سند کے علاوہ، اس امکان کے ساتھ کہ یہ مؤلف بخاری یا مسلم کے استاذ، یا اس سے اوپر کسی بھی کڑی میں جا ملے، بغیر یہ دیکھے کہ الفاظ حدیث متفق ہیں یا مختلف، لیکن اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ مصنف اصل محدث کی سند میں بہت دور نہ چلا جائے، الا یہ کہ بہت اہم فائدہ مقصود ہو۔ مستخرج سے روایت کرتے ہوئے اصل کتاب کا حوالہ نہیں دیا جاتا، بلکہ مستخرج کا حوالہ دیا جائے گا۔

مستخرجات کے فوائد

۱- تفہیم حدیث: مستخرج کی احادیث کے الفاظ بعض مرتبہ اصل کتاب کے الفاظ کی وضاحت اور تشریح کر دیتے ہیں۔

۲- مستخرج میں زائد حدیث کی تصحیح ہو جاتی ہے جو صرف مستخرج کی وجہ سے ہم تک پہنچی ہوتی ہے۔

۳- کسی مدلس کے سماع کی صراحت ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اس نے اصل کتاب میں صراحت نہ کی ہو۔

۴- اصل کتاب میں کوئی ابہام ہے تو اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۵- مستخرج کی سند کی وجہ سے اصل کتاب کی سند کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

۶- مستخرج کی سند کی وجہ سے علو سند بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور مستخرجات یہ ہیں: ● امام احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الاسماعیلی الجرجانی (ف ۳۷۱ھ)، مستخرج علی الصحیحین ● حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد الخوارزمی (ف ۴۲۰ھ)، مستخرج علی الصحیحین ● ابوعوانۃ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الاسفرائینی (ف ۳۱۶ھ)، المستخرج علی صحیح مسلم ● قاسم بن اصبغ (ف ۳۴۰ھ)، المستخرج علی سنن ابی داؤد ● ابوبکر بن منجویۃ (ف ۴۱۰ھ)، المستخرج ● ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک بن فرج القرطبی (ف ۳۳۰ھ)، مستخرج (معجم، ۴۰۲)

المستدرک

مستدرک سے مراد وہ کتاب ہے جس میں مؤلف نے کسی دوسری کتاب کی ترک کردہ ان احادیث کو جمع کیا ہو، جو اس کی رائے میں پہلی کتاب کے مصنف کی شرط کے مطابق تھیں، مگر اس نے ذکر نہیں کیں۔ استدراک کی شرط یہ ہے کہ ان احادیث کے رجال اسناد وہی ہوں جن سے اصل کتاب کا مؤلف روایت کرتا ہے۔

اس فن کی مشہور کتاب امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ النیسابوری (ف ۴۰۵ھ) کی المستدرک ہے، جس میں انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر استدراک کرتے ہوئے احادیث جمع کی ہیں اور یہ کہتے ہیں: صحیح علی شرطهما ولم یخرجاه، صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجه، یا صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجه.

امام حاکم تصحیح حدیث میں بہت متساہل واقع ہوئے ہیں، اس لیے محدثین ان کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب میں بہت سی ضعیف، بلکہ منکر اور موضوع احادیث کو صحیح قرار دے دیا ہے، جیسا کہ حافظ ذہبی نے اپنی تلخیص میں واضح کیا ہے۔

ان کے اس تساہل کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب اپنی عمر کے آخری حصے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف کی تھی اوران کونظر ثانی کی مہلت نہ مل سکی۔ (معجم،۴۰۴)

المستفیض

مستفیض سے مراد وہ حدیث ہے جسے بیان کرنے والے تین یا تین سے زیادہ افراد ہوں۔
یعنی المستفیض مشہور کے مترادف ہے۔

اس کی تعریف میں دو اور اقوال ہیں۔

۱۔ ''مشہور'' عام ہے، اور ''مستفیض'' خاص ہے۔اس طرح کے مستفیض میں سند کے دونوں اطراف کا برابر ہونا شرط ہے، جبکہ مشہور میں ایسی کوئی شرط نہیں۔

۲۔ پہلے قول کے برعکس، یہ مشہور سے زیادہ عام ہے۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے :المشهور
(معجم،۴۰۶)

المستملی

مستملی سے مراد وہ شخص ہے جو محدث کی املاء کردہ روایات کو دور بیٹھے طلبہ تک اپنی آواز سے پہنچاتا ہے۔حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔سنن ابو داؤد میں رافع بن عمرو المزنی کی حدیث ہے: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بمنى يخطب الناس حين ارتفع الضحى على بغلة شهباء وعلى يعبر عنه، یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں عید کے دن جب سورج نکل چکا تھا، سفید خچر پر سوار خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اور حضرت علی آپ کی بات (دور بیٹھے لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔

(سنن ابو داؤد،۲:۴۸۹،مسند احمد،۳:۴۷۷)

حافظ خطیب بغدادی فرماتے ہیں: مستملی کو ہوشیار اور بات پہنچانے والا ہونا چاہیے، بے وقوف اور مغفل آدمی یہ کام نہیں کرسکتا۔محدثین مستملی رکھنے میں بہت احتیاط کرتے تھے، اور قاعدہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ جس نے مستملی کی بات سنی ہو اور محدث کے الفاظ نہ سنے ہوں، اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ یہ روایت اس کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہے کہ سمعت فلانا یقول، کیونکہ مستملی کا رتبہ عرض کی طرح ہے، اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو شیخ کو پڑھ کر سنا رہا ہو۔

(معجم، ۴۰۷)

المستور

مجہول کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ محدثین کے نزدیک اگر کسی راوی سے ایک شخص نے روایت کی ہو، مگر اس کی توثیق نہ ہوئی ہو تو وہ مجہول کہلاتا ہے۔ جس راوی سے دو یا دو سے زائد افراد نے روایت کی ہو، مگر اس کی توثیق نہ کی گئی ہو تو وہ مستور کہلاتا ہے۔ مستور کی روایت قابل قبول نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے :المجهول (معجم، ۴۰۸)

المسلسل

تسلسل اسناد حدیث کی ایک صفت ہے۔ اس سے مراد راویانِ حدیث کی کسی ایک حالت یا صفت کا تسلسل سے منقول ہونا ہے۔ جس حدیث میں یہ حالت، یا صفت پائی جائے، اسے حدیث مسلسل کہتے ہیں۔ اس کی دو بنیادی اقسام ہیں:

۱- روایت کی صفت میں تسلسل ہو، مثلاً روایت کرتے ہوئے ہر راوی سمعت یا حدثنا یا اخبرنا کہے۔

۲- راوی کی صفت میں تسلسل ہو، مثلاً راوی کوئی ایسا قول یا فعل کرے جو اس کے استاد نے کیا تھا، اور یہ اس نے اپنے استاد سے لیا ہو اور یہ حالت مسلسل نقل ہو رہی ہو، مثال کے طور پر قول میں تسلسل کی نسبت سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الراحمون یرحمهم الرحمن ، ارحموا من فی الأرض یرحمکم من فی السماء ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے تابعی ابوقابوس نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ پہلی حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو میں نے اپنے شیخ سے سنی۔ ان سے عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں اور یہی جملہ کہتے ہیں۔ ان سے سفیان بن عیینہ روایت کرتے ہیں اور یہی الفاظ دہراتے ہیں۔ اس طرح آج تک یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہے۔

اسی طرح فعل کے تسلسل کی نسبت سے حضرت انس کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لایجد العبد حلاوۃ الایمان حتی یؤ من بالقدر خیرہ وشرہ**۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک اپنے ہاتھ میں لی اور فرمایا: **آمنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ.**

اس روایت کے تمام راوی اسے بیان کرتے ہوئے مذکورہ قول اور فعل کو عملاً ادا کرتے ہیں۔

اس تسلسل کا فائدہ یہ ہے کہ تدلیس اور انقطاع کا شائبہ نہیں رہتا، خصوصی حفظ وضبط کا اہتمام ہو جاتا ہے۔

مسلسل احادیث (**مسلسلات**) میں یہ کتابیں مشہور ہیں: ● امام سیوطی، **المسلسلات الکبری** ● محمد عبدالباقی الأیوبي، **المناھل السلسلة فی الأحادیث المسلسلة**

(معجم، ۴۰۸)

المُسنَد (میم پر پیش اور نون پر زبر کے ساتھ)

اصطلاح میں اس کے تین معانی ہیں:

۱- وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علیحدہ علیحدہ جمع کردی گئی ہوں۔

۲- وہ حدیث جس کی سند مرفوع اور ظاہری طور پر متصل ہو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کسی بھی حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا کافی ہے، چاہے وہ منقطع ہی کیوں نہ ہو۔

۳- سند کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ **(تیسیر، ۱۲۳، معجم، ۴۰۹)**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المُسنِد (میم پر پیش اور نون کی زیر کے ساتھ)

وہ شخص جو اپنی سند سے حدیث بیان کرے، خواہ وہ اس کا عالم ہو، یا نہ ہو، بلکہ محض ناقل اور راوی ہو، یہ محدث سے کم تر درجہ ہے۔ (تیسیر، ۲۲، معجم، ۴۱۱)

المشبه

حدیثِ حسن کے لیے بعض اہل علم نے مشبہ کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد حسن اور اس سے مشابہ روایت ہے۔ (التدریب، ۱:۱۷۸)

المشتبه المقلوب

یہ متشابہ کی ایک قسم ہے جس میں راوی اور اس کے باپ کے نام میں اتفاق ہو، مگر تقدیم وتاخیر میں کلی فرق ہو، مثلاً اسود بن یزید اور یزید بن اسود، الولید بن مسلم اور مسلم بن الولید، یا بعض حروف میں فرق ہو مثلاً ایوب بن سیار اور ایوب بن یسار۔

اس فن کے بارے میں حافظ خطیب بغدادی کی مستقل کتاب ہے: **رافع الارتیاب فی المقلوب من الأسماء والأنساب** (تیسیر، ۹۷)

مشكاة المصابيح

حدیث کی ایک جامع اور متداول کتاب ہے جو عموماً ابتدائی مراحل میں پڑھائی جاتی ہے۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی (ف ۷۳۷ھ) اس کے مصنف ہیں۔ اصل میں یہ کتاب امام ابومحمد الحسین بن مسعود البغوی (ف ۵۱۶ھ) کی کتاب — **مصابیح السنة** — کی تہذیب ہے، اور اس پر اضافہ ہے۔ خطیب تبریزی نے اس میں ایک فصل کا اضافہ کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکاۃ المصابیح کی چند اہم خصوصیات یہ ہیں:

۱- یہ جامع کتاب ہے جس میں تمام کتب حدیث سے احادیث منتخب کی گئی ہیں۔

۲- کتاب فقہی انداز سے مرتب کی گئی ہے۔

۳- کتاب کے ابواب فصول میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ ہر باب تین فصلوں میں منقسم ہے، دو فصلیں اصل مصنف کی مرتبہ ہیں، اور تیسری فصل کا اضافہ خطیب تبریزی نے کیا ہے۔ خطیب تبریزی کی اضافہ کردہ احادیث کی کل تعداد ۱۵۰۰ کے لگ بھگ ہے، البتہ اضافہ شدہ فصول میں فصل اول میں صحیح احادیث، یعنی بغوی کی اصطلاح کے مطابق صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث، فصل دوم میں حسن احادیث جو بغوی کی اصطلاح میں سنن کی احادیث ہیں۔ تیسری فصل میں خطیب تبریزی نے ان احادیث کا اضافہ کیا ہے جو بغوی سے رہ گئی تھیں۔ ان میں صحیح احادیث کے ساتھ ساتھ ضعیف، مرسل اور منقطع روایات بھی ہیں جو دیگر احادیث کی تقویت کا باعث ہوسکتی ہیں۔

۴- احادیث میں اسانید کا ذکر نہیں ہے۔

۵- سنن کی احادیث کے بارے میں ضعیف، یا غریب کا حکم لگایا گیا ہے۔

امام ابن الجوزی (ف ۵۹۷ھ) نے مشکاۃ کی انہیں احادیث پر موضوع ہونے کا حکم لگایا تھا۔ حافظ صلاح الدین العلائی (ف ۷۶۱ھ) نے ان احادیث پر ابن الجوزی کے اعتراضات کا جواب دیا ہے، اسی طرح حافظ ابن حجر نے بھی ابن الجوزی کا جواب لکھا ہے۔

شیخ محمد ناصر الدین الألبانی نے تحقیق کے ساتھ مشکاۃ المصابیح تین جلدوں میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، نیز انہوں نے فصل دوم اور فصل سوم کی اکثر احادیث کا حکم بیان کردیا ہے۔

مشکاۃ المصابیح کی بکثرت شرحیں لکھی گئی ہیں، چند معروف شرحیں یہ ہیں: ● حافظ ابو عبداللہ محمد شرف الدین المناوی السلمی (ف ۷۴۸ھ)، کشف المناهج والتناقيح في شرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحاديث المصابيح • حسین بن محمد الطیبی (ف ۷۴۳ھ)، الكاشف عن حقائق السنن • عبدالعزیز بن محمد الأبہری (ف ۸۹۵ھ)،منهاج المشكاة • ملاعلی قاری بن سلطان (ف ۱۰۱۴ھ)،مرقاة المفاتيح • ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری (ف ۱۴۱۴ھ)،مرعاة المفاتيح (نامکمل) (معجم،۴۱۱)

المشہور

محدثین کی اصطلاح میں مشہور سے مراد وہ حدیث یا روایت ہے جسے بیان کرنے والے تین یا زیادہ افراد ہوں، اور یہ تعداد تمام طبقات میں اسی طرح قائم رہے، لیکن متواتر کی حد کو نہ پہنچے۔ مثال کے طور پر حدیث ان الله لايقبض العلم انتزاعا ينتزعه مشہور ہے۔

اصطلاحی مشہور کے علاوہ مشہور کا اطلاق مندرجہ ذیل پر بھی ہوتا ہے:

• اہل علم کے ہاں مشہور: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

• عامۃ الناس کی زبانوں پر مشہور، مثال کے طور پر حدیث: اطلبوا العلم ولو بالصين يا الحسود لايسود وغیرہ۔ یہ غیر اصطلاحی مشہور ہیں، یعنی شہرت کی وجہ سے زبان زد عام وخاص ہیں۔

مشہور تالیفات: • حافظ بدرالدین زرکشی (ف ۷۹۴ھ)، التذكرة في الأحاديث المشتهرة • حافظ ابن حجر، اللآلی المنشورة في الأحاديث المشهورة • حافظ السخاوی (ف ۹۰۲ھ)، المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة • عجلونی الجراحی (ف ۱۱۶۲ھ)، كشف الخفاء ومزيل الالباس فيما اشتهر من الحديث على ألسنة الناس • قاضی محمد بن احمد الصنعانی (ف ۱۲۲۳ھ)، النوافح العطرة في الأحاديث لمشتهرة (معجم،۴۱۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المشیخات

مشیخہ سے مراد وہ کتاب ہے جس میں کوئی مؤلف اپنے اساتذہ کی مرویات جمع کرے جن سے اس نے حدیث لی ہے، یا جن سے اس نے رِوایت حدیث کی اجازت لی ہے، اگرچہ ملاقات نہ کی ہو، اور یہ مرویات متصل اسانید کے ساتھ بیان کی جائیں۔

اسے فہرس یا ثبت بھی کہا جاتا ہے۔ مشہور کتب مشیخات یہ ہیں: ●مشیخہ یعقوب بن سفیان الفسوی (ف ۲۷۷ھ) ●مشیخہ ابن شاذان (ف ۴۲۶ھ) ●مشیخہ ابی یعلی الخلیلی (ف ۴۴۶ھ) ●مشیخہ ابی القاسم القزوینی الفقیہ (ف ۵۸۲ھ) ●مشیخہ ابی حفص السہروردی (ف ۶۳۲ھ) (معجم، ۴۱۸)

مصادر الحدیث الصحیح (صحیح احادیث کے مآخذ)

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ صحیح احادیث صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم تک محدود ہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے، کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم نے تمام صحیح احادیث کا احاطہ نہیں کیا، بلکہ صرف وہ احادیث ذکر کی ہیں جو ان کی شرائط کے مطابق تھیں۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی صحیح احادیث موجود ہیں۔ ایسی کچھ کتابیں یہ ہیں:

۱- موطا امام مالک بن انس (ف ۱۷۹ھ)، موطا کی سب مرفوع احادیث صحیح کے درجہ میں ہیں۔

۲- ابوالفضل احمد بن سلمۃ النیسابوری (ف ۲۸۶ھ)، الصحیح

۳- ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ (ف ۳۱۱ھ)، الصحیح

۴- حافظ ابوحاتم محمد بن حبان البستی (ف ۳۵۴ھ)، الصحیح

۵- حافظ ابوعوانۃ یعقوب بن ابراہیم النیسابوری (ف ۳۱۶ھ)، الصحیح جو مستخرج ابو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوانہ کے نام سے مشہور ہے۔

٦- حافظ ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی (ف ٣٥٣ھ)، الصحیح

٧- حاکم ابوعبداللہ النیسابوری (ف ٤٠٥ھ)، المستدرک، حاکم تصحیح حدیث میں، چونکہ متساہل ہیں، اس لیے اس کتاب میں صحیح کے علاوہ حسن، ضعیف اور موضوع احادیث بھی ہیں۔

٨- ضیاء الدین المقدسی الحنبلی (ف ٦٤٣ھ)، المختارة

٩- حافظ ابومحمد عبداللہ بن علی بن الجارود النیسابوری (ف ٣٠٧ھ)، الصحیح جو المنتقیٰ فی الأحکام کے نام سے مشہور ہے۔

مزید براں سنن اربعہ اور مسند احمد میں صحیح احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل علم سند کی تحقیق کے بعد ان احادیث کو نمایاں کریں۔

(معجم، ٤١٨)

المصافحة

سند عالی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ مصافحہ سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی کی سند کے واسطوں کی تعداد شروع سے لے کر آخر تک، کسی محدث مؤلف کے شاگرد کی سند کے برابر ہوں تو یہ صورت مصافحہ کہلاتی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ جس طرح دو ملاقات کرنے والے آپس میں مصافحہ کرتے ہیں۔ یہاں بھی محدث کے شاگرد سے سند کے ذریعے ملاقات جاتی ہے۔

(معجم، ٤٢٣)

المصحف

راوی کی تعدیل کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے حفظ اور ضبط میں اتنا اونچا درجہ رکھتا ہو کہ اس سے غلطی کا امکان بہت کم ہو۔ اس راوی کو مصحف سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے مصحف میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی، اسی طرح یہ شخص غلطی سے پاک ہے، تاہم یہ مبالغہ ہے، کوئی شخص بھی غلطی سے مبرا نہیں ہوسکتا۔

یہ لفظ بعض اہل علم نے مسعر بن کدام ابوسلمہ کوفی (ف ۱۵۵ھ) کے لیے استعمال کیا ہے۔

(معجم، ۴۲۳)

المصطلح

مصطلح الحدیث سے مراد وہ علم ہے جو حدیث نبوی کی حفاظت اور اسے ہر طرح کی آلائشوں سے پاک رکھنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اسے اصول حدیث اور علوم حدیث بھی کہا جاتا ہے۔

تعریف: وہ اصول وقواعد جن کے ذریعے سے احادیث کی سند اور متن کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا علم حاصل ہوتا ہے۔

تاریخی پس منظر: اس موضوع پر اولیں تصنیف قاضی ابومحمد الحسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی (ف ۳۶۰ھ) کی **المحدث الفاصل بین الراوی والواعی** ہے۔ اس میں اُنھوں نے مختلف اقسام حدیث بیان کی ہیں، تاہم وہ تمام اقسام کا احاطہ نہیں کرسکے۔ ان کے بعد حاکم ابوعبداللہ (ف ۴۰۵ھ) نے اپنی کتاب **معرفة علوم الحدیث** میں باون اقسام کا تذکرہ کیا۔ ان کے بعد اس فن کی ہر قسم پر تالیف کرنے والے محدث حافظ ابوبکر الخطیب البغدادی ہیں جنھوں نے خاص طور پر مصطلح میں دو کتابیں **الکفایة فی علم الروایة** اور **الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع** لکھیں۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ انھوں نے مصطلح کے مختلف علوم وفنون پر بیس سے زائد کتب لکھی ہیں۔ ان کے بعد قاضی عیاض (۵۴۴ھ) کی کتاب **الالماع فی ضبط الروایة و تقیید الأسماع** کا مقام ہے۔ ان کے بعد اپنے عہد کے محدث اور فقیہ ابوعمرو تقی الدین ابن الصلاح الشہرزوری (ف ۶۴۳ھ) نے مشہور کتاب **علوم الحدیث** تصنیف کی جو اہل علم کے درمیان مؤلف کے نام کی مناسبت سے **مقدمہ ابن الصلاح** کے نام سے معروف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حقیقت میں یہ مصطلح کی جامع ترین کتاب ہے، جس میں تمام اقسام حدیث اور منتشر مسائل جمع کر دیے گئے ہیں۔ بعد میں آنے والوں نے اس کتاب کو اپنا مطمح نظر بنایا اور اس کی تشریح، تلخیص، تعلیق اور تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اس کتاب کی وجہ سے مندرجہ ذیل کتب منصۂ شہود پر آئیں:

۱- امام نووی (ف ۶۷۶ھ) نے مقدمہ ابن الصلاح کا اختصار **ارشاد طلاب الحقائق الی معرفة سنن خیر الخلائق** کے نام سے کیا، پھر اس کی تلخیص **التقریب والتیسیر فی معرفة سنن البشیر والنذیر** کے نام سے کی اور اسی کتاب کی شرح علامہ سیوطی (ف ۹۱۱ھ) نے **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی** کے نام سے کی۔

۲- علامہ بدرالدین بن جماعۃ (ف ۷۳۳ھ) کی تلخیص، **المنهل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی**۔

۳- علامہ حسین بن عبداللہ الطیبی (ف ۷۴۳ھ) کی تلخیص، **الخلاصة فی أصول الحدیث** —— شیخ صالح السامرائی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۴- حافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ) کی تلخیص **اختصار علوم الحدیث** —— اس کتاب کی شرح اور تعلیق علامہ احمد محمد شاکر کے قلم سے **الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث** کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس پر الشیخ ناصر الدین الالبانی (ف ۱۴۲۰ھ) کی تعلیقات نے اسے مزید مفید بنا دیا ہے۔

۵- علامہ ابو حفص سراج الدین المعروف بہ ابن الملقن (ف ۸۰۴ھ) کی کتاب **المقنع فی علوم الحدیث** —— الشیخ عبداللہ بن یوسف الجدیع کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۶- علامہ ابو حفص سراج الدین عمر البلقینی (ف ۸۰۵ھ) کی کتاب **محاسن الاصطلاح فی تضمین کتاب ابن الصلاح** —— ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی کی تحقیق سے مقدمہ ابن الصلاح کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- علامہ زین الدین عراقی (ف ۸۰۶ھ) نے اس کتاب کو شعروں میں ڈھال دیا اور اس کا نام **ألفية الحديث** رکھا، پھر اس کی شرح **التبصرة والتذكرة** کے نام سے لکھی ہے۔ اس الفیہ پر کئی دوسرے علماء نے شرحیں لکھی ہیں۔ ان میں علامہ سخاوی (ف ۹۰۲ھ) کی **فتح المغيث** اور شیخ زکریا الانصاری (۹۲۵ھ) کی **فتح الباقي** معروف ہیں۔ عراقی نے **مقدمه ابن الصلاح** پر **التقييد و الايضاح لما أطلق وأغلق من كتاب ابن الصلاح** کے نام سے تعلیقات لکھی ہیں۔ یہ جملہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔

۸- حافظ ابن حجر عسقلانی (ف ۸۵۲ھ) نے مقدمہ پر **الافصاح عن نكت ابن الصلاح** کے نام سے تعلیقات لکھی ہیں جو ڈاکٹر ربیع ہادی مدخلی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہیں۔

۹- علامہ جلال الدین السیوطی (ف ۹۱۱ھ) نے بھی اسے ایک ہزار شعر میں منظوم کیا، پھر اس کی شرح **البحر الذى زخر في شرح ألفية الأثر** کے نام سے شروع کی، لیکن مکمل نہ کر سکے۔

اس طرح آج تک بے شمار محدثین نے اس کتاب کو مختلف قالبوں میں ڈھال کر اس کی خدمت کی ہے۔ عصر حاضر میں استاذ محترم ڈاکٹر محمود الطحان نے اسی کتاب کو جدید انداز میں **تيسير مصطلح الحديث** کے نام سے پیش کیا ہے۔ اردو زبان میں اس کے کئی تراجم ہو چکے ہیں۔ بلاشبہ یہ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے بے مثال ہے۔

مدینہ منورہ کے مشہور عالم دین اور جامعہ اسلامیہ کے سابق استاد ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی نے اصول الحدیث کی تمام اصطلاحات کو معجم کی شکل میں مرتب کیا ہے۔

(معجم، ۴۲۴)

المصنفات

مصنف تصنیف حدیث کا ایک طریقہ ہے، جس میں احادیث فقہی ترتیب سے جمع کی جاتی ہیں، یعنی مرفوع، موقوف، مقطوع اور مرسل احادیث، صحابہ اور تابعین کے فتاوی ایک ترتیب سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع کر دیے جاتے ہیں، جن سے کوئی بھی محدث اور فقیہ بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

چند مشہور مصنفات یہ ہیں: ●مصنف عبدالرزاق الصنعانی (ف ۲۱۱ھ) ●مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (ف ۲۳۵ھ) ● مصنف سلیمان بن داؤد ابی الربیع العتکی (ف ۲۳۴ھ)

(معجم، ۴۲۷)

المضطرب

وہ حدیث جو مختلف اسانید ومتون سے مروی ہو، مگر ان میں ایسا تعارض ہو کہ کسی طرح مطابقت نہ دی جاسکے۔ ساتھ ہی یہ تمام اسانید ومتون قوت ومرتبہ میں ایک دوسرے کے برابر ہوں اور کسی بھی اعتبار سے ان میں ترجیح ممکن نہ ہو۔

مذکورہ بالا تعریف کو بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ جب کسی حدیث میں دو علتیں پائی جائیں تو اسے مضطرب کہا جاتا ہے۔

۱-اس کی روایات میں ایسا اختلاف ہو کہ ان میں کسی طرح جمع ممکن نہ ہو۔

۲-قوت ومرتبہ میں روایات اس طرح برابر ہوں کہ کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی جاسکے۔

اگر ایک روایت دوسری پر کسی طرح راجح ثابت ہو جائے، یا ان میں کسی اعتبار سے جمع کی قابل قبول صورت ممکن ہو تو اسے مضطرب نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ راجح روایت پر عمل ہوگا، یا اس صورت پر عمل کیا جائے گا جس میں سب کو جمع کرنا ممکن ہو۔

حدیث مضطرب کی اقسام

مقام اضطراب کی بناء پر اس کی دو قسمیں بنتی ہیں۔ مضطرب السند اور مضطرب المتن، تاہم سند کا اضطراب نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔

(الف) مضطرب السند: حدیث ابی بکر: انه قال یا رسول الله أراک شبت، قال: شیبتني هود و اخواتها (ترمذی مع التحفہ ۹:۱۸۴)، یعنی ابوبکر نے کہا: یارسول اللہ! میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہوں کہ آپ بوڑھے ہو چلے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سورۃ ہود اور اس طرح کی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

امام دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مضطرب ہے، کیونکہ یہ صرف ابواسحاق کی سند سے مروی ہے۔ اس کی تقریباً دس سندوں میں اختلاف پایا گیا ہے، بعض مرسل ہیں اور بعض موصول۔ کچھ اسے ابوبکر کی مسند کہتے ہیں تو کچھ سعد کی۔ بعض نے اسے عائشہ کی مسند بنایا ہے۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جاسکتی، اور ان میں جمع بھی مشکل ہے۔

سند میں اضطراب کی اقسام

۱- اتصال سند اور ارسال میں تعارض

۲- حدیث کو مرفوع یا موقوف قرار دینے میں تعارض

۳- اتصالِ سند اور انقطاع میں تعارض

۴- راوی کے ناموں میں اختلاف

۵- صحابی کے نام کی تحدید میں اختلاف

(ب) مضطرب المتن: سنن ترمذی میں روایت ہے: شریک عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة بنت قیس رضی الله عنها قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الزکاة فقال: ان فی المال لحقا سوی الزکاة، یعنی مال میں زکوۃ کے سوا بھی صدقات وغیرہ کا حق ہے۔

اور سنن ابن ماجه میں اسی سند سے یوں مروی ہے: لیس فی المال حق سوی الزکاة، یعنی مال میں زکوٰۃ کے سوا اور کوئی حق لازم نہیں۔

حافظ عراقی کہتے ہیں کہ یہ ایسا اضطراب ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔

اضطراب کس سے واقع ہوتا ہے؟

● بعض اوقات اضطراب اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی راوی حدیث کو کئی انداز میں بیان کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

● بعض اوقات مختلف راوی ایک ہی روایت کو اپنے اپنے انداز و اسلوب میں بیان کرتے ہیں جو باہم مختلف ہوتے ہیں۔

حدیث مضطرب کے ضعیف ہونے کا سبب: حدیث مضطرب کے ضعف کا واضح سبب یہ ہے کہ اس میں راوی کے غیر ضابط ہونے کا اشارہ ہوتا ہے۔

حدیث مضطرب کا حکم یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے، سوائے ان حالات میں:

۱- اگر راوی کے نام، یا اس کے باپ کے نام، یا نسب میں اختلاف پایا جائے، وہ راوی ثقہ ہو تو اس اختلاف کا کوئی اثر حدیث پر واقع نہ ہوگا، اور حدیث صحیح شمار ہوگی۔

۲- کسی صحابی کے بارے میں اختلاف بھی موثر نہیں ہوتا، کیونکہ صحابہ سب عادل ہیں۔

۳- کسی متعین راوی کے بارے میں اختلاف ہو، جیسے ایک دفعہ کسی ایک شخص کا ذکر ہو، پھر دوسری روایت میں دو اشخاص کا ذکر ہو اور کبھی تین کا، مگر وہ شخص حقیقت میں ثقہ ہو تو یہ اختلاف راوی کی کثرتِ روایت پر محمول کیا جائے گا، مثلاً زہری کبھی روایت کرتے ہیں اغر سے اور کبھی سعید سے، اور کبھی روایت کرتے ہیں اغر اور سعید دونوں سے، اور بعض مرتبہ روایت کرتے ہیں اغر، سعید اور ابو سلمہ سے، اس لیے اگر سند زہری تک صحیح ہو تو اس اختلاف کی کوئی اہمیت نہیں ہے، کیونکہ بعض اوقات راوی ذہنی طور پر تازہ دم ہوتا ہے تو تمام اساتذہ کا ذکر کر دیتا ہے اور کبھی صرف ایک کے ذکر کو کافی سمجھتا ہے۔

حدیث مضطرب پر حافظ ابن حجر کی تصنیف **المقترب فی بیان المضطرب** معروف ہے۔ **(تیسیر ۱۰۲-۱۰۳، معجم، ۴۲۷)**

المضعّف

حدیث کی قبولیت اور عدم قبولیت کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ۔حافظ ابن الجوزی نے ایک اور قسم المضعف کا اضافہ کیا ہے۔

اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کے ضعیف ہونے پر علماء کے درمیان اتفاق نہ ہو، بلکہ بعض اہل علم نے اس کی سند یا متن کو ضعیف قرار دیا ہو، جبکہ کچھ اور علماء نے اس کی تصحیح کی ہو۔

یہ قسم ضعیف سے درجہ بندی میں بالاتر ہوگی۔

(حاشیہ تدریب الراوی، ۱:۱۸۱)

المطروح – مطروح الحدیث

جرح میں مستعمل الفاظ میں سے ایک لفظ ہے۔ یہ مرتبہ اولیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مرتبے کے راویوں کی احادیث ہر حال میں ناقابل قبول ہیں۔ اکثر ایسی احادیث کتب موضوعات میں پائی جاتی ہیں۔ (دراسات، ۲۵۱)

المعاجم

معجم کی جمع ہے۔ معجم علم حدیث میں تصنیف کا ایک طریقہ ہے۔ معجم میں مؤلف اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب ہجائی سے احادیث جمع کرتا ہے۔

مشہور معاجم میں امام طبرانی (ف ۳۶۰) تین معاجم — کبیر، صغیر اور اوسط — ہیں۔ معجم کبیر صحابہ کی ترتیب پر لکھی گئی ہے، جبکہ صغیر اور اوسط کی ترتیب شیوخ کے ناموں کے مطابق ہے اور تینوں شائع ہو چکی ہیں۔ (معجم، ۴۳۰)

المعارضة

معارضہ سے مراد محدث کا اپنے لکھے ہوئے نسخے کو شیخ کے اصل نسخے کے ساتھ ملانا ہے، تاکہ املاء کے دوران میں ہونے والی کوئی غلطی، سقط یا حذف کی اصلاح ہو جائے۔ کسی سنی ہوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے روایت کرنے کے لیے ایک ضروری شرط یہ ہے کہ اس کا اصل کے ساتھ معارضہ ہو چکا ہو، اس لیے محدثین کرام احادیث لکھنے کے بعد اس کے معارضے کو بہت اہمیت دیتے تھے تا کہ ہر طرح کی بھول چوک، غلطی اور سہو کا ازالہ ہو جائے۔ سند اور متن کی تفتیش کے ضمن میں یہ پہلی کڑی ہے، جس کے ذریعے سے سچ اور جھوٹ، محفوظ اور شاذ، معروف اور منکر، صحیح اور ضعیف کا پتہ چل جاتا ہے۔ یہی تدوین حدیث کا پہلا مرحلہ تھا۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے میں پانچویں صدی ہجری کے آخر تک تصنیف وتالیف کا دور چلتا رہا۔

(معجم، ۴۳۰)

معرفة الإخوة والأخوات دیکھیے: الاخوة والأخوات

المعروف

معروف حدیث منکر کے برعکس ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: المنکر

المعضل

محدثین کے نزدیک معضل سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں سے دو، یا دو سے زیادہ راوی یکے بعد دیگرے ایک ہی جگہ سے ساقط ہو جائیں، مثال کے طور پر تابع تابعی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس سند سے تابعی اور صحابی ساقط ہیں، لہٰذا حدیث معضل ہے۔

امام حاکم نے اس کی یہ مثال دی ہے: قعنبی روایت کرتے ہیں مالک سے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ تک ابوہریرہ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام کا حق ہے کہ اسے طعام اور لباس معروف اور عمدہ طریقے سے دیا جائے اور اس سے وہی کام لیا جائے جو وہ کر سکتا ہے۔ (مؤطا مالک، کتاب الاستئذان ، باب الأمر بالرفق بالمملوک)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم اس روایت کو اس لیے معضل کہتے ہیں کہ مالک اور حضرت ابو ہریرۃ کے مابین دو راوی یکے بعد دیگرے ایک ہی جگہ سے ساقط ہیں۔ یہ بات اس حدیث کی دوسری سند سے معلوم ہوتی ہے جس میں امام مالک اور حضرت ابو ہریرۃ کے درمیان محمد بن عجلان اور ان کے والد ہیں۔

حدیث معضل، ضعیف احادیث کی ایک قسم ہے اور درجے کے لحاظ سے مرسل اور منقطع سے کم تر ہے، کیونکہ اس میں کئی راوی محذوف ہوتے ہیں۔

(معجم، ۴۳۳)

المعلق

محدثین کی اصطلاح میں وہ حدیث جس کے ایک، یا ایک سے زیادہ راوی (چاہے وہ آخر سند تک ہی کیوں نہ ہوں) ابتداء سند سے حذف کر دیے گئے ہوں، معلق کہلاتی ہے۔

حذف کرنے کا مقصد اختصار ہوتا ہے، یا مصنف کوئی حدیث بطور تقویت بیان کرتا ہے، لیکن حدیث مصنف کی شرط کے مطابق نہیں ہوتی تو تعلیق سے کام لیا جاتا ہے۔

معلق کی مختلف صورتیں ہیں:

۱- پوری سند حذف کر دی جائے، اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر روایت بیان کر دی جائے۔

۲- صحابی اور تابعی کے علاوہ تمام سند حذف کر دی جائے۔

۳- مصنف اپنے شیخ کو حذف کر دے اور اس سے بالا شیخ سے ملا دے۔

آخری صورت میں کچھ اختلاف ہے۔ راجح قول یہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا فاعل مدلس ہے تو یہ تدلیس ہوگی، ورنہ اسے تعلیق کہا جائے گا۔ معلق کا عمومی حکم یہ ہے کہ اسے ضعیف کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر یہ معلق ایسے مصنف نے بیان کی ہے جو صحیح احادیث بیان کرتے ہیں، جیسے امام بخاری اور امام مسلم تو اس قسم کی معلق احادیث کی دو اقسام ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) وہ احادیث جنہیں مصنف نے صیغۂ جزم، یعنی یقینی الفاظ (مثلاً: قال، ذکر وغیرہ) کے ساتھ روایت کیا ہو اور اس کی اسناد صحیح ہوں اور کسی وجہ سے مصنف نے اس کی سند حذف کی ہے تو وہ حدیث صحیح ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے: قال البخاری قال مالک اخبرنی زید بن اسلم ان عطاء بن یسار ان اباسعید الخذری اخبرہ انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا أسلم العبد فحسن اسلامه یکفر الله عنه کل سیئة زلفها ۔ یہ روایت صیغۂ جزم سے مروی ہے، مگر امام بخاری نے کسی دوسری جگہ بھی متصل بیان نہیں کی، اور نہ وہ امام مالک کے زمانہ ہی میں موجود تھے، لیکن اس کی سند صحیح ہے۔

(ب) وہ روایات جو صیغہ تمریض، یعنی غیر یقینی الفاظ (مثلاً قیل، ذکر، حکی، یقال، یذکر وغیرہ) کے ساتھ بیان کی گئی ہوں تو ان کا حکم سند کے مطابق صحیح، حسن یا ضعیف کا ہوگا، مثال کے طور پر ویذکر عن أبی هریرة رضی الله عنه مرفوعا: لایتطوع الامام فی مکانه۔ اس حدیث کی سند سنن ابی داؤد میں مذکور ہے اور اس میں ایک راوی ضعیف ہے۔ صحیح بخاری میں معلق کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱- صیغۂ جزم کے ساتھ مروی معلق حدیث جو کسی دوسری جگہ متصل سند سے مذکور ہے۔

۲- صیغۂ جزم کے ساتھ مروی معلق حدیث، لیکن کتاب میں مذکور نہیں، البتہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے۔

۳- صیغۂ جزم کے ساتھ مروی معلق حدیث جو امام بخاری کی شرط کے مطابق نہیں، لیکن کسی اور کے نزدیک صحیح ہے۔

۴- صیغۂ جزم کے ساتھ روایت کی گئی ہے، لیکن انقطاع کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے۔

۵- صیغۂ تمریض کے ساتھ مروی حدیث جس کی سند صحیح نہیں اور نہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہی ہے، لیکن امام مسلم یا اصحاب سنن کے ہاں موجود ہے۔

۶- صیغۂ تمریض کے ساتھ مروی معلق حدیث جس کی سند حسن ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷-صیغۂ تمریض کے ساتھ مروی معلق حدیث جس کی سند ضعیف ہے، لیکن تقویت پا چکی ہو۔

۸-صیغۂ تمریض کے ساتھ مروی معلق حدیث جس کی سند ضعیف ہے، لیکن تقویت کے قابل نہیں۔

امام بخاری کے معلقات کے بارے میں حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تغلیق التعلیق میں تمام تفصیلات جمع کر دی ہیں۔ صحیح بخاری میں معلقات کی تعداد ۱۳۴۱ ہے، جبکہ صحیح مسلم میں معلقات کی تعداد ۱۴ ہے جو دوسری جگہ متصل موجود ہیں۔

(معجم، ۴۳۵)

المعلل – معلول

معلل سے مراد وہ حدیث ہے جس میں ایسی کوئی مخفی علت پائی جائے جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہوتی ہو، جبکہ وہ ظاہری طور پر بے عیب معلوم ہوتی ہو۔

حدیث کی یہ قسم نہایت نازک اور تحقیق طلب ہے، اور وہی اہل علم اسے پہچان سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نکتہ شناس ذہن اور باریک بین نظر دی ہے۔

حدیث کی علت پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام طرق جمع کیے جائیں اور پھر راویوں کے اختلاف، ان کے حفظ اور ضبط کا مطالعہ کیا جائے۔

امام حاکم نے علت کی دس اقسام ذکر کی ہیں:

۱-ظاہری طور پر سند صحیح ہو، لیکن اس میں کوئی ایسا راوی موجود ہو جس کا سماع اس کے استاد سے ثابت نہ ہو۔

۲-ثقہ راوی کے مطابق کوئی حدیث مرسل ہو، لیکن روایت اس طرح متصل طور پر کی جائے کہ وہ صحیح معلوم ہو۔

۳-محفوظ روایت صحابی سے ہو، لیکن کسی اور کی طرف منسوب کر دی جائے۔

۴-محفوظ روایت صحابی سے منقول ہو، لیکن تابعی سے روایت کی جائے اور اس طرح وہم ہو کہ سند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح معلوم ہو۔

۵- روایت معنعن ہو، اور سند میں سے ایک راوی ساقط ہو اور دوسری اسانید سے یہ وضاحت ہو جائے۔

٦-کسی راوی کے بارے میں اختلاف پایا جائے اور صحیح اس کے برعکس ہو۔

۷-کسی راوی کے بارے میں اس کے شیخ کے نام، یا جہالت کے حوالے سے اختلاف پایا جائے۔

۸-کوئی راوی اپنے شیخ سے وہ روایات بیان کرے جو اس نے سنی نہیں ہیں، حالانکہ اس کی ملاقات اور سماع ثابت ہو۔

۹-کسی حدیث کی سند معروف ہو، لیکن کسی وہم کی بناء پر غیر معروف سند سے بیان کی جائے۔

۱۰-کوئی حدیث ایک سند سے مرفوع اور دوسری سند سے موقوف بیان کی جائے۔

مجموعی طور پر یہ اقسام تین علتوں کی طرف لوٹتی ہیں۔ ● وہ اقسام جن کی علت سند میں ہے۔ ● وہ اقسام جن کی علت متن میں ہے۔ ● وہ اقسام جن کی علت سند اور متن دونوں میں ہے۔

علت کی مثال: امام حاکم کی روایت: عن حجاج بن محمد قال قال ابن جريج عن موسى بن عقبة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن ابي هريرة مرفوعا قال : من جلس مجلسا كثر فيه لغطه فقال قبل أن يقوم : سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا أنت أستغفرك وأتوب اليك ، الا غفر له ما كان في مجلسه ذلك.

امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حدثنا به موسى بن اسماعيل حدثنا وهيب ثنا سهيل عن عون بن عبدالله قوله ۔ فرمایا: یہ سند پہلی روایت کے مقابلے میں بہتر ہے، کیونکہ موسیٰ بن عقبہ کا سماع سہیل سے ثابت نہیں ہے۔

اس فن میں بہت کم اہل علم نے قدم رکھا ہے۔ اس فن کے مشہور علماء میں امام احمد، علی بن المدینی، امام بخاری، یعقوب بن ابی شیبہ، ابو حاتم، ابو زرعۃ الرازی اور امام دارقطنی شامل ہیں۔

اس باب میں سب سے جامع اور وسیع کتاب امام دارقطنی کی کتاب العلل ہے جس کے کچھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن زین اللہ مرحوم کی تحقیق سے شائع ہو چکے ہیں۔ (معجم، ۴۳۹)

المعنعن

محدثین کی اصطلاح میں جب کوئی راوی سند حدیث میں فلان عن فلان استعمال کرے تو اس کا یہ اسلوب روایت عنعنہ اور روایت معنعن کہلاتی ہے۔

معنعن حدیث جمہور اہل علم کے نزدیک قابل قبول ہے، بشرطیکہ اس میں یہ تین شرطیں موجود ہوں:

۱-راوی عادل ہو۔

۲-عنعنہ کرنے والا مدلس نہ ہو۔ اگر مدلس ہوا تو جب تک سماع کی صراحت نہ کرے، حدیث قبول نہ ہوگی۔

۳-ان راویوں کی آپس میں ملاقات ثابت ہو۔

ملاقات کے مسئلے میں امام بخاری اور امام مسلم کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مسلم صرف ملاقات کے امکان کو کافی سمجھتے ہیں، جبکہ امام بخاری کے نزدیک لقاء کا ثبوت ہونا ضروری ہے۔

مثال کے طور پر سنن ابن ماجه کی روایت حدثنا عثمان بن أبي شيبه ثنا معاويه بن هشام ثنا سفيان عن أسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشه قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف. اس حدیث کی سند میں سفیان اور ان کے بعد آنے والے راوی ''عن'' کے ذریعے روایت کر رہے ہیں۔ (معجم، ۴۴۴)

المفردات من الأسماء والكنى و الألقاب دیکھیے: الأسماء - الألقاب - الكنى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المفید

محدثین کرام کے القاب میں سے ایک لقب ہے۔محدثین میں سے کئی افراد کو مفید کا لقب دیا گیا ہے، جیسے حافظ خطیب بغدادی نے محمد بن احمد بن یعقوب بن عبداللہ ابو بکر کو مفید کے لقب سے یاد کیا ہے۔مفید کا درجہ حافظ سے کمتر ہے۔ (معجم،۴۵۴)

المقابلة

مقابلہ سے مراد محدث کا اپنے لکھے ہوئے نسخے کو اصل کے ساتھ ملانا ہے، اسے معارضہ بھی کہا جاتا ہے۔دیکھیے :المعارضہ

مقارب الحدیث

صیغہ تعدیل میں سے ایک صیغہ ہے۔

لفظ ''مقارب'' دو طرح پڑھا جا سکتا ہے، یعنی راء پر زبر اور راء کے نیچے زیر۔زبر کے ساتھ مقارب الحدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی حدیث اس کی حدیث سے قریب ہے۔زیر کے ساتھ مقارب الحدیث سے یہ مراد ہے کہ اس کی حدیث دیگر ثقہ راویوں کی حدیث سے قریب تر ہے، یعنی اس میں کوئی شاذ یا منکر روایت نہیں ہے۔

امام ترمذی نے یہ صیغہ ولید بن رباح اور عبداللہ بن محمد بن عقیل کے بارے میں استعمال کیا ہے۔ (جامع الترمذی،۹:۱،۱۴۲:۴،معجم،۴۵۱)

المقطوع

مقطوع سے مراد وہ قول یا فعل ہے جو کسی تابعی، یا اس سے پہلے کسی شخص کی طرف منسوب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، مثال کے طور پر حسن بصری کا قول: ''بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو، اس کی بدعت کا وبال اس کی جان پر ہے''۔

مقطوع روایات شرعی احکام میں حجت نہیں ہیں، تاہم تابعین کے اقوال، اگر صحابہ کے اقوال کے خلاف نہ ہوں تو قابل ترجیح ہیں، کیونکہ یہ لوگ خیر القرون میں شامل ہیں۔ ان کی بات دوسروں کی بات سے بہرحال افضل قرار پائے گی۔ (معجم، ۴۵۳)

المقلوب

محدثین کی اصطلاح میں مقلوب وہ حدیث ہے جس کی سند، یا متن میں کوئی لفظ دوسرے سے بدل گیا ہو، یا تقدیم وتاخیر کی گئی ہو۔

اس کی تین اقسام ہیں: • سند میں تبدیلی • متن میں تبدیلی • سند اور متن دونوں میں تبدیلی۔

• سند میں تبدیلی۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) کوئی حدیث کسی مخصوص راوی کی روایت سے مشہور ہو، لیکن اس کی جگہ اسی کے طبقے میں سے کوئی اور راوی ذکر کیا جائے تاکہ انفرادیت ہو جائے، مثلاً حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے مشہور ہو، لیکن سالم کی جگہ نافع کا نام لیا جائے۔

اگر یہ تبدیلی عمداً کی جائے تو حرام ہے، اور اگر کسی وہم کا نتیجہ ہے تو اس سند پر شذوذ یا منکر کا حکم لگایا جائے گا۔

(ب) حدیث کے راوی کے نام میں تقدیم وتاخیر کر دی جائے، مثلاً کعب بن مرۃ کو مرۃ بن کعب بنا دیا جائے، یا سعد بن معاذ کو معاذ بن سعد بنا دیا جائے۔

یہ تبدیلی صحت روایت پر اثر انداز نہیں ہوتی، اور نہ اس کے مرتکب پر کوئی اثر ہوتا ہے۔

• متن میں تبدیلی

مثال کے طور پر وہ حدیث جس میں ارشاد نبوی ہے: رَجل تصدق بصدقة فأخفاها

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی لاتعلم شماله ما تنفق یمینه ۔ اس میں تبدیلی واقع ہوئی: حتی لاتعلم یمینه ماتنفق شماله ، یعنی جو بایاں ہاتھ خرچ کرتا ہے اس کی دائیں کو خبر نہ ہو، یعنی متن میں تبدیلی کے سبب دائیں کی جگہ بایاں ہاتھ مذکور ہے۔

● متن اور سند دونوں میں تبدیلی

اس کی مشہور مثال وہ واقعہ ہے جو امام بخاری کے ساتھ پیش آیا۔ جب اہل بغداد نے ان کے امتحان کے ارادے سے سو احادیث کے متن اور سند تبدیل کر کے ان کے سامنے پیش کیے، جنہیں انہوں نے نہایت عمدگی سے الگ الگ صحیح ترتیب سے پیش کر دیا۔

اس قسم کی تبدیلی اگر انفرادیت کی غرض سے کی جائے تو جائز نہیں ہے۔ اگر امتحان کی غرض سے ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر یہ تبدیلی کسی راوی کے وہم کا نتیجہ ہو تو یہ چیز اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے اور اس کی حدیث رد کی جا سکتی ہے۔

مقلوب کے حوالے سے حافظ خطیب بغدادی کی کتاب رافع الارتیاب فی المقلوب من الأسماء والألقاب معروف ہے۔

اس کے علاوہ ضعفاء اور موضوعات کی کتب میں ان امور پر بحث کی گئی ہے۔

(معجم، ۴۵۴)

المکاتبة دیکھیے: الکتابة

من اختلط آخر عمره (یعنی بڑھاپے میں حافظے کی خرابی کا شکار ہو جانا)

اگر کسی راوی کا حافظہ کمزور ہو جائے اور عقل میں فتور آ جائے تو اسے مختلط کہا جاتا ہے، یعنی حافظے کی کمزوری کے باعث اس کے لیے اقوال صحیح طور پر پیش کرنا مشکل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاط کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں:

۱- بڑھاپے، بیماری یا کسی حادثے کی وجہ سے اختلاط ہونا —— سعید بن ابی عروبہ بڑھاپے میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

۲- نابینا پن کی وجہ سے اختلاط ہونا —— عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی جو بصارت ضائع ہونے کی وجہ سے مختلط ہو گئے تھے۔ انہیں جو بھی کہا جاتا، اسے من وعن قبول کر لیتے تھے۔

۳- کتابوں کے جل جانے کی وجہ سے اختلاط ہو جانا —— عبداللہ بن لہیعہ مصری کی کتابیں ضائع ہو گئیں تو وہ اپنے حافظے سے روایت کرنے لگے جس میں اکثر غلطی کرتے تھے۔ ان کی روایات میں، جو حادثے سے پہلے بیان کی گئی تھیں، اور جو حادثے کے بعد بیان کی گئیں، اعتماد نہ ہو سکا۔

روایت مختلط کا حکم: اختلاط کی کیفیت لاحق ہونے سے پہلے کی روایات قابل قبول ہیں، جبکہ اختلاط کے بعد کی روایات قابلِ قبول نہیں۔

جن روایات کے بارے میں یہ متعین نہ ہو سکے کہ اختلاط سے پہلے کی ہیں یا بعد کی، وہ بھی نا قابل قبول ہوتی ہیں۔

حافظ ابراہیم بن محمد سبط العجمی (ف ۸۴۱ھ) کی کتاب **الاغتباط بمن رمی بالاختلاط** اس فن کی معروف کتاب ہے۔ **(تیسیر، ۲۰۹)**

المناولة

یہ حدیث کے حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں مناولہ سے مراد یہ ہے کہ استاد اپنے طالب علم کو اپنی مکتوبہ روایات دے اور اسے کہے کہ تم انہیں روایت کر سکتے ہو۔

مناولہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱- **مناولہ مع الاجازۃ**: اس کی صورت یہ ہے کہ استاد اپنے شاگرد کو اپنی مکتوبہ روایات دے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ اس کتاب کی مجھے فلاں سے اجازت حاصل ہے، تم اسے مجھ سے روایت کر سکتے ہو۔ کتاب شاگرد کی ملکیت میں دے دے، یا نقل کرنے کے لیے اسے عاریتاً دے دے۔

۲-مناوله بغير الاجازة: اس کی صورت یہ ہے کہ استاد اپنے شاگرد کو اپنی کتاب دے اور صرف یہ بتائے کہ یہ کتاب اس نے فلاں سے سنی ہے۔

مناوله مع الاجازه سے روایت کرنا جائز ہے، مگر یہ صورت سماع یا قراءات سے کم تر ہے، دوسری قسم یعنی مناوله بغير الاجازه میں حقیقتاً روایت کی اجازت نہیں دی گئی، اس لیے راجح قول کے مطابق آخر الذکر صورت میں روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔

مناولہ کی بنیاد پر روایت کرنے والا یہ صیغے استعمال کرتا ہے: ناولني ، أجاز ني مناولة ، حدثنا مناولة ، أخبرنا مناولة

(تیسیر، ۱۴۶، معجم، ۴۵۷)

من حدث و نسی (روایت کرنے کے بعد بھول جانا)

اگر کوئی محدث احادیث بیان کرنے کے بعد کسی وجہ سے بھول جائے کہ اس نے یہ روایات بیان کی تھیں تو محدثین اسے من حدث و نسی کا نام دیتے ہیں۔ اس کی دو حالتیں ہیں۔

۱- اگر اس راوی کا شاگرد ثقہ ہو، اور اس نے جو سنا تھا، اس کے بارے میں پوری طرح مطمئن ہو اور شیخ کی بات محتمل ہو، مثلاً شیخ نے کہا ہو کہ مجھے یاد نہیں ہے، یا میں نہیں جانتا وغیرہ تو جمہور محدثین کے نزدیک یہ حدیث قابل قبول ہوگی اور اسے راوی کے نسیان پر محمول کیا جائے گا۔

مثال کے طور پر حدیث: مارواه عبدالعزيز بن محمد الدراوردی عن ربيعة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن ابی هريرة رضی الله عنه مرفوعا فی قصة الشاهد و اليمين کے بارے میں عبدالعزیز کہتے ہیں کہ سہیل سے میری ملاقات ہوئی اور میں نے اس حدیث کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے انکار کیا۔ اس انکار کی وجہ ان کا نسیان تھا۔ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد وہ کہا کرتے تھے: ''ربیعہ نے مجھ سے روایت کی ہے کہ میں نے انہیں روایت کی تھی اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے۔'' ان کے اس فعل پر کسی تابعی نے اعتراض نہیں کیا، کیونکہ سہیل کے شاگرد ثقہ اور جازم تھے اور دوسرے محدثین کا بھی اس حالت میں یہی عمل رہا۔

امام ابوحنیفہ کے ساتھیوں کی رائے میں یہ حدیث نا قابل قبول ہے، کیونکہ یہ راوی مجروح ہے اور اس کا انکار کرنا اس کو نا قابل قبول بنا دیتا ہے۔

۲- اگر محدث اس بات پر مصر ہو کہ اس نے یہ حدیث بیان نہیں کی اور یہ کہے کہ یہ راوی مجھ پر جھوٹ باندھ رہا ہے تو اس صورت میں یہ روایت رد کر دی جائے گی۔ جہاں تک راوی کا تعلق ہے، وہ محدث اس انکار سے مجروح نہیں ہوگا اور نہ اس کی روایات ہی رد کی جائیں گی، کیونکہ کہہ سکتا ہے کہ وہ محدث بھی مجھے جھٹلانے میں سچا نہیں ہے، اور وہ جانتا ہے کہ اس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔

اس اختلاف کا فائدہ یہ ہے کہ اس شیخ اور راوی کی بقیہ روایات قابل قبول ہوں گی۔ اصحاب ابی حنیفہ کے نزدیک اس کی تمام روایات ضعیف قرار پائیں گی، جبکہ جمہور محدثین کے ہاں قابل قبول ہیں۔

من حدث ونسي کے حوالے سے مشہور تصنیفات یہ ہیں:

۱- حافظ دار قطني، من حدث ونسي ـــــ بعض افراد نے اسے خطیب بغدادی سے منسوب کیا ہے۔

۲- امام سیوطی نے مذکورہ کتاب کا اختصار تذكرة المؤتسي فيمن حدث ونسي کے نام سے کیا ہے۔ (معجم، ۴۵۸)

من ذكر بأسماء مختلفة (مختلف اسماء وصفات کے حامل راوی)

یعنی ایسے راویوں کے بارے میں علم جن کے کئی نام، لقب اور کنیتیں ہوں، مثال کے طور پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن السائب الکلبی کو ابوالنضر ، ابوسعید اور حماد بن السائب بھی لکھا گیا ہے۔

ایک ہی روای کے مختلف ناموں، کنیتوں اور القاب سے واقفیت کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک شخص کو مختلف اشخاص سمجھنے کی غلطی نہ ہوگی، نیز تدلیسِ شیوخ کا ارتکاب نہ ہوگا۔

اس سلسلے کی اہم کتابیں یہ ہیں: ● حافظ عبدالغنی بن سعید، ایضاح الاشکال ● خطیب بغدادی، موضح أوهام الجمع والتفریق (تیسیر،۱۹۹)

من السنة كذا، (یعنی یہ بات سنت ہے۔)

بعض اوقات صحابی یا تابعی کسی بات کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ مسنون طریقوں میں سے ہے۔ اگر اس بات کا کہنے والا صحابی ہے تو جمہور محدثین کے نزدیک وہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے، مثلاً حضرت انس کا قول ہے: من السنة اذا تزوج الرجل البكر على الثيب أقام عندها سبعا اگر اس بات کا کہنے والا تابعی ہے تو وہ موقوف کے حکم میں ہے۔

(معجم،۴۶۰)

المنسوبون الى غير آبائهم (اپنے آباء کے بجائے دوسروں کی طرف منسوب راویانِ حدیث)

محدثین میں کچھ افراد ایسے ہیں جو اپنے آباء کے علاوہ دوسروں کی طرف منسوب ہیں۔ ان کے بارے میں جاننا انتہائی اہم ہے، تاکہ ان کو ان کے آباء کی طرف منسوب کرتے ہوئے کسی قسم کا التباس پیدا نہ ہو۔ اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

● ماں کی طرف منسوب: معاذ اور معوذ ابنی عفراء، غزوہ بدر کے مجاہد اپنی ماں عفراء بنت عبید کی طرف منسوب تھے۔ ان کے والد کا نام حارث بن رفاعہ انصاری تھا۔ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم بھی والدہ کی جانب منسوب ہیں۔ سہیل، سہل اور صفوان بنی بیضاء وعد، بیضاء ان کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدہ کا نام تھا۔ اس طرح شرحبیل بن حسنۃ، عبداللہ بن بحینۃ، اسماعیل بن علیہ، سعد بن حبتۃ وغیرہ۔

● دادی کی طرف منسوب: یعلیٰ بن منیۃ اور بشیر بن الخصاصیۃ اپنی دادی کی جانب منسوب ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ بھی اپنی دادی کی طرف منسوب ہیں اور وہ بھی کئی پشتوں کے بعد۔

● دادا کی طرف منسوب: غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی نسبت اپنے دادا عبدالمطلب کی طرف کی تھی۔ انا النبی لا کذب ، أنا ابن عبدالمطلب ۔ اس طرح ابو عبیدہ بن الجراح کا اصل نام عامر بن عبداللہ بن الجراح الفہری ہے۔ ابن جریج جن کا اصل نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ مجمع بن جاریۃ، ابن الماجشون اور احمد بن حنبل بھی والد کے بجائے دادا کی جانب منسوب ہیں۔

● کسی اجنبی کی طرف منسوب: مقداد بن عمرو الکندی کو مقداد بن الأسود بھی کہا جاتا ہے۔ انہیں اپنے سوتیلے باپ کی طرف منسوب کیا گیا۔ اِسی طرح حسن بن واصل کو ابن دینار کہا جاتا ہے، جو ان کے سوتیلے باپ تھے۔

المنسوبون الی غیر آبائھم پر اہم کتاب تحفه الأبیه فیمن نسب الی غیر أبیه (فیروز آبادی) ہے۔ (معجم، ۴۶۱)

المنسوب علی خلاف الظاهر (غیر حقیقی نسبتیں)

عموماً راوی کو اس کے قبیلے، شہر، پیشے یا آقا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، لیکن بعض حالات میں یہ نسبت کسی اور طرف کر دی جاتی ہے۔ محدثین نے ان نسبتوں کی وضاحت ضروری سمجھی ہے، تاکہ کسی قسم کا وہم پیدا نہ ہو۔ چند مثالیں یہ ہیں:

● ابو مسعود عقبہ بن عمرو البدری: مشہور یہ ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، بلکہ وہاں قیام کیا تھا، اس لیے بدری کہلائے۔ امام بخاری نے کتاب المغازی (باب شھود الملائکه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر ۱) میں ثابت کیا ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

- سلیمان بن طرخان التیمی : بنی تیم سے تعلق نہیں تھا، صرف ان کے ہاں قیام کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گئے۔
- یزید الفقیر : ان کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے میں جسے فقار کہا جاتا ہے، چوٹ لگ گئی تھی اس وجہ سے فقیر کہلائے۔ معروف معنوں میں فقیر نہ تھے۔
- خالد بن مہران ابو المنازل الحذاء : حذاء سے مراد موچی ہے، خالد موچی نہ تھے، بلکہ ان کا اٹھنا بیٹھا موچیوں کے ساتھ تھا، اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے۔

(معجم، ۴۶۳)

المنقطع

محدثین کی اصطلاح میں وہ حدیث جس کی سند میں سے کوئی راوی ساقط ہو، یا اس میں مبہم راوی ہو منقطع کہلاتی ہے، مثال کے طور پر کوئی تبع تابعی براہ راست صحابی سے روایت کر دے، یا کوئی راوی، جو زمانہ اتباع تابعین سے تعلق رکھتا ہے، کسی تبع تابعی کے بجائے تابعی سے روایت کر دے۔ مثال کے طور پر اگر امام مالک بن انس، حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کریں یا سفیان الثوری، حضرت جابر بن عبداللہ سے، یا شعبہ بن الحجاج، حضرت انس بن مالک سے۔

ان تمام مثالوں میں تابعی کا وجود نہیں ہے، اس لیے روایت منقطع کہلائے گی۔ محذوف راوی کی جہالت کی وجہ سے منقطع حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

مقطوع اور منقطع میں فرق:

مقطوع سے مراد تابعی کا قول، یا فعل ہے اور یہ متن کی صفت ہے، جبکہ منقطع سے مراد سند میں انقطاع ہوتا ہے، متن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (معجم، ۴۶۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المنکر

محدثین کی اصطلاح میں منکر کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے:

۱-وہ حدیث جسے کوئی ضعیف راوی، ثقہ راوی کے برعکس روایت کرے۔

۲-وہ حدیث جس کے کسی راوی میں فاش اغلاط، یا انتہائی غفلت، یا فسق پایا جائے۔

پہلی تعریف کے مطابق مثال اصحاب سنن کی روایت ہے: **حدیث همام عن ابن جريج عن الزهري عن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه۔**

امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔اصل حدیث یہ ہے: **عن ابن جريج عن زياد بن سعد عن الزهري عن أنس: ان النبي صلى الله عليه وسلم: اتخذ خاتما من ورق ثم ألقاه۔** اس سند میں ہمام کو وہم ہوا ہے، اور یہ روایت صرف اسی کی ہے۔

دوسری تعریف کے مطابق مثال **سنن نسائی** اور **سنن ابن ماجه** کی یہ حدیث ہے: **ابو زكير يحيى بن محمد بن قيس عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه مرفوعا: كلوا البلح بالتمر فان ابن آدم اذا أكله غضب الشيطان۔**

نسائی، بیہقی اور ذہبی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔اس کی سند میں ابوزکیر یحییٰ بن محمد بن قیس ہے، جس کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں: **صدوق يخطىء كثيرا (التقريب، ۵۹۶)**، نیز منفرد ہونے کی وجہ سے یہ حدیث منکر قرار پائی۔

شاذ اور منکر میں فرق: دونوں اقسام خود سے برتر راوی کی مخالفت میں مشترک ہیں، فرق یہ ہے کہ شاذ کا راوی ثقہ اور منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے۔

منکر کے بالمقابل حدیث کو معروف اور شاذ کے بالمقابل حدیث کو محفوظ کہا جاتا ہے۔

(تیسیر، ۸۶، معجم، ۴۶۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر الحدیث

محدثین یہ اصطلاح راوی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے مختلف اطلاقات ہیں:

- ضعیف راوی اگر ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

معروف حدیث کے مقابلے میں اگر ضعیف راوی حدیث بیان کرتا ہے تو اس کی حدیث منکر ہوگی، اور اگر کسی راوی کے ہاں اس قسم کی احادیث کثرت سے پائی جائیں تو اسے منکر الحدیث کہا جاتا ہے۔

- اگر ضعیف راوی روایت کیے بغیر مخالفت کرے۔

اگر ضعیف راوی کسی کی مخالفت کیے بغیر اور منفرد حالت میں روایت کرتا ہے تو وہ منکر الحدیث کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔

- ثقہ راوی کسی کی مخالفت کے بغیر روایت میں منفرد ہو۔

اگر کوئی ثقہ راوی اپنی روایت میں منفرد ہو تو امام احمد اسے منکر الحدیث کہتے ہیں، جبکہ وہ کسی کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔ اگر مخالفت کر رہا ہو تو اس کی روایت شاذ کے حکم میں ہوگی۔

- ثقہ راوی اگر ضعیف راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے تو وہ بھی منکر الحدیث کہلا سکتا ہے۔

اگر کوئی راوی بذات خود ثقہ ہو، لیکن ضعیف راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہو تو بعض اہل علم نے اسے بھی منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

- اپنے استاد کی وجہ سے منکر الحدیث ہو جانا۔

بعض اوقات راوی اپنی ذات میں قابل قبول ہوتا ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں پایا جاتا، لیکن اپنے استاد کی وجہ سے منکر الحدیث ہو جاتا ہے۔

- وہ شخص جس سے روایت کرنا جائز نہ ہو۔

یہ امام بخاری کی اصطلاح ہے۔ امام بخاری جس شخص سے بوجوہ روایت کرنا جائز نہیں سمجھتے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے منکر الحدیث کا لقب دیتے ہیں۔ (معجم، ۴۷۰)

من معادن الصدق

یہ عبارت تعدیل کا ایک صیغہ ہے۔ سفیان ابن عیینہ نے یہ لفظ مسعر بن کدام ابو سلمۃ کوفی کے لیے استعمال کیا ہے، جس سے ان کی توثیق، علوِ منزلت اور علمی شان کا اندازہ ہوتا ہے۔

(شرح الفاظ التوثیق، ۶۴)

الموافقہ

سند عالی کی اقسام میں ایک قسم موافقہ ہے۔ محدثین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی معروف کتاب کے مصنف تک اپنی سند سے کم تر واسطوں کے ذریعے پہنچ جائے۔ حافظ ابن حجر نے اس کی مثال یہ دی ہے: امام بخاری اپنے شیخ قتیبہ عن مالک کی سند سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس سند سے ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسطے ہیں۔ یہی حدیث اگر ہم ابو العباس السراج عن قتیبہ کی سند سے روایت کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے مابین سات واسطے آتے ہیں، چنانچہ ہمیں امام بخاری کے ساتھ ان کے استاذ قتیبہ میں موافقت حاصل ہوئی اور کم واسطوں کی بناء پر ہماری سند عالی ہوئی۔ نیز دیکھیے: العالی والنازل

(شرح نخبۃ الفکر، ۱۲۴)

الموالی من الرواۃ (راویان حدیث جو موالی کہلاتے ہیں)

موالی، مولیٰ کی جمع ہے اور یہ کلمہ اضداد میں سے ہے۔ اس کا اطلاق غلام اور آقا دونوں پر ہوتا ہے۔ اسی طرح آزاد کرنے والے (معتِق - تاء کے نیچے زیر) اور آزاد ہونے والے غلام (معتَق - تاء پر زبر) دونوں پر ہوتا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی کا حلیف ہو، یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کا آزاد کردہ ہو، یا جس نے کسی دوسرے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو، مثال کے طور پر مولیٰ قریش، القرشی مولاھم۔

مَوالی کی اقسام:

● مولیٰ عتق (آزادی کی وجہ سے مولیٰ): آزاد کردہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ محدثین نے اس بات کی وضاحت کے لیے یہ اہتمام کیا ہے کہ یہ نسبت بیان کر دی جائے، تاکہ کہیں یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ وہ شخص نسب کے ذریعے ان سے تعلق رکھتا ہے، مثلاً ثوبان، شقران، رویفع، زید بن حارثہ، سفینہ اور مہران موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ آپ کی طرف منسوب ہوئے۔

کچھ دوسرے موالی یہ ہیں:

۱۔ ابوالعالیۃ الریاحی: مشہور تابعی، بنی ریاح کے مولیٰ تھے۔

۲۔ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج الہاشمی: مولیٰ بنی ہاشم

۳۔ عبداللہ بن وہب المصری القرشی مولاھم

● مولیٰ حلف: وہ افراد جو کسی معاہدے کی وجہ سے مولیٰ بن گئے ہوں، مثلاً امام مالک بن انس الأصبحی التیمی۔ آپ خاندانی طور پر اصبحی اور باعتبار حلف تیمی تھے، کیونکہ ان کے دادا مالک بن ابی عامر، بنی تیم کے حلیف تھے۔

● مولیٰ اسلام: وہ افراد جو اسلام کی وجہ سے مولیٰ کہلائے، مثلاً امام محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی مولاہم، امام کے دادا مجوسی تھے اور یمان بن اخنس الجعفی کے ہاتھ پر اسلام لائے تو ان کی طرف منسوب ہو گئے۔ اسی طرح حسن بن عیسیٰ ماسرجسی مولیٰ عبداللہ بن المبارک، مسیحی تھے اور ابن المبارک کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان کی نسبت ولاء سے معروف ہوئے۔

● مولیٰ لزوم: وہ افراد جو طویل مصاحبت کی وجہ سے مولیٰ کہلائے، مثلاً مقسم مولیٰ ابن عباس، حقیقت میں مقسم عبداللہ بن حارث بن نوفل کے مولیٰ ہیں۔ حضرت ابن عباس کے ساتھ مستقل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گئے۔ (معجم، ۴۷۵)

موسوعة الحديث (حدیث انسائیکلوپیڈیا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجتمع شکل میں دیکھنا ہر محدث کا خواب رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسے بھی ہمت دی، اس نے یہ کام کرنے کی کوشش کی۔

اوائل محدثین کرام کی احادیث جمع کرنے کی کوششیں مندرجہ ذیل صورتوں میں نظر آتی ہیں:

۱- امام طبرانی (ف ۳۶۰ھ) کی معاجم ثلاثہ، (کبیر، اوسط اور صغیر)۔ حاجی خلیفہ کے مطابق صرف معجم کبیر میں پچیس ہزار احادیث ہیں۔

۲- حافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ) نے جامع المسانید کے نام سے صحابہ کرام کی تمام مسانید جمع کرنے کی سعی کی۔

۳- حافظ سیوطی (ف ۹۱۱ھ) نے الجامع الکبیر کے نام سے ایک مجموعہ تیار کیا جس میں مکررات سمیت بیالیس ہزار احادیث جمع کیں۔ مکررات کو حذف کرنے کے بعد ان کی تعداد ۳۱۶۲۴ احادیث ہے، جیسا کہ المتقی الہندی (ف ۹۷۵ھ) نے کنز العمال میں یہ احادیث بیان کی ہیں۔ کنز العمال کی احادیث کی تعداد ۴۶۶۲۴ احادیث ہے۔

ان مجموعوں کے علاوہ مختلف محدثین کی کاوشیں یہ ہیں:

۴- ابن اثیر جزری (ف ۶۰۶ھ)، جامع الأصول فی أحادیث الرسول —— احادیث کی تعداد ۹۵۲۳ ہے

۵- حافظ ابن حجر (ف ۸۵۲ھ)، المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ —— احادیث کی تعداد ۴۷۰۲ ہے

۶- سیوطی (ف ۹۱۱ھ)، الجامع الصغیر —— تعداد احادیث ۱۰۰۳۱ ہے۔

۷- عبدالرؤف مناوی (ف ۱۰۳۱ھ)، کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ——

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد احادیث دس ہزار ہے۔

۸-عبدالرؤف مناوی، الجامع الأزهر في أحاديث النبي الأنور —— تعداد احادیث تیس ہزار ہے۔

۹-محمد بن سلیمان الفاسی المغربی (ف ۱۰۹۴ھ)، جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد —— تعداد احادیث ۱۰۱۳۱ ہے۔

۱۰-محمد ناصر الدین الألبانی (ف ۱۴۲۰ھ)، صحیح الجامع الصغیر و زیادته —— تعداد احادیث ۸۰۵۸ ہے۔

۱۱-محمد ناصر الدین الألبانی، ضعیف الجامع الصغیر وزیادته —— تعداد احادیث ۶۴۶۹ ہے۔

ان مجموعوں کے باوجود اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ایسا مجموعہ مرتب کیا جائے جس میں تمام صحیح اور حسن احادیث جمع کر دی جائیں۔ (معجم، ۴۷۸)

الموضوع

جب کسی راوی میں یہ عیب ثابت ہو جائے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے اور من گھڑت باتیں ان کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کی روایت کو ''موضوع'' کہتے ہیں۔

یہ لفظ وضع فعل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ وضع الشئی کا معنی ہے، ''فلاں نے کسی شے کو گرا دیا''، اور زیر بحث روایت کو موضوع کہنے کی وجہ یہی ہے کہ رتبہ و مقام کے اعتبار سے یہ انتہائی نیچے اور گری ہوئی ہوتی ہے۔

اصطلاح محدثین میں اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے: ''وہ جھوٹی، مصنوعی اور خود ساختہ بات جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو، حدیث موضوع کہلاتی ہے''۔

بعض اہل علم نے ''موضوعات'' کو ضعیف احادیث میں شمار کرتے ہوئے انہیں سب سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ قبیح اور برا کہا ہے، تاہم بعض دوسرے علماء ''موضوعات'' کو ضعیف احادیث سے الگ قرار دیتے ہوئے رد کرتے ہیں۔

علماء امت کا اتفاق ہے کہ جانتے بوجھتے موضوع روایت کی حقیقت واضح کیے بغیر آگے گزر جانا جائز نہیں ہے۔ **صحیح مسلم** میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ سے کوئی حدیث نقل کرے اور وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے، تو یہ بیان کرنے والا بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے''۔ **(مقدمہ صحیح مسلم، ۱:۶۲)**

وضاعین کا طریقہ کار

بعض اوقات وضاع کوئی اچھا سا کلام اپنی طرف سے بنا کر خود ساختہ سند کے ذریعے روایت کر دیتا ہے، یا حکماء اور دانشمندوں میں سے کسی کا کوئی عمدہ قول لے کر کسی خود ساختہ سند کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے روایت کرتا ہے۔

موضوع حدیث کی پہچان کیسے ہو؟

مندرجہ ذیل چار کیفیات سے کسی روایت کے موضوع ہونے کی خبر ہو سکتی ہے:

(الف) حدیث وضع کرنے والا خود اقرار کرے کہ اس نے فلاں فلاں احادیث وضع کر کے پھیلا دی ہیں، مثال کے طور پر ابو عصمہ نوح بن ابی مریم نے اقرار کیا تھا کہ اس نے قرآن مجید کی ایک ایک سورۃ کی فضیلت میں حضرت ابن عباس کے نام سے احادیث وضع کی ہیں۔

(ب) اتفاق سے کوئی ایسی بات وضاع کی زبان سے نکل جائے جو اس کے اقرار و اعتراف کے قائم مقام ہو، مثلاً جس شیخ سے وہ روایات بیان کرتا ہے، اس کے متعلق معلوم کر لیا جائے کہ اس کی ولادت کب ہوئی تھی، اور وہ ایسی تاریخ بتائے کہ اس کی وفات اس کی بیان کردہ تاریخ ولادت سے پہلے ہو چکی ہو اور مذکورہ روایت صرف اسی شخص کے پاس ہو، اسے خود ساختہ روایت سمجھا جائے گا۔

(ج) راوی میں ذاتی طور پر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو اس کی روایت کے موضوع ہونے پر دلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، مثلاً راوی خود رافضی ہو، اور اس کی بیان کردہ روایت کا تعلق فضائل اہل بیت سے ہو۔

(د) روایت میں کوئی ایسا قرینہ ہو جو اس کے موضوع ہونے پر دلیل ہو۔

- متن عقلی طور پر قابل قبول نہ ہو اور اصولوں کے خلاف ہو۔
- متن حدیث میں چھوٹے سے عمل پر بہت زیادہ ثواب کی خوشخبری، یا معمولی سے گناہ پر بہت بڑے عذاب کی وعید ہو۔
- حدیث کے الفاظ فصاحت و بلاغت کے معیار پر پورے نہ اترتے ہوں۔
- متنِ حدیث تاریخی حقائق کے مخالف ہو۔
- متنِ حدیث قرآن کے خلاف ہو۔
- وہ حدیث انبیائے کرام کے کلام سے مشابہت نہ رکھتی ہو، چہ جائیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے مشابہ ہو۔
- وہ تمام احادیث موضوع ہیں جن میں حضرت خضر کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔
- مخصوص دنوں، یا راتوں میں عبادت کے بارے میں احادیث موضوع ہیں۔
- نیند کے بارے میں احادیث، مثلاً ''جو عصر کے بعد سویا، اس کی عقل خبط ہو جائے گی، اس کے لیے وہ سوائے اپنے آپ کو، کسی اور کو ملامت نہ کرے۔''
- یوم عاشوراء کو روزہ رکھنے کی تاکید کے علاوہ سرمہ لگانے، زینت کرنے اور نماز پڑھنے وغیرہ کے بارے میں اکثر احادیث موضوع ہیں۔

وضع حدیث کے اسباب اور وضاعین کی اقسام

احادیث وضع کرنے کے کئی اسباب ہیں۔

- تقرب الی اللہ کی نیت

بعض اوقات واضع اپنی دانست میں لوگوں کو نیکی اور خیر کی ترغیب دینے کا حریص ہوتا ہے، یا انہیں منکرات سے روکنا چاہتا ہے، اس لیے کچھ باتیں بنا کر احادیث کی صورت میں بیان کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایسے لوگ بالعموم بظاہر زاہد اور صوفی منش ہوتے ہیں۔ یہ سب سے بدترین وضاع شمار ہوتے ہیں، کیونکہ لوگ ان کے ظاہری زہد وتقویٰ کے باعث ان کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ میسرۃ بن عبدربہ ایک ایسا ہی واضع حدیث ہے۔ امام ابن حبان کتاب **الضعفاء** میں ابن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے میسرۃ سے پوچھا کہ وہ یہ احادیث کہاں سے لاتا ہے کہ اگر کوئی فلاں چیز پڑھے تو اسے اتنا اجر وثواب ہے وغیرہ۔ اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں میری خود ساختہ ہوتی ہیں۔ میں اس طرح لوگوں کو خیر اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہوں۔

(التدریب،۱:۲۸۳)

● وضع حدیث میں فرقہ کرامیہ کا مذہب

ایک مبتدع فرقہ، کرامیہ کا مذہب یہ ہے کہ ترغیب وترہیب کی غرض سے احادیث وضع کرنا جائز ہے۔ ان کا استدلال ایک مشہور حدیث میں ''اضافی الفاظ'' سے ہے۔

صحیح حدیث کے الفاظ صرف اس قدر ہیں: **من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار** (جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے)، مگر ایک روایت میں **لیضل الناس** کے الفاظ زائد ہیں، یعنی جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بول کر لوگوں کو گمراہ کرنا چاہے تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔ یہ لوگ ان الفاظ کی آڑ لے کر نیکی کی ترغیب کے لیے احادیث وضع کر لینے کو جائز گردانتے تھے۔

مگر ان کا یہ استدلال انتہائی پوچ ہے، کیونکہ مذکورہ الفاظ کا اضافہ صحیح اسانید سے ثابت نہیں ہے۔ حفاظ حدیث اس کا انکار کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے ایک اور انداز سے جواز نکالنے کی کوشش کی ہے کہ ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کے فائدے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ کے برخلاف جھوٹ نہیں بولتے''۔ ان کے نزدیک حدیث میں وعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جھوٹ بولنے پر آئی ہے، نہ کہ ان کی تائید میں بولنے پر (**من کذب علی**)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ استدلال بھی انتہائی لغو ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ شریعت اس قدر صاف ستھری اور نکھری ہوئی ہے کہ اس میں کسی جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں، اور نہ شریعت کی اشاعت کے لیے کسی قسم کے جھوٹے لوگوں کی کوئی ضرورت ہے۔

یہ خیال باطل ہے اور اجماع مسلمین کے خلاف ہے۔ امام ابو محمد الجوینی تو اس قدر سخت ہیں کہ ان کے بقول واضع حدیث کافر ہے۔

● اپنے مذہب کی تائید وتقویت

سیاسی ومذہبی گروہ بندی کے بعد ہر گروہ کے لوگوں نے اپنے مذہب کی تائید وتقویت کے لیے احادیث وضع کیں، مثلاً یہ روایت: ''حضرت علی بنی نوع انسان میں سب سے افضل ہیں، جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے''۔

● دین اسلام پر عیب لگانے کی سازش

زندیق لوگ جب اسلام میں علی الاعلان رخنہ اندازی سے عاجز رہے تو پوشیدہ طور پر انہوں نے یہ راہ اپنالی، پہلے انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں احادیث وروایات کی شکل میں لوگوں کے اندر پھیلائیں، اور پھر ان ہی کی بنیاد پر اسلام کو بدنام کرنے لگے، مثلاً محمد بن سعید شامی ایک معروف زندیق تھا۔ اس کے ان مکروہ افعال کی بناء پر اسے سولی پر لٹکایا گیا اور ''المصلوب'' مشہور ہوا۔ اس کی ایک روایت یہ ہے جو وہ حمید عن انس سے مرفوع ذکر کرتا تھا کہ ''میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الا یہ کہ اللہ چاہے!'' (التدریب، ۱:۲۸۴)

● حکام وقت سے قریب ہونے کی خواہش

بعض کمزور ایمان لوگ حکام وقت کی خواہشات کی مناسبت سے کچھ روایات وضع کرکے، ان کے سامنے بیان کرتے اور انہیں خوش کرکے ان کے ہاں اپنا مرتبہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے، مثلاً غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی ایک ایسا ہی شخص تھا۔ غیاث بن ابراہیم جب عباسی خلیفہ مہدی کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ کبوتروں سے کھیل رہا ہے۔ اس نے جاتے ہی خلیفہ کو یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع حدیث سنائی: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹ دوڑ، گھوڑ دوڑ یا پرندوں (کبوتروں وغیرہ) میں ہی جائز ہے''۔

غیاث نے اس روایت میں ''پرندوں، یا کبوتروں'' کے الفاظ اپنی طرف سے اس لیے بڑھائے تھے کہ خلیفہ خوش ہو جائے، مگر مہدی کو اس خود ساختہ اضافہ کا علم ہوگیا۔ اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور کہا: ''میں نے اپنے عمل سے اس شخص کو یہ خود ساختہ الفاظ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ کرنے پر انگیخت کیا ہے''۔

● شہرت طلبی اور حصول معاش

بعض واعظ اور قصہ گو عوام میں بے سروپا روایات بیان کرتے تھے جن میں عجیب سا تجسس ہوتا تھا۔ اس طرح وہ عامۃ المسلمین کی توجہ حاصل کرتے تھے اور لوگ اُن کے تقویٰ کے پیش نظر ان کی مالی خدمت کر دیتے تھے۔ ابن ابی دحیہ، حماد النصیبی اور ابو سعید المدائنی کے نام اسی صف میں شامل ہیں۔ (التدریب، ۱:۲۸۶)

● موضوعات سے متعلق مشہور تصانیف

محدثین کرام نے موضوع احادیث کو مستقل تصانیف میں جمع فرما دیا ہے۔ ایسی چند اہم تصانیف یہ ہیں:

● ابن الجوزی، **کتاب الموضوعات** —— یہ اس موضوع پر قدیم ترین کتاب ہے، لیکن اس میں کمی یہ ہے کہ مصنف احادیث پر موضوع کا حکم لگانے میں محتاط نہیں ہے، بلکہ انہوں نے بعض ضعیف احادیث کو بھی موضوع کہہ دیا ہے، اس لیے اس کتاب پر تنقید و تعاقب بھی ہوا ہے۔

● جلال الدین السیوطی، **اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة** —— یہ ابن جوزی کی مذکورہ بالا کتاب کی تلخیص اور اس کا تعاقب ہے۔ جو احادیث ابن الجوزی کو نہیں مل سکیں، اس کتاب میں ان کا اضافہ بھی ہے۔

● ابن عراق الکنانی، **تنزیة الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— یہ کتاب مذکورہ دونوں کتابوں کی تلخیص ہے، مگر اپنے طور پر نہایت جامع اور مرتب تالیف ہے۔

اس سلسلے کی مزید کتب یہ ہیں: ● حافظ ابوعبداللہ الحسین بن ابراہیم الجوزقانی (۵۴۳ھ)، الأباطیل ● حافظ الذہبی، ترتیب الموضوعات ● محمد بن طاہر الصدیقی الفتنی (ف ۹۸۶ھ)، تذکرۃ الموضوعات ● محمد بن طاہر المقدسی (ف ۵۰۷ھ)، تذکرۃ الموضوعات ● محمد بن یوسف الشامی (ف ۹۴۲ھ)، الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعہ ● ملا علی قاری (ف ۱۰۱۴ھ)، الموضوعات الکبریٰ

(تیسیر، ۸۰-۸۵، معجم، ۴۸۰)

المؤطا

امام مالک بن انس (ف ۱۷۶ھ) کی تالیف ہے۔ محدثین کی رائے میں تدوین حدیث کی اولین متداول کتاب ہے۔ دوسری بنیادی کتاب صحیح بخاری ہے، باقی تمام کتب ابوبکر ابن العربی کے قول کے مطابق انہی دونوں کتابوں کی خوشہ چینی ہے۔

مؤطا کے سبب تالیف کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ ابوجعفر منصور کی فرمائش پر امام مالک بن انس نے یہ کتاب مرتب کی تھی۔ مؤطا کی احادیث میں مرفوع، مرسل اور بلاغات شامل ہیں، اور کل احادیث کی تعداد ۱۷۲۰ ہے۔ ان میں سے مسند احادیث ۶۰۰، مرسل احادیث ۲۲۲، موقوف احادیث ۶۱۳ اور اقوال تابعین کی تعداد ۲۸۵ ہے۔

امام مالک نے یہ احادیث کل ایک لاکھ احادیث میں سے منتخب کی تھیں۔ وہ چالیس سال تک مؤطا کی تصنیف و تحقیق اور تنقیح میں مصروف رہے، یہاں تک کہ موجودہ حالت میں کتاب کو مرتب کیا۔

مؤطا امام مالک کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں، چند ایک یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● عبدالملک بن حبیب بن سلیمان ابومروان القرطبی المالکی (ف ۲۳۷ھ)

● احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن السرح ابوالطاہر المصری (ف ۲۵۰ھ)، شرح مؤطا

● محمد بن سحنون، مشہور مالکی فقیہ (ف ۲۵۶ھ) ہیں، چار اجزاء میں مؤطا کی شرح لکھی ہے۔

● ابوسلیمان الخطابی (ف ۲۸۸ھ) مؤطا سے انتخاب کیا ہے۔

● یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر ابوعمر والأندلسی القرطبی، (ف ۴۶۳ھ) کی مؤطا پر تین شروح ہیں: التمهيد لما في المؤطا من المعاني والأسانيد۔ امام مالک کے اساتذہ کی ترتیب کے حوالے سے مرتب کی گئی ہے۔ ● الاستذكار لمذاهب علماء الأمصار لماتضمنه المؤطا من المعاني والأثار۔ مؤطا کی اصل ترتیب کے مطابق شرح کی ہے۔ جو تیس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ ● التقصي في اختصار المؤطا في بيان مسند المؤطا ومرسله۔ یہ شرح تجريد التمهيد کے نام سے مطبوع ہے۔

● محمد بن عبداللہ بن احمد المعروف بالقاضی ابوبکر ابن العربی المالکی (ف ۵۴۳ھ)، القبس في شرح مؤطا مالك بن أنس

● القاضی ابوالولید سلیمان بن خلف المعروف بالباجی (ف ۴۹۴ھ)، المنتقیٰ في شرح المؤطا

● جلال الدین السیوطی (ف ۹۱۱ھ) نے مؤطا پر کئی کتب تحریر کیں: ۱- كشف المغطا على شرح مؤطا۔ مؤطا کی ایک تفصیلی شرح ہے۔ ۲- تنوير الحوالك على مؤطا مالك، مختصر شرح ہے ۳- تجريد أحاديث المؤطا ۴- اسعاف المبطأ برجال المؤطا

● محمد بن عبدالباقی الزرقانی المالکی (ف ۱۱۲۲ھ)، شرح مؤطا

● امام ولی اللہ الدھلوی (ف ۱۱۷۶ھ) نے مؤطا کی دو شرحیں لکھی ہیں، فارسی میں المصفى، اور عربی میں المسویٰ

● مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی (ف ۱۳۰۷ھ)، التعليق الممجد على مؤطا محمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● مولانا محمد زکریا کاندھلوی، أوجز المسالک الی مؤطا مالک

(معجم،۴۹۰)

الموقوف

محدثین کی اصطلاح میں موقوف سے مراد وہ قول، فعل یا تقریر ہے جو صحابی کی طرف منسوب ہو۔ موقوف حدیث متصل ہوسکتی ہے اور منقطع بھی، اس حالت میں اسے موقوف متصل یا موقوف منقطع کہا جائے گا۔ موقوف صحابی کے ساتھ خاص ہے۔ اگر اصطلاح کو کسی اور شخص کے لیے استعمال کیا جائے گا تو وضاحت ضروری ہے مثلاً: وقفه فلان علی ابن سیرین او وقفه فلان علی عطاء وغیرہ۔

موقوف کو اثر بھی کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کے مطابق مرفوع حدیث کو خبر اور موقوف کو اثر کہا جاتا ہے۔

موقوف حدیث کا حکم

حقیقت میں موقوف حدیث کا شمار ضعیف احادیث میں ہوتا ہے، لیکن اگر اس کی سند صحابی تک صحیح ہو اور مرفوع احادیث میں سے کوئی حدیث اس کے مخالف نہ ہو تو موقوف حدیث قابل حجت ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں کے ساتھ بیان کیے گئے صحابہ کے اقوال بھی موضوع کے حکم میں ہیں، اوراگر یہ اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کیے جائیں تو ان کا حکم موقوف کا ہے۔

● کنا لا نری بأسا بکذا (ہم فلاں کام میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔)

● کانوا یفعلون او یقولون (وہ کیا کرتے تھے، یا کہا کرتے تھے۔)

● یقال کذا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کہا جاتا تھا۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● من السنة كذا (فلاں کام سنت ہے۔)

●أمرنا بكذا (ہمیں حکم دیا گیا۔)

●نهينا عن بكذا (ہمیں منع کیا گیا۔)

موقوف حدیث، ضعیف حدیث کی تقویت کا باعث بن سکتی ہے، بشرطیکہ ضعف زیادہ نہ ہو، مثلاً سوء حافظہ یا قلت ضبط وغیرہ۔ اسی طرح وہ بات جو صحابی اپنے اجتہاد سے نہیں کہہ سکتے اور نہ اس میں ان کی رائے کا دخل ہے، اس کا حکم بھی مرفوع کا ہوگا۔

مثال کے طور پر حضرت ابو ہریرۃ کا قول **من لم يجب الدعوة فقد عصى الله ورسوله. متفق عليه.** یا حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول: **من أتى عرافا أو كاهنا أوساحرا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم۔**

مزید دیکھیے: **مرفوع حكماً** (معجم، ۵۰۵، تیسیر، ۱۱۸)

المهمل

محدثین کی اصطلاح میں مہمل سے مراد وہ روایت ہے جس میں ایک راوی دو اشخاص سے روایت کرے اور ان دونوں میں اس وجہ سے امتیاز اور فرق نہ ہو سکے کہ ان دونوں کے نام ایک جیسے ہوں، یا ان کے آباء کے نام بھی ملتے جلتے ہوں۔

مبہم اور مہمل میں فرق

ان میں فرق یہ ہے کہ مہمل میں راوی کا نام مذکور ہوتا ہے، مگر متعین نہیں ہوتا اور دوسرے نام کے ساتھ التباس ہو جاتا ہے، جبکہ مبہم میں راوی کا نام ہی مذکور نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر امام بخاری نے (احمد) نام کے راوی سے روایت کی ہے، جو ابن وہب سے روایت کرتا ہے۔ اب امام بخاری کا راوی ''احمد'' احمد بن صالح بھی ہو سکتا ہے اور احمد بن عیسیٰ بھی، اور یہ دونوں ثقہ راوی ہیں۔ اسی طرح سلیمان بن داؤد، دو ہیں، ایک خولانی جو ثقہ ہے، اور دوسرا یمانی جو ضعیف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہمل کی صورت میں اگر دونوں راوی ثقہ ہوں تو سند متأثر نہیں ہوتی، لیکن اگر ایک ثقہ اور دوسرا ضعیف ہو تو یہ واضح نہیں ہوگا کہ سند میں کون سا راوی مراد ہے ثقہ یا ضعیف؟ بالفرض وہ ضعیف ہوا تو سند ضعیف قرار پائے گی۔

(معجم، ۵۰۹)

المیزان

علم جرح وتعدیل میں تعدیل کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ابراہیم الجواہری کہتے ہیں کہ شعبہ اور سفیان کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو وہ کہتے کہ میزان کے پاس چلو، یعنی مسعر بن کدام۔

سفیان ثوری نے یہ لفظ عبدالملک بن ابی سلیمان العرزمی کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔

(معجم، ۵۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــــــ ن ـــــــــ

نا

یہ لفظ اخبرنا کا اختصار ہے۔ عموماً کتب حدیث میں اسناد بیان کرتے ہوئے اختصار کی خاطر مختلف صیغ اداء اسی طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :اخبرنا

النازل

سند نازل، سند عالی کی ضد ہے۔ سند نازل سے مراد وہ سند ہے جس کے راویوں کی تعداد سند عالی کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :العالی

ناسخ الحدیث ومنسوخه

نسخ سے لغوی طور کسی چیز کا ازالہ اور نقل کرنا مراد لیا جاتا ہے۔ اسی سے احادیث اور احکام میں ایک حکم کے ازالے اور دوسرے حکم کے نفاذ کو نسخ کہا جاتا ہے۔ اصطلاحاً شارع کا اپنے سابق حکم کو کسی نئے حکم سے بدل دینا نسخ کہلاتا ہے۔

احادیث میں ناسخ ومنسوخ پہچاننے کے طریقے یہ ہیں:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحت کے ذریعے سے، مثلاً حضرت بریدۃ کی حدیث: کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها (صحيح مسلم)، یعنی میں نے پہلے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کو جایا کرو۔
- کسی صحابی کے بیان سے، مثلاً حضرت جابر کا قول ہے: كان آخر الأمرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار (ابوداؤد، النسائی)، یعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں سے آخری عمل یہی تھا کہ آپ آگ پر پکی ہوئی اشیاء کے استعمال کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

● تاریخ کے ذریعے سے، مثلاً حضرت شداد بن اوس کی حدیث: أفطر الحاجم والمحجوم، یعنی سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ختم ہوگیا۔ یہ حدیث منسوخ ہے کہ حضرت ابن عباس کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام اور روزہ میں سینگی لگوائی تھی۔

پہلی حدیث کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ فتح مکہ کا ہے، جبکہ دوسری حدیث کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا تھا۔

● اجماع کے ذریعے سے، مثلاً وہ حدیث جس میں کہا گیا ہے: جو شراب پیے، اُسے درے لگاؤ اور اگر چوتھی بار پیے تو قتل کردو (ابو داؤد، ترمذی)۔ امام نووی کا قول ہے: ''اس پر اجماع ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے''۔

اجماع کے حوالے سے واضح رہے کہ اجماع نہ ناسخ ہوتا ہے اور نہ منسوخ ہی، بلکہ کسی ناسخ کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔

''ناسخ الحدیث و منسوخه'' کے موضوع پر چند کتابیں یہ ہیں: ● ابن شاہین (ف ۳۸۵ھ)، الناسخ والمنسوخ فی الحدیث ● الحازمی (ف ۵۸۴ھ)، الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الأثار ● ابن الجوزی (ف ۵۹۷ھ)، تجرید الأحادیث المنسوخه ● برہان الدین الجعبری (ف ۷۳۲ھ)، رسوخ الأخبار فی منسوخ الأخبار (معجم، ۵۱۱)

ناولنی

حدیث کی ادائیگی کے طریقوں میں سے ایک طریقہ مناولہ کا ہے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک پانچواں صیغہ ہے۔ اجازۃ یہ کی سب سے عمدہ قسم ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ استاد اپنے شاگرد کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب دے، اور کہے کہ اس کتاب کی مجھے فلاں سے روایت حاصل ہے، تم اسے مجھ سے روایت کر سکتے ہو، پھر کتاب اس کی ملکیت کر دے، یا نقل کرنے کے لیے عاریتاً دے دے۔

تحمل حدیث کی اس صورت میں ادائیگی کے وقت کہا جائے گا: ناولنی، یا ناولنی واجازلی، یا حدثنا مناولة، یا أخبرنا مناولة واجازة۔ دیکھیے: مناوله

(تیسیر، ۱۵۰)

نبأنا

محدث سے براہ راست سننے کی صورت میں راوی حدثنا اور اخبرنا کے الفاظ کے علاوہ بعض اوقات نبأنا کا لفظ بھی استعمال کرتا ہے۔

نجوم الأرض

امام خطابی نے محدثین کرام کو اس خطاب سے منسوب کیا ہے، مثلاً امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، امام شافعی، ابوعبید، ابوثور اور ابن خزیمہ جیسی شخصیات نجوم الارض ہیں۔

(معجم، ۵۱۳)

نحوه

روایت حدیث کے بعد احتیاط کی غرض سے محدثین کرام یہ کہتے ہیں: او کما قال، یا نحوه وغیرہ۔ صحابہ کرام حدیث بیان کرتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیتے تھے اور حدیث بیان کرنے کے بعد اس قسم کے الفاظ ضرور کہتے تھے۔

اس لفظ کا دوسرا استعمال یہ ہے کہ جب ایک حدیث ایک سند سے بیان کرنے کے بعد وہی حدیث، یا اس سے ملتی جلتی روایت دوسری سند سے بیان کی جاتی ہے تو دوبارہ حدیث کا اعادہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بجائے محدثین کہتے ہیں: بنحوہ، بمثلہ وغیرہ۔

(التدریب، ۲:۱۰۲)

نزکوہ

علم جرح وتعدیل میں جرح کا صیغہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زیر بحث روایت زبان زد عام وخاص ہے، لیکن اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یہ صیغہ عبداللہ بن عدن بن اورطبان البصری نے ایک راوی کے بارے میں استعمال کیا تھا۔ بعض راویوں نے اسے ترکوہ پڑھا ہے جو نزکوہ کی تصحیف ہے، اصل کلمہ نون اور زای سے ہے۔

(معجم، ۵۱۳)

النزول

نزول سے مراد ہے سند میں راویوں کی کثرت ہونا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: عالی ونازل

النسائی (۲۱۵-۳۰۳ھ)

کتب ستہ کے مؤلفین میں سے ایک، جن کا نام ونسب یہ ہے: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار الخراسانی القاضی (ف ۳۰۳ھ)

بچپن سے حصول علم کا آغاز کیا، پندرہ سال کی عمر میں علمی اسفار شروع کیے۔ خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرۃ، شام اور دیگر علمی مراکز سے علم حاصل کیا اور مصر میں رہائش اختیار کرلی۔ وفات سے ایک سال قبل دمشق چلے گئے اور وہاں حضرت معاویہ کے فضائل پر ایک اختلاف کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنے، اسی حادثے میں رملہ (فلسطین) میں انتقال کر گئے اور بیت المقدس میں تدفین ہوئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شمار محدثین سے حدیث حاصل کی، ان میں نمایاں اساتذہ یہ ہیں: قتیبہ بن سعید، جن سے پندرہ سال کی عمر میں علم حاصل کیا۔ اسحاق بن راہویہ، حارث بن مسکین، علی بن خشرم، امام ابو داؤد صاحب سنن، ترمذی صاحب "جامع"

ان کے شاگردوں میں امام طبرانی، ابوجعفر طحاوی، حسن بن خضر سیوطی، محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور ابوبکر احمد بن اسحاق السنی شامل ہیں۔ آخر الذکر ان کی کتاب سنن کے راوی بھی ہیں۔

امام نسائی قبول حدیث میں انتہائی دقیق النظر اور محتاط تھے، ان کا شمار متشدد علماء میں ہوتا ہے جو راوی کی جانچ پڑتال میں بہت دقت نظر اور احتیاط سے کام لیتے تھے۔

فہم حدیث کے ساتھ امام نسائی فقہی بصیرت میں بھی بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب سنن النسائی میں تراجم ابواب ان کے تفقہ کی بہترین دلیل ہے۔ امام نسائی کی تالیفات یہ ہیں: •سنن کبری •سنن صغری المعروف بہ المجتبیٰ •الخصائص •فضائل صحابہ •المناسک (التعریف،۱۰۴)

النسخة

نسخہ مفرد ہے اور اس کی جمع نسخ ہے۔ اس کا مترادف صحیفہ ہے، جس سے مراد وہ مجموعہ حدیث ہے جو کوئی محدث اپنی یادداشت کے لیے تحریر کرتا ہے۔

محدثین کا اصل اعتماد انہی نسخوں اور صحیفوں پر ہوتا تھا، خاص طور پر جب ان محدثین کرام کے حفظ وضبط پر بھی مکمل اعتماد ہو۔ صحیفہ ہمام بن منبہ، صحیفہ جابر بن عبداللہ وغیرہ ایسے ہی نسخے ہیں۔

بعض ضعیف اور متروک راویوں نے من گھڑت اور جھوٹے نسخے تیار کیے، تاکہ وہ اپنی موضوع روایات کی ترویج کر سکیں، موضوع نسخوں میں سے چند ایک یہ ہیں:

- نسخ ابراہیم بن ہدبۃ: حافظ ابن حبان اسے دجالوں میں سے ایک دجال کہتے تھے۔
- نسخ نعیم بن سالم بن قنبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نسخ دینار ابی مکیس
- نسخ سمعان بن مہدی

ان افراد نے حضرت انس بن مالک کی روایت سے نسخ تیار کیے جو بالکل من گھڑت ہیں۔

- نسخہ بقیۃ بن ولید عن مبشر بن عبید عن حجاج بن ارطاۃ عن الشیوخ ـــــ مبشر جھوٹا شخص ہے جیسا کہ امام احمد نے فرمایا ہے۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔
- نسخہ ابراہیم بن عمرو بن بکر السکسکی عن ابیہ عن عبدالعزیز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمرو ـــــ ابراہیم متہم بالوضع ہے اور اس کا باپ متروک ہے۔
- نسخہ سید بن ابان بن جعفر بصری ـــــ اس نے امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے تین سو احادیث کا نسخہ تیار کیا جس میں سے کوئی حدیث بھی امام صاحب نے روایت نہیں کی۔

(النکت علی ابن الصلاح،۱:۵۰۲،معجم،۵۱۵)

نسخة الأصل دیکھیے :النسخة

نسیج وحدہ

علم جرح وتعدیل میں تعدیل کا صیغہ، خلیف بن عقبہ نے ابن سیرین کے لیے استعمال کیا تھا۔ (معجم،۵۲۰)

نقد الحدیث

احادیث کے تنقیدی جائزے کو نقد الحدیث کہا جاتا ہے۔ محدثین کے نزدیک اس سے مراد صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کرنا، ان کے طرق جمع کرنا اور پوری طرح مطالعہ کرنے کے بعد ان پر حکم لگانا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقد حدیث کسی محقق کے ذوق نظر پر منحصر نہیں، بلکہ ایک علمی منہج پر مبنی ہے۔ یہ علمی منہج تین بنیادی نکات میں بیان کیا گیا ہے۔

۱- اگر راوی کثرت روایت کے سبب مشہور ہو تو اس کی احادیث کے تمام طرق واسانید جمع کیے جائیں گے، تاکہ ان میں سے وہ راوی الگ ہو جائیں جو ضعیف یا ناقابل اعتماد ہیں اور صرف حفظ وضبط میں مشہور راویوں کی روایات باقی رہ جائیں۔

۲- اگر راوی کثرت حدیث کے سبب مشہور نہ ہو تو اس کی احادیث کو پرکھا جائے گا اور دوسرے راویوں کی احادیث سے تقابل کیا جائے گا۔

۳- تمام راویوں کو عدالت راوی کے قواعد پر پرکھا جائے گا اور ان کے حفظ وضبط کا جائزہ لیا جائے گا۔

انہی نقاط سے متن، سند اور سند ومتن سے متعلق اصول وضع کیے گئے ہیں۔

یہ تنقیدی جائزہ صرف حدیث کے خارجی مظہر سے متعلق نہیں ہے، بلکہ خارجی کے ساتھ داخلی مظہر بھی جانچ اور پڑتال کے مرحلے سے گزرتا ہے۔ یہ صحیح نہیں کہ محدثین صرف خارجی حیثیت کو اہمیت دیتے ہیں۔ وہ خارجی کو داخلی سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں، لیکن داخلی سے بالکل صرف نظر نہیں کرتے۔ دیکھیے: روایت ودرایت (معجم، ۵۱۶)

نقد الرجال

محدثین کرام نے جہاں احادیث کا تنقیدی جائزہ لیا ہے وہاں راویان حدیث کو بھی پوری طرح جرح وتعدیل کی چھلنی سے گزارا ہے۔ ان کے حفظ وضبط، عدل وتقوی سے ہی تعرض نہیں کیا، بلکہ ان کی اجتماعی اور اخلاقی صفات کو بھی پرکھا ہے۔ ان کے نفسیاتی عوارض کو دیکھتے ہوئے بھی ان پر قبولیت یا عدم قبولیت کا حکم لگایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا یہ تنقیدی جائزہ پورے عدل وانصاف کا مظہر ہے۔ کسی بھی مرحلے پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانبداری، یا جھکاؤ کا تاثر نہیں ملتا۔ جرح وتعدیل کے اصولوں پر پرکھنے کی وجہ سے راویان کرام کے بارے میں ''علم الرجال'' کا انتہائی وقیع علم وجود میں آیا اور اس علم میں متعدد کتب تصنیف کی گئی ہیں۔

کتب رجال تین طرح کی ہیں:

۱۔ضعیف راویوں کے بارے میں مؤلفین

- یحییٰ بن سعید القطان ـــــ یہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے اس فن کے بارے میں تالیف کی۔
- یحییٰ بن معین (ف۲۳۴ھ)
- علی بن المدینی (ف۲۳۴ھ)
- امام محمد بن اسماعیل البخاری (ف۲۵۶ھ)، الضعفاء الکبیر، الضعفاء الصغیر
- ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی (ف۲۷۷ھ)، الضعفاء
- امام احمد بن شعیب النسائی (ف۳۰۳ھ)، الضعفاء والمتروکین
- ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی (ف۳۶۵ھ)، الکامل فی ضعفاء الرجال

۲۔ثقہ راویوں کے بارے میں

- علی بن عبداللہ المدینی (ف۲۳۴ھ)، الثقات و المثبتون ـــــ اس فن میں سب سے پہلے مصنف ہیں۔
- ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی (ف۲۶۱ھ)
- محمد بن احمد بن حبان البستی (ف۳۵۴ھ)، الثقات، مشاھیر علماء الأمصار

۳۔ثقہ اور ضعیف، دونوں قسم کے راویوں کے بارے میں

- اللیث بن سعد (ف۱۷۵ھ)، التاریخ
- محمد بن سعد (ف۲۳۰ھ)، الطبقات الکبریٰ
- یحییٰ بن معین (ف۲۲۳ھ)، معرفۃ الرجال، التاریخ والعلل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● علی بن المدینی (ف ۲۳۴ھ)، التاریخ

● احمد بن حنبل (ف ۲۴۱ھ)، العلل ومعرفة الرجال

● امام بخاری (ف ۲۵۶ھ)، التاریخ الکبیر، الأوسط اور الصغیر

(بحوث فی تاریخ السنة المشرفه، ۱۰۰، ۱۲۵)

نقمة و عذاب

علم جرح وتعدیل میں جرح کا ایک شدید صیغہ ہے۔ حافظ صالح جزرة نے ایک راوی برکة بن محمد الحلبی کے بارے میں کہا کہ وہ برکت نہیں، بلکہ نقمت اور عذاب ہے۔ (معجم، ۵۲۰)

النكارة دیکھیے: المنكر

نهينا عن كذا

کوئی صحابی یہ الفاظ استعمال کرے کہ "ہمیں فلاں کام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا" تو اس حدیث کا حکم مرفوع ہے، چاہے صحابی نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہی ہو، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہی ہو۔ اگر یہ بات کسی تابعی نے کہی ہو تو وہ مرفوع بھی ہو سکتی ہے اور مرسل بھی۔

مثال کے طور پر حضرت ام عطیہ کی حدیث ہے: نهينا عن اتباع الجنائز و لم يعزم علينا، یعنی ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا، مگر اسے نہی واجب یا لازم قرار نہیں دیا۔ (بخاری و مسلم)، دیکھیے: مرفوع حكماً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و

الوجادة

وجادہ حصولِ حدیث کا ایک طریقہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ طالب علم کو کہیں سے کسی معروف عالم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی احادیث مل جائیں، جبکہ اس نے ان سے حدیث نہ سنی ہو۔

جمہور محدثین نے اس صورت میں روایت جائز قرار دی ہے، بشرطیکہ راوی ایسا صیغہ استعمال نہ کرے جس سے ملاقات یا سماع کا شبہ ہوتا ہو، مثلاً یوں کہے: **وجدت، یا قرأت بخط فلان، یا وجدت فی کتاب فلان قال: حدثنا فلان**

بعض اہل علم نے وجادۃ کے ذریعے روایت کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔

روایت بالوجادۃ میں سند منقطع ہوتی ہے، تاہم وجادۃ والی روایت پر عمل کرنے کے حوالے سے حکم یہ ہے کہ اگر کتاب کی نسبت کے بارے میں اعتماد اور یقین حاصل ہو جائے کہ یہ صاحب کتاب ہی کی کتابت ہے اور وہ عالم قابل قبول ہے اور اس کی بیان کردہ سند بھی صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ (تیسیر، ۱۴۶)

وجدت عن فلان – وجدت بخط فلان دیکھیے: وجادۃ

الوجه

امام ترمذی اپنی سنن میں اکثر یہ لفظ استعمال کرتے ہیں: **لا نعرفه الا من هذا الوجه**، یعنی ہم یہ حدیث نہیں جانتے، مگر صرف اسی سند سے۔

اگر کوئی حدیث، ان کے پاس صرف ایک ہی سند سے آئی ہو تو وہ یہ الفاظ استعمال کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

الوحدان

وحدان، واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسا راوی ہے جس سے روایت کرنے والا بھی صرف ایک شخص ہو۔ صحابہ کرام میں کئی ایسے اشخاص ہیں جن سے صرف ان کے بیٹوں نے روایت کی ہے۔

- المسیب بن حزن بن وہب المخزومی: مسیب اور ان کے والد صحابی ہیں، ان سے صرف ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے۔
- معاویہ بن حیدہ: ان سے روایت کرنے والا صرف ان کا بیٹا حکیم ہے۔
- قرۃ بن ایاس: صرف ان کے بیٹے معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔
- ابولیلی الأنصاری: ان کا راوی ان کا بیٹا عبدالرحمٰن ہے۔

وہب بن خنبش، عامر بن شہر، عروۃ بن مضرس، محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی صحابی ہیں، اور ان سب سے صرف ایک راوی، یعنی شعبی نے روایت کی ہے۔

تابعین میں ابوالعشراء الدارمی سے صرف حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں، محمد بن ابی سفیان الثقفی سے صرف زہری روایت کرتے ہیں، زہری بیس سے زائد تابعین سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

اتباع تابعین میں مسور بن رفاعۃ القرظی سے صرف امام مالک روایت کرتے ہیں۔

اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ مجہول العین قسم کے راوی معلوم ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام کے علاوہ اگر کوئی دوسرا راوی اس قسم کا ہو تو اس کی روایت ناقابل قبول ہوتی ہے۔

اس موضوع کی مشہور کتب ہیں: ● امام مسلم الحجاج (ف ۲۶۱ھ)، المنفردات والوحدان ● امام نسائی، تسمیۃ من لم یرو عنہ غیر رجل واحد ● حافظ ابوالفتح الأزدی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف ۳۷۴ھ)، المخزون فی علم الحدیث

آخرالذکر کتاب میں جس میں مؤلف نے صرف صحابہ میں سے ۲۶۳ ایسے اشخاص جمع کیے ہیں جن سے صرف ایک شخص نے روایت کی ہے۔ تینوں کتابیں تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔

(معجم، ۵۲۲)

الوحشیات

ابوعلی حسن بن علی بن محمد الوحشی (ف ۴۷۱ھ) کے منتخب فوائدِ حدیث کا مجموعہ۔ وحش بلخ کے ایک گاؤں کا نام ہے جس کی طرف ابوعلی حسن کی صفت نسبتی ہے۔

(معجم، ۵۲۴)

وحی متلو، وحی غیر متلو

وحی متلو سے مراد وہ وحی ہے جو تلاوت کی جاتی ہے اور یہ قرآن کریم ہے۔ وحی غیر متلو سے مراد وہ وحی ہے جس کی قرآن کی طرح تلاوت نہیں کی جاتی، بلکہ صرف پڑھی جاتی ہے اور اس سے مراد احادیث ہیں۔

اس تسمیہ کا سبب وہ حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے: **الا انی أوتیت الکتاب ومثلہ معہ**، یعنی یاد رکھو مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے مماثل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد باری ہے: **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** (سورۃ النجم: ۳-۴)، (اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی نہیں کرتے، حتیٰ کہ مزاح اور خوش طبعی کے موقعوں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی زبانِ مبارک سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اسی طرح حالتِ غضب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جذبات پر اتنا قابو تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کوئی بات خلاف واقعہ نہ نکلتی تھی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ کی زبان مبارک سے صرف وحی ادا ہوتی ہے تو آپ کی ہر بات ہمارے لیے حجت ہے اور وحی کا درجہ رکھتی ہے۔

الوصل

وصل سے مراد کسی سند کو متصل بنانا ہے، یعنی جو حدیث معلق بیان کی گئی ہے، جب سند سے بیان کی جائے گی تو یہ عمل وصل کہلائے گا، اور حدیث کو موصول کہا جائے گا۔

الوصية (بالكتب)

حدیث حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ محدث اپنی وفات، یا سفر کے موقع پر اپنی کسی کتاب کی، جس کی اسے روایت حاصل ہو، کسی شخص کو وصیت کر جائے۔

بعض اہل علم نے اس طریقے کو مناولہ اور اعلام سے مشابہ قرار دیا ہے۔ جس شخص کو وصیت کی گئی ہے، اس کے لیے جائز ہے کہ وصیت کرنے والے کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کی روایت کرے۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ اس طریقے سے روایت کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وصیت کرنے والے نے صرف کتاب کی وصیت کی ہوتی ہے، روایت کی نہیں۔

راجح قول یہ ہے کہ اس طرح روایت کرنا جائز ہے، کیونکہ اس میں اعلام مع اجازت مضمر ہے۔ اگر شیخ کو اپنی روایات پر اعتماد نہ ہوتا تو وہ اپنی کتابوں کو روایت کرنے کی وصیت کیوں کرتا؟

حافظ خطیب بغدادی نے اس کی مثال بیان کی ہے کہ شام میں ابو قلابہ کا انتقال ہوا، انہوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی کتابوں کی وصیت ایوب کو کردی اور وہ کتابیں اونٹ پر لاد کر ان تک پہنچا دی گئیں۔ انہوں نے ابن سیرین سے پوچھا کہ ابوقلابہ کی کتابیں مجھے مل گئی ہیں، کیا میں ان سے روایت کر سکتا ہوں تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور پھر کہا: ''نہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں، اور نہ منع ہی کرتا ہوں۔''

اس صورت میں اگر روایت کی جائے تو اس کے الفاظ یوں ہوں گے: أوصى الىي فلان بكتاب كذا... يا حدثني فلان وصية

(معجم،۵۲۵)

الوضع دیکھیے: الموضوع

الوقف

کوئی قول، یا فعل اگر صرف صحابی تک بیان کیا جائے تو اسے وقف کہا جاتا ہے اور وہ حدیث موقوف کہلاتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: موقوف

الوهم

وہم سے مراد حدیث کے بیان میں کسی غلط فہمی کا ہونا ہے جسے راوی صحیح سمجھتے ہوئے روایت کرتا رہتا ہے۔ یہ وہم پیدا ہو جائے تو وہ حدیث معلول قرار دی جاتی ہے اور اس کا حکم ضعیف حدیث کا ہے۔

جو شخص کثرت اوہام کا شکار ہو جائے، اس کی حدیث رد کر دی جاتی ہے۔

(اهتمام المحدثين،۲۳۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوھن

لغوی طور پر وہن سے مراد کمزوری اور ضعف ہے۔ محدثین کے نزدیک بھی وہن سے مراد کمزوری ہے، لیکن یہ کمزوری اور ضعف وہ ہے جو حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وہن میں ضعف کے مختلف اسباب اور عیوب مراد ہوتے ہیں۔ دیکھیے: ضعیف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـــــــــ ہ ـــــــــ

هذا الحديث أصح شئی فی هذا الباب (یہ حدیث اس باب کی صحیح ترین حدیث ہے۔)

یہ عبارت کسی حدیث کی روایت کے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس باب میں مذکورہ تمام احادیث صحیح ہیں اور یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس باب میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں، ان میں یہ مستند ترین حدیث ہے، یعنی اگر اس باب میں تمام احادیث صحیح ہیں تو یہ ان میں صحیح ترین ہے اور اگر تمام احادیث ضعیف ہیں تو یہ ان احادیث میں سب سے بہتر ہے، یعنی سب میں کم تر ضعف کی حامل ہے۔ (معجم، ۵۲۱)

هو شیخ لیس بذاک

علم جرح وتعدیل میں استعمال ہونے والا صیغہ ہے۔ هو شیخ سے مراد یہ ہے کہ راوی بڑی عمر والا ہے اور اس پر نسیان غالب ہے۔

لیس بذاک سے مراد یہ ہے کہ وہ اب اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا، یعنی اس کی روایت ضعیف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف هو شیخ تعدیل کے کمترین درجے کی عبارت ہے، اور جب اس کے ساتھ لیس بذاک کا اضافہ ہو جائے تو یہ جرح کا صیغہ بن جاتا ہے۔

صرف شیخ کا استعمال تعدیل کا صیغہ ہے اور اس کا حامل قابل حجت نہیں ہے۔

(معجم، ۵۲۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ی

ياقوتة بين العلماء - الياقوت الأحمر

مختلف اہل علم نے یہ الفاظ بعض محدثین کرام کی توثیق اور تعدیل کے لیے استعمال کیے ہیں۔اس سے مراد ان محدثین کی عظمت اور ثقاہت بیان کرنا مقصود ہوتا ہے کہ وہ علماء کے درمیان ایک یاقوت کی مانند ہے۔(یاقوت ایک قیمتی پتھر کا نام ہے)۔

(شرح الفاظ التوثيق،٢٦)

يبلغ به

یہ عبارت راوی اس وقت استعمال کرتا ہے جب کسی سند کے بارے میں یہ وضاحت کرنا مقصود ہو کہ یہ سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔دیکھیے :المرفوع حكماً

يحدث بأحاديث ليست بمضئية

علم جرح وتعدیل میں جرح کے لیے یہ عبارت حافظ دارقطنی نے ابی السکین زکریا بن یحیٰ الطائی کے لیے استعمال کی تھی۔اس سے یہ مقصود ہے کہ وہ ایسی احادیث بیان کرتا ہے جو بے نور ہوتی ہیں۔ (معجم،٥٢٦)

يحكى

یہ فعل مضارع کا مبنی للمجہول کا صیغہ ہے۔اسے صیغۂ تمریض کہا جاتا ہے،جس سے مراد یہ ہے کہ یہ بات وثوق سے نہیں کہی جارہی۔بالخصوص یہ لفظ جب امام بخاری معلق روایات بیان کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ادا کرتے ہیں تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اپنے منسوب الیہ کی طرف یہ روایت صحیح نہیں سمجھی گئی۔ دیکھیے :المعلق

یذکر

تمریض کے صیغوں میں سے ایک صیغہ ہے، یعنی ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ صیغہ منسوب الیہ کی طرف روایت کی نسبت کو کمزور کر دیتا ہے۔ امام بخاری اسے معلق روایت بیان کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ دیکھیے :المعلق

یرفعه، یرفع الحدیث

ان دونوں عبارتوں کو راوی اس وقت استعمال کرتا ہے، جب کسی سند کے بارے میں اسے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ صحابی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کرتا ہے۔ دیکھیے : المرفوع حکماً

یروی

صیغ تمریض میں سے ایک صیغہ ہے، یعنی روایت کی جاتی ہے، جو کہ منسوب الیہ کی طرف روایت کی نسبت کو کمزور کر دیتا ہے۔ امام بخاری معلق احادیث بیان کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ دیکھیے :المعلق

یرویه

اس عبارت سے بتانا یہ مقصود ہے کہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے۔ دیکھیے :المعلق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يستسقي به – يستسقي بحديثه و ينزل القطر من السماء بذكره

یہ عبارتیں کسی راوی کی تعدیل کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ پہلی عبارت امام ابن عیینہ نے محمد بن عجلان اور یزید بن یزید کی توثیق کے لیے استعمال کی تھی۔ اس سے مراد ان کی نیکی اور عبادت کی تعریف کرنا ہے کہ ان کے ذریعے بارش طلب کی جا سکتی ہے۔ دوسری عبارت امام احمد نے صفوان بن سلیم المدنی کے لیے استعمال کی تھی اور اس سے مراد بھی ان کی نیکی اور زہد و تقویٰ بیان کرنے کے ساتھ ان کی بیان کردہ احادیث کے بارے میں تیقن کا اظہار ہے۔

(شرح الفاظ التوثیق،۱۴)

يعني

محدثین کرام یہ لفظ کسی ساقط شدہ لفظ کو بیان کرنے، یا لکھی ہوئی تحریر میں مٹے، یا کٹے ہوئے الفاظ کی اصلاح کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ حافظ عراقی کہتے ہیں: ''اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ الفاظ متاخرین میں سے کسی سے ساقط ہوئے ہیں اور اس سے پہلے راویوں نے ذکر کیے تھے تو اس (یعنی) کے بعد ان کا ذکر کر دیا جائے گا، جیسا کہ حافظ خطیب بغدادی نے کیا ہے۔

وہ روایت کرتے ہیں: **عن أبي عمر بن مهدي عن المحاملي بسنده الى عروة عن عمرة . يعني عن عائشه . قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدني الى رأسه فارجله.**

خطیب کہتے ہیں: اصل میں تھا **ابن مهدي عن عمرة قالت** ---، تو اس میں حضرت عائشہ کا ذکر محذوف تھا، وہ (یعنی) کے استعمال کے ساتھ بڑھا دیا گیا۔

(معجم،۵۲۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقال

صیغۂ تمریض میں سے ایک صیغہ ہے، یعنی ''کہا جاتا'' ہے۔ یہ صیغہ منسوب الیہ کی طرف روایت کی نسبت کو کمزور قرار دیتا ہے۔ امام بخاری معلق احادیث بیان کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ دیکھیے: المعلق

ینمیه

یہ عبارت راوی اس وقت استعمال کرتا ہے جب کسی سند کے بارے میں یہ وضاحت کرنا مقصود ہو کہ اس سند کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ دیکھیے: المرفوع حکماً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ

(الف) اصطلاحات حدیث کی مختلف تقسیمات

(ب) مراتب جرح وتعدیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۱

طرق روایت کی تعداد کے لحاظ سے تقسیمِ حدیث

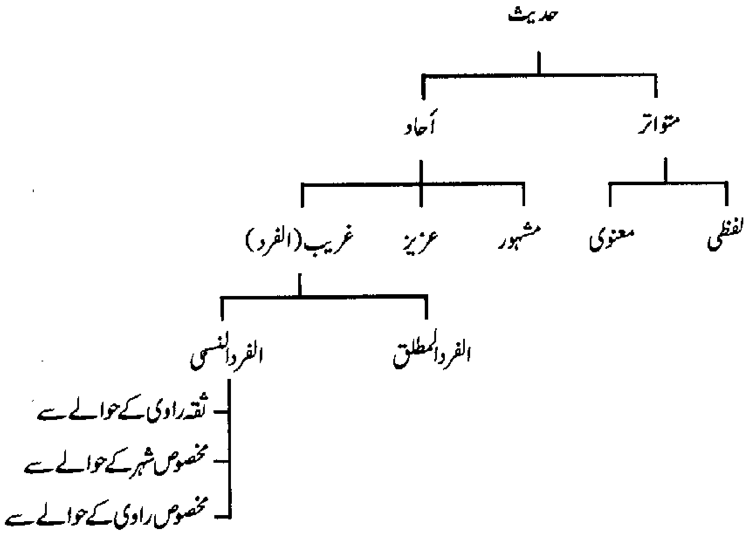

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۲

قبولیت اور عدم قبولیت کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم

- حدیث
  - قابل قبول
    - صحیح
      - لذاتہ
      - لغیرہ
    - حسن
      - لذاتہ
      - لغیرہ
  - ناقابل قبول
    - ضعیف
      - سند میں سقوط کی وجہ سے
        - سقوط جلی
          - منقطع
          - معضل
          - مرسل
          - معلق
        - سقوط خفی
          - مدلس
          - مرسل خفی
      - راوی میں عیب کی وجہ سے
        - عدالتِ راوی میں عیب
          - کذب (۱)*
          - جھوٹ کا الزام (۲)
          - فسق و فجور
          - راوی کا مجہول ہونا (۳)
          - بدعت
        - ضبط راوی میں عیب
          - کثرت غفلت اور منکر ہونا (۴)
          - وہم کا شکار ہونا (۵)
          - حافظے کی کمزوری
            - مستقل (۶)
            - عارضی (۷)
          - ثقہ راویوں کی مخالفت
            - سیاق کی تبدیلی (۸)
            - مرفوع اور موقوف کو ملانا (۹)
            - تقدیم اور تاخیر (۱۰)
            - سند میں راوی کا اضافہ (۱۱)
            - تبدیلی راوی (۱۲)
            - تبدیلی حروف (۱۳)
            - تبدیلی نقاط (۱۴)
    - موضوع

*حواشی اگلے صفحے پر دیکھیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- اس راوی کی روایت موضوع کہلاتی ہے۔

۲- یہ روایت متروک کہلاتی ہے۔

۳- راوی کی جہالت کی صورت میں ''مجہول العین''، ''مستور'' اور ''مبہم'' کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

۴- روایت منکر کہلائے گی۔

۵- وہم کی حالت میں روایت معلل کہلاتی ہے۔

۶-۷- حافظے کی مستقل کمزوری میں روایت ''شاذ'' اور عارضی ہونے کی صورت میں راوی مختلط کہلائے گا۔

۸- سیاق کی تبدیلی کی صورت میں روایت ''مدرج الاسناد'' کہلاتی ہے۔

۹- مرفوع کو موقوف، یا اس کے برعکس کرنے کو ''مدرج المتن'' کہا جاتا ہے۔

۱۰- تقدیم اور تاخیر کی صورت میں روایت کو مقلوب کہا جاتا ہے۔

۱۱- المزید فی متصل الاسانید

۱۲- راوی کی تبدیلی کی حالت میں روایت ''مضطرب'' کہلاتی ہے۔

۱۳- حروف کی تبدیلی کی حالت میں روایت ''محرف'' کہلاتی ہے۔

۱۴- نقطوں کی تبدیلی کی صورت میں روایت ''مصحف'' کہلاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۳

سند میں سقوط کی وجہ سے ضعیف حدیث کی تقسیم

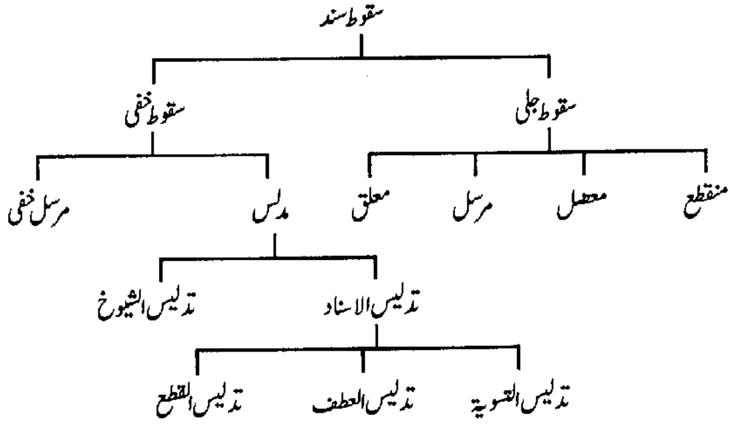

چارٹ-۴

راوی میں عیب کی وجہ سے ضعیف حدیث کی تقسیم

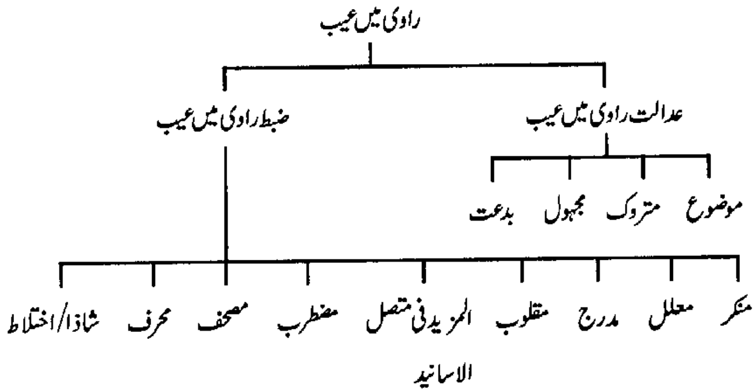

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۵

انتہائے سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

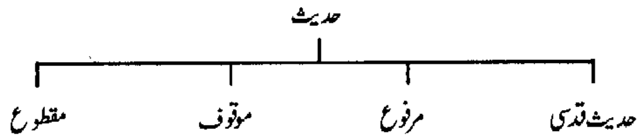

چارٹ-٦

راویان حدیث کی تعداد کے لحاظ سے تقسیم

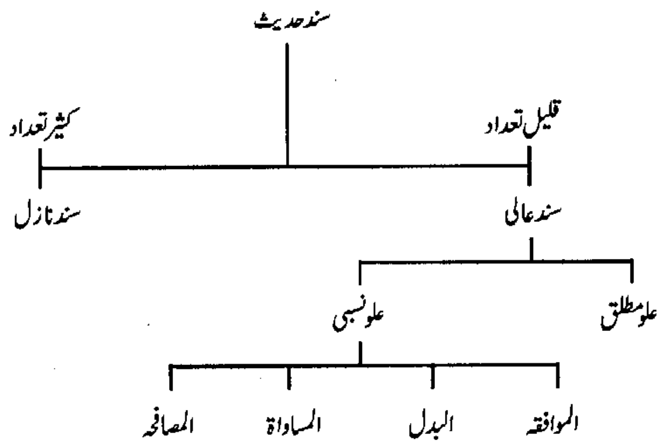

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۷

راویانِ حدیث کے اوصاف کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم

۱- السابق واللاحق

۲- الاخوة، الأخوات

۳- مہمل

۴- مسلسل

۵- المتفق والمفترق

۶- المؤتلف والمختلف

۷- المتشابہ

چارٹ-۸

روایتِ حدیث کے اوصاف کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم

۱- روایۃ الاقران

۲- روایۃ المدبج

۳- روایۃ الأکابر عن الأصاغر

۴- روایۃ الأبناء عن الآباء

۵- روایۃ الآباء عن الأبناء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۹

راویانِ حدیث کے تعارف کے حوالے سے مختلف علوم

۱- معرفة الصحابه (صحابہ کرام کا تعارف)

۲- معرفة التابعين (تابعین عظام کا تعارف)

۳- معرفة المبهمات (غیر مذکور راوی کا تعارف)

۴- معرفة الوحدان (روایت میں منفرد راوی کا تعارف)

۵- معرفة من ذكر بأسماء أو صفات مختلفه (ایک سے زائد نام اور صفت کے حامل راوی)

۶- معرفة المفردات من الأسماء والكنىٰ والألقاب (منفرد اسماء، صفات اور القاب کے حامل راوی)

۷- معرفة المشهورين بكناهم (کنیتوں سے معروف راوی)

۸- معرفة الألقاب (القاب کا تعارف)

۹- معرفة المنسوبين الى غير آبائهم (اپنے والد کے علاوہ کسی کی طرف منسوب راویانِ حدیث)

۱۰- معرفة النسب التي على غير ظاهرها (غیر حقیقی نسبتیں)

۱۱- معرفة تواريخ الرواة (راویانِ حدیث کے بارے میں تاریخی معلومات)

۱۲- معرفة من خلط من المحدثين (عارضہ اختلاط کے شکار محدثین کا تعارف)

۱۳- معرفة طبقات العلماء والرواة (محدثین اور راویانِ حدیث کے طبقات)

۱۴- معرفة الموالي من الرواة والعلماء (موالی علماء اور محدثین کا تعارف)

۱۵- معرفة الثقات و الضعفاء من الرواة (ثقہ اور ضعیف محدثین کا تعارف)

۱۶- معرفة أوطان الرواة وبلدانهم (راویانِ حدیث کی جائے ولادت، یا جائے اقامت کا تعارف)

۱۷- معرفة المخضرمين (مخضرم راویانِ حدیث کا تعارف)

۱۸- معرفة الثقات الذين ضعفوا (وہ ثقہ راوی جو ضعیف قرار دیے گئے۔)

۱۹- معرفة أسماء رجال الكتب الستة (صحاح ستہ کے راویوں کا تعارف)

۲۰- معرفة رجال الصحيحين (صحیحین کے راویوں کا تعارف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۱۰

مراتب تعدیل

مختلف اہل علم کے نزدیک جرح وتعدیل کے مراتب

۱۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک

پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا	پانچواں	چھٹا
اوثق الناس	ثقة ثقة	ثقه ، متقن	صدوق، مامون	شيخ، يروى حديثه	مقبول
أثبت الناس	ثقة ثبت	ثبت ، حجة	ليس به بأس	شيخ وسط	
أضبط الناس	ثقه متقن	كانه مصحف	لابأس به	صالح الحديث	
اليه المنتهى في التثبت، لا أحد أثبت	ثقة حافظ	ضابط ، امام ، حافظ		يكتب حديثه،	
منه، من مثل فلان	ثبت حافظ			مقارب الحديث	
	ثبت حجة			صدوق،سيء الحفظ	
				صدوق يهم،	
				صدوق له أوهام	
				صدوق تغير بأخرة	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حافظ عراقی اور حافظ ذہبی کے نزدیک

	پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا	پانچواں
	ثبت حجة ثبت حافظ ثقة ثبت ثقة متقن ثقة ثقة	ثقة متقن حجة	ليس به باس لاباس به صدوق مأمون خيار	محله الصدق ررواعنه الى الصدق ماهو شيخ وسط، وسط شيخ، صالح الحديث مقارب الحديث جيد الحديث حسن الحديث	صدوق ان شاء الله أرجو أن لاباس به صويلح

۳۔ حافظ ابن ابی حاتم، ابن الصلاح اور نووی کے نزدیک

		پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا
		ثقة، متقن ثبت، حجة عدل حافظ عدل ضابط	صدوق محله الصدق لاباس	شيخ	صالح الحديث

حکم: حافظ ابن حجر کی تقسیم کے مطابق پہلے چار مراتب، اور باقی کے نزدیک پہلے تین مراتب کے حامل راویوں کی روایات قابل قبول اور قابل حجت ہیں۔

ان آخری دو مراتب کے راویان حدیث کی روایات اعتبار اور نظر کے لیے قبول کی جائیں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارٹ-۱۱

مراتب الجرح

۱۔امام سخاوی اور ابن حجر کے نزدیک

١	٢	٣	٣	٥	٦
أكذب الناس، اليه المنتهى فى الكذب، ركن الكذب، أو معدنه أومنبعه، جبل الكذب، جبل فى الكذب، جراب الكذب.	دجال، كذاب وضاع، يضع، يكذب	يسرق الحديث، متهم بالكذب او الوضع، ساقط متروك، هالك، ذاهب الحديث، تركوه، لايعتبربه أو بحديثه، ليس بثقة، غير ثقة.	رد حديثه، مردود الحديث، ضعيف جدا، واه بمرة، طرحوه، مطروح الحديث، مطروح، لايكتب حديثه لاتحل كتابة حديثه، لاتحل الرواية عنه، ليس بشئى، لا شئى.	لايحتج به، ضعفوه، مضطرب الحديث، له ماينكر، له مناكير، منكر الحديث، ضعيف.	فيه مقال، ادنى مقال، ضعف، ينكرمرة ويعرف أخرى، ليس بذاك، ليس بالقوى، ليس بالمتين، ليس بحجة ليس بعمدة، ليس بمأمون، ليس بثقة، ليس بالمرضى، ليس يحمدونه، ليس بالحافظ، غيره أوثق منه، فيه شئى، فيه جهالة، لا أدرى ماهو، فيه ضعف، سيئ الحفظ، لين الحديث، فيه لين، تكلموا فيه سكتوا عنه، فيه نظر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	۱	۲	۳	۴	۵
۲۔امام ذہبی کے نزدیک	دجال، کذاب، وضاع،یضع الحدیث	متھم بالکذب متفق علی ترکه	لیس بثقة، سکتواعنه، ذاهب الحدیث ، فیه نظر، هالک ، ساقط.	ضعیف جدا، ضعفوه ضعیف ، واه،واه بمرة، لیس بشئی	یضعف، فیه ضعف، قدضعف ، لیس بالقوی، لیس بحجة ، لیس بذاک یعرف وینکر، فیه مقال، تکلم فیه ، لین، سیء الحفظ، لا یحتج به، اختلف فیه، صدوق لکنه مبتدع،
۳۔امام ابن ابی حاتم اور ابن الصلاح کے نزدیک	فلان کذاب ،یکذب، یضع الحدیث، وضاع ، وضع حدیثا دجال،	متھم بالکذب او الوضع ساقط ، هالک ، ذاهب ، ذاهب الحدیث ، متروک، متروک الحدیث ، ترکوه فیه نظر، سکتواعنه، فلان لایعتبربه، لایعتبر بحدیثه ، لیس بثقة، لیس بثقة ولا مامون	ردّ حدیثه ، ردوا حدیثه مردود الحدیث ، ضعیف جدا، واه بمرة، طرحوا حدیثه، مطرح ، مطرح الحدیث ، ارم به ، لیس بشئی، لا شئی، لایساوی شینا.	ضعیف ، منکر الحدیث، حدیثه منکر ، مضطرب الحدیث ، واه، ضعفوه لا یحتج به.	فیه مقال، ضعیف، فیه ضعف ، فی حدیثه ضعف، یعرف وینکر ، لیس بذاک او بذاک القوی ، لیس بالمتین، لیس بالقوی ، لیس بحجة، لیس بعمدة ، لیس بالمرض ، للضعف ماهو ، فیه خلف طغنوا فیه ، مطعون، سیء الحفظ، لین، لین الحدیث، فیه لین ، تکلموا فیه.

حکم: امام سخاوی اور ابن حجر کے پہلے چار مراتب، نیز امام ذہبی اور دوسروں کے نزدیک ان کے ذکر کردہ پہلے تین مراتب کے حامل راویوں کی روایت نا قابلِ حجت، نا قابلِ استشہاد اور نا قابلِ اعتبار ہے۔ ان آخری دو مراتب کے حامل راویوں کی روایات اعتبار کے لیے لکھی جائیں گی، لیکن یہ مراتب تعدیل سے کم تر حیثیت رکھتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

القرآن الکریم

۱- احمد محمد شاکر (ف ۱۳۷۷ھ)، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث للحافظ ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ)، طبع اوّل، ۱۴۱۵ھ، دارالعاصمة- الریاض

۲- الأعظمی، محمد ضیاء الرحمٰن، دراسات فی الجرح و التعدیل طبع چہارم، ۱۴۱۹ھ، مکتبة الغرباء الأثریہ- المدینة المنورة

۳- ــــــ، معجم مصطلحات الحدیث و لطائف الأسانید، طبع اول، ۱۴۲۰ھ، مکتبہ اضواء السلف- الریاض

۴- البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراھیم الجعفی (ف ۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، طبع دوم، ۱۴۱۹ھ، مکتبہ دارالسلام- الریاض

۵- البلقینی، السراج عمر بن رسلان بن نصیر الکنانی الشافعی (ف ۸۰۵ھ)، محاسن الاصطلاح، تضمین علوم الحدیث لابن الصلاح، مطبوعہ مع مقدمة ابن الصلاح، تحقیق عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی، دارالمعارف- مصر

۶- الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورة (ف ۲۷۹ھ)، الجامع الصحیح، تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی، ۱۹۵۶ء، مطبعة مصطفیٰ البابی الحلبی- مصر

۷- ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی (ف ۸۵۲ھ)، شرح نخبة الفکر فی مصطلح اھل الاثر، طبع دوم، ۱۴۱۰ھ، مکتبة الغزالی- دمشق، شام

۸- ــــــ، تہذیب التہذیب، طبع اوّل، ۱۳۲۵ھ، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانیہ-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیدرآباد الدکن

۹- ــــــ، تقریب التھذیب، تحقیق محمد عوامہ، طبع چہارم، ۱۴۱۲ھ، دارالقلم - دمشق، شام

۱۰- ابن حزم، ابومحمد علی بن احمد بن سعید الأندلسی (ف ۴۵۶ھ)، اسماء الصحابة الرواة، تحقیق سید کسروی حسن، طبع اول، ۱۴۱۲ھ، دارالکتب العلمیہ - بیروت، لبنان

۱۱- الخطیب البغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت (ف ۴۶۳ھ)، الکفایة فی علم الروایة، ۱۳۵۷ھ، مطبعۃ جمعیۃ دائرۃ المعارف العثمانیۃ - حیدرآباد الدکن

۱۲- خالد علوی، اصول الحدیث (مصطلحات وعلوم) جلد اول، طبع اول، ۱۹۹۸ء، الفیصل - لاہور

۱۳- ــــــ، حفاظت حدیث، طبع دوم، ۱۹۹۹ء، الفیصل - لاہور

۱۴- ــــــ، الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع، تحقیق محمود احمد الطحان، طبع اول، ۱۴۰۳ھ، مکتبۃ المعارف - الریاض

۱۵- ــــــ، تاریخ بغداد، طبع اول، ۱۳۴۹ھ، مطبعۃ السعادۃ - مصر

۱۶- ــــــ، الرحلة فی طلب الحدیث، تحقیق نور الدین عتر، طبع اوّل، ۱۳۹۵ھ، دارالکتب العلمیۃ - بیروت، لبنان

۱۷- الدارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر، السنن، نشر السنۃ - ملتان

۱۸- الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ف ۲۵۵ھ)، السنن، تحقیق مصطفیٰ دیب البغا، طبع اوّل، ۱۴۱۲ھ، دارالقلم - دمشق، شام

۱۹- ابوداؤد السجستانی: سلیمان بن الأشعث (ف ۲۷۵ھ)، السنن، تحقیق عزت عبید الدعاس، طبع اول، ۱۳۸۹ھ، محمد علی السید - حمص، شام

۲۰- الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (ف ۷۴۸ھ)، تذکرة الحفاظ، طبع سوم، ۱۹۵۵ء، مطبعہ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد الدکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ ـــــ، سیر اعلام النبلاء، تحقیق شعیب ارناووط وغیرہ، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ، مؤسسة الرسالة، بیروت-لبنان

۲۲- السخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن (ف ۹۰۲ھ)، المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة، طبع اول، ۱۳۹۹ھ، دارالکتب العلمیہ- بیروت، لبنان

۲۳- ابن سعد، محمد بن سعد البصری (ف ۲۳۰ھ)، الطبقات الکبریٰ، ۱۳۸٦ھ، دار صادر- بیروت، لبنان

۲۴- سعدی الہاشمی، شرح الفاظ التوثیق والتعدیل النادرة اوقلیلة الاستعمال، طبع اول، ۱۴۱۳ھ، مکتبۃ العلوم والحکم- المدینۃ المنورۃ

۲۵- السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر (ف ۹۱۱ھ)، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق عبدالوہاب عبداللطیف، ۱۹۵۹ء، مصر

۲٦۔ ـــــ، الجامع الصغیر لأحادیث البشیر النذیر، طبع چہارم، ۱۳۷۳ھ، شرکۃ مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی ـ مصر

۲۷- الشوکانی، محمد بن علی بن محمد (ف ۱۲۵۵ھ)، ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الأصول، طبع اول، ۱۴۱۷ھ، ریاض- سعودی عرب

۲۸- الشیبانی، ابوعبداللہ احمد بن حنبل (ف ۲۴۰ھ)، المسند، ترتیب وترقیم سمیر طہ المجذوب وغیرہ، طبع اول، ۱۴۱۳ھ، المکتب الاسلامی- بیروت، لبنان

۲۹- صبحی الصالح، علوم الحدیث ومصطلحه، ترجمہ غلام احمد حریری، طبع اول، ۱۹٦۸ء، ملک برادرز- فیصل آباد

۳۰- ابن الصلاح، ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان الشہر زوری (ف ٦۴۳ھ)، مقدمہ ابن الصلاح، تحقیق عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی، دارالمعارف- مصر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱- الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد (ف ۳۶۰ھ)، الأوائل، تحقیق محمد شکور بن محمد، طبع اول، ۱۴۰۳ھ، دارالفرقان-اردن، مؤسسۃ الرسالہ- بیروت

۳۲- ابن عبدالبر، ابوعمر یوسف بن عبدالبر النمری القرطبی (ف ۴۶۳ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ، المطبعۃ المنیریۃ-مصر

۳۳- ابن عدی، ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی (ف ۳۶۵ھ)، الکامل فی ضعفاء الرجال، طبع اوّل، ۱۴۰۴ھ، دارالفکر- بیروت، لبنان

۳۴- العلائی، صلاح الدین خلیل بن کیکلدی (ف ۷۶۱ھ)، جامع التحصیل فی احکام المراسیل، تحقیق حمدی عبدالمجید السّلفی، طبع دوم، ۱۴۰۷ھ، عالم الکتب- بیروت، لبنان

۳۵- العلوانی محمد جابر فیاض، الامثال فی الحدیث، طبع اول، ۱۴۱۴ھ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی- امریکا

۳۶- العمری، اکرم ضیاء، بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ، طبع پنجم، ۱۴۱۵ھ، مکتبۃ العلوم والحکم- المدینۃ المنورۃ

۳۷- عمر محمد فلاتۃ، الوضع فی الحدیث، طبع اول، مکتبۃ الغزالی- دمشق، مؤسسۃ مناھل العرفان- بیروت، لبنان

۳۸- فؤاد سزگین، تاریخ التراث العربی، ترجمہ فہمی ابوالفضل، ۱۹۷۱ء، القاہرۃ

۳۹- القاسمی محمد جمال الدین (ف ۱۳۳۲ھ)، قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث، طبع اول، ۱۳۹۹ھ، دارالکتب العلمیۃ- بیروت، لبنان

۴۰- ابن قیم الجوزیۃ محمد بن ابی بکر شمس الدین (ف ۷۵۱ھ)، اعلام الموقعین عن رب العالمین، طبع اوّل، ۱۹۷۳ء، دارالجیل- بیروت، لبنان

۴۱- الکتانی محمد بن جعفر (ف ۱۳۴۵ھ)، الرسالۃ المستطرفۃ لبیان کتب السنۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المشرفة ، طبع دوم، ۱۴۰۰ھ، دار الکتب العلمیۃ- بیروت، لبنان
۴۲- ابولبابہ حسین، الجرح والتعدیل، طبع دوم، ۱۴۰۳ھ، دار اللواء- الریاض، سعودی عرب
۴۳- لکھنوی، محمد عبدالحی (ف ۱۳۰۴ھ)، الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، تحقیق عبدالفتاح ابوغدۃ، ۱۳۸۳ھ، مطبعۃ الأصیل- حلب، شام
۴۴- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی (ف ۲۷۵ھ)، السنن، تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی، طبع اول، ۱۴۲۰ھ، دار السلام- الریاض، سعودی عرب
۴۵- مالک بن انس (ف ۱۷۹ھ)، الموطأ، تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی، طبع دوم، ۱۴۱۳ھ، دار الحدیث- القاہرۃ، مصر
۴۶- محمد الصباغ، الحدیث النبوی: مصطلحہ، بلاغتہ، کتبہ، طبع سوم، ۱۳۹۷ھ، المکتب الاسلامی- دمشق، شام
۴۷- محمد لقمان السّلفی، اہتمام المحدثین بنقد الحدیث سنداً ومتناً، طبع اوّل، ۱۴۰۸ھ، الریاض
۴۸- محمد محمد ابوزھو، الحدیث والمحدثون، طبع اول، ۱۴۰۴ھ، دار الکتاب العربی- بیروت، لبنان
۴۹- محمد محمد ابوشہبہ، الاسرائیلیات والموضوعات فی کتب التفسیر، طبع چہارم، ۱۴۰۸ھ، مکتبۃ السنۃ- القاہرہ، مصر
۵۰- ——، التعریف بکتب الحدیث الستۃ، مکتبۃ العلم- القاہرہ، مصر
۵۱- محمود احمد الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، ترجمہ عمر فاروق السعیدی، طبع اوّل، ۱۹۹۸ء، فاروقی کتب خانہ- لاہور
۵۲- ——، الحافظ الخطیب البغدادی و اثرہ فی علوم الحدیث، طبع اوّل،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۰۱ھ، دارالقرآن الکریم - بیروت، لبنان

۵۳- المزی، ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن (ف ۷۴۲ھ)، تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، تصحیح وتعلیق عبدالصمد شرف الدین، طبع اول، ۱۳۸۴ھ، الدار القیمة - بمبئی، ہند

۵۴- ـــــ، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، تحقیق بشار عواد معروف، طبع اوّل، ۱۴۱۳ھ، مؤسسة الرسالة - بیروت، لبنان

۵۵- مسلم بن الحجاج القشیری (ف ۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی، طبع اوّل، ۱۴۱۹ھ، دارالسلام - الریاض، سعودی عرب

۵۶- مناظر احسن گیلانی، تدوین حدیث، طبع اوّل، ۱۳۷۵ھ، ادارہ مجلس علمی - کراچی

۵۷- مناع القطان، التشریع والفقه فی الاسلام، تاریخا ومنهجا، طبع دہم، ۱۴۰۹ھ، مؤسسة الرسالة - بیروت، لبنان

۵۸- النسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب (ف ۳۰۳ھ)، السنن الصغریٰ (المجتبیٰ)، طبع اوّل، ۱۴۱۹ھ، دارالسلام - الریاض، سعودی عرب

۵۹- نورالدین عتر، منهج النقد فی علوم الحدیث، طبع سوم، ۱۹۸۱ء، دارالفکر - دمشق، شام

۶۰- ہمام بن منبہ (ف ۱۳۱ھ)، الصحیفة الصحیحة، تحقیق محمد حمیداللہ، ترجمہ محمد حبیب اللہ، طبع اوّل، ۱۴۰۲ھ - کراچی

13001

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کا تقاضا تھا کہ اُنؐ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ کر لیا جاتا، اور یہ ذمہ داری صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ اور اتباع تابعینؒ نے بہ حسن و خوبی انجام دی تھی۔ انہوں نے آنے والی نسلوں کے لیے حدیثِ رسولؐ کا گراں قدر ذخیرہ محفوظ کر دیا۔ محدثینِ کرامؒ اپنے اپنے ذوق و استطاعت اور مسلم معاشرے کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کے تحت ہر دور میں حدیثِ رسولؐ کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشاں رہے۔ اُن کے غور و فکر اور کدو کاوش کے نتیجے میں حدیث کی اصطلاحات وضع ہوئیں، اور ''اصولِ حدیث'' نے ایک باقاعدہ ''علم'' کی شکل اختیار کر لی۔

گزشتہ دس پندرہ برسوں میں ''اصول حدیث'' پر عربی اور بعض دوسری زبانوں میں معاجم کی شکل میں چند کتابیں مرتب کی گئی ہیں۔ اُردو میں بھی ایک ایسی ہی جامع کاوش کی ضرورت تھی۔ اِس پسِ منظر میں معجمِ اصطلاحاتِ حدیث پیش کی جا رہی ہے۔

معجم اصطلاحات حدیث کے مرتب ڈاکٹر سہیل حسن نے جامعہ اسلامیہ- مدینہ منورہ سے ایم-اے، اور جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ- ریاض سے ڈاکٹریٹ کی سند لی ہے۔ علمِ حدیث میں انہیں تخصص حاصل ہے۔ ایم -اے کی سطح پر اُنہوں نے السنن و الآثار فی النھی عن التشبہ بالکفار کے عنوان سے مقالہ لکھا جو شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹریٹ کے لیے اُنہوں نے ابن رسلان الرملی کی شرح سنن ابو داؤد پر تحقیقی کام کیا ہے۔

ڈاکٹر سہیل حسن ۱۹۹۰ سے ادارہ تحقیقات اسلامی- اسلام آباد سے وابستہ ہیں، اور ادارے کا ''شعبہ علوم القرآن والحدیث'' اُن کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔